عمران سیریز
سپر مائنڈ ایجنٹ
مظہر کلیم ایم اے

پوری ہو جائے گی۔

گوجر خان سے نوید شہزاد صاحب لکھتے ہیں۔ ہالو وال کا انوکھا اور اچھوتا موضوع بے حد پسند آیا ہے۔ اس میں جذبہ حب الوطنی کی بنا پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال جدوجہد نے واقعی ہمیں بے حد متاثر کیا ہے۔ اگر آپ کے ناولوں پر معیاری فلمیں تیار کی جائیں تو مجھے یقین ہے کہ بے حد کامیاب ثابت ہونگی۔

محترم نوید شہزاد صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک ناولوں پر فلمیں بننے کا تعلق ہے تو آپ نے خود ہی لفظ "معیاری" لکھ کر صورت حال کا صحیح تجزیہ پیش کر دیا ہے۔ جاسوسی ناولوں پر ایسی فلمیں تیار کرنا کہ ناول کا صحیح تاثر قائم رہے اس کیلئے خاصے بڑے سرمائے، جدید ترین تکنیک اور بے پناہ پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس روز یہ تقاضا مکمل ہو گیا اس روز ضرور معیاری فلمیں بھی بننا شروع ہو جائیں گی۔ ورنہ غیر معیاری فلموں سے تو ان کا نہ بننا ہی بہتر ہے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے بستر میں اچانک سپرنگ نکل آئے ہوں۔ کمرے میں نیلے رنگ کی ہلکی ہلکی خواب آگیں روشنی پھیلی ہوئی تھی اور ہر طرف گہرا سکوت طاری تھا۔ لیکن عمران کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے لیمپ کا بٹن پریس کیا تو کمرہ ٹیبل لیمپ کی روشنی سے بھر گیا۔ عمران کی تیز نظریں کمرے کے بند دروازے پر جمی ہوئی تھیں وہ گہری نیند سویا ہوا تھا۔ کہ اچانک اس کے لاشعور میں ہلکا سا کھٹکا سنائی دیا۔ جیسے کسی نے باہر سے دروازے کی کنڈی لگانے کی کوشش کی ہو۔ اور اس کھٹکے کی وجہ سے عمران فوری طور پر جاگ اٹھا تھا۔ لیکن اب جاگنے کے بعد ایسی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ دروازہ بھی اپنی جگہ مکمل طور پر ساکت تھا۔ لیکن عمران کی چھٹی حس بار بار خطرے کا سائرن بجا

رہی تھی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی آدمی دروازے سے باہر موجود ہو۔ گو اس نے روشنی جلا دی تھی اور روشنی جلنے کے بعد اگر واقعی کوئی دروازے کے باہر موجود بھی ہوگا تو عمران کے اس طرح جاگ پڑنے کے بعد اُسے وہاں سے ہٹ جانا چاہئیے تھا۔ لیکن عمران محسوس کر رہا تھا کہ جو کوئی بھی دروازے کے باہر موجود تھا وہ اُسی طرح موجود ہے۔ عمران آہستہ سے اٹھا اور پھر بلّی کی طرح دبے قدموں چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے قریب جا کر اپنا کان دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ لیکن باہر مکمل سکوت تھا۔ اس کے باوجود عمران کی چھٹی حس مسلسل اُسے کسی ذی روح کی باہر موجودگی کی خبر دے رہی تھی۔ عمران نے آہستہ سے دروازے کی چٹخنی کھولی اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے دروازے کے پٹ کھول دیئے۔ لیکن باہر کوئی موجود نہ تھا۔ اس نے آہستہ سے سر باہر نکال کر دائیں بائیں راہداری میں دیکھا لیکن راہداری بھی خالی پڑی ہوئی تھی اور فلیٹ کا بیرونی دروازہ بھی اندر سے بند نظر آ رہا تھا۔

"کون ہے" —— اچانک ساتھ والے کمرے سے سلیمان کی ڈری ڈری سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں ہوں عمران۔ تم جاگ رہے ہو" —— عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ آپ۔ خیریت۔ میں تو سو رہا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سے جاگا ہوں" —— دوسرے لمحے سلیمان کے کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور سلیمان جواب دیتے ہوئے باہر آ گیا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی

نیند بھری ہوئی تھی۔

"مجھے یوں لگا تھا جیسے میرے دروازے کی باہر سے کنڈی لگائی جا رہی ہو۔ اور ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی دروازے کے باہر کھڑا ہو۔ لیکن اب یہاں کوئی بھی نظر نہیں آ رہا" —— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ چلو آئندہ اس خرچے سے بھی جان چھوٹی۔ خواہ مخواہ کئی دکانوں سے ادھار مانگنا پڑتا تھا" —— سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ وہ واقعی سلیمان کی اس بات کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

"کیا مطلب۔ کس خرچے کی بات کر رہے ہو" —— عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی سالگرہ منانے کے خرچے کی بات کر رہا ہوں۔ کیک لے آؤ۔ پیسٹریاں لے آؤ۔ موم بتیوں کے بنڈل لے آؤ۔ مہمانوں کے لئے چائے بناتے رہو۔ اور دیگر لوازمات اکٹھے کرو۔ خواہ مخواہ کا خرچہ۔ اب کم از کم یہ مسئلہ تو ہمیشہ کے لئے ختم ہوا" —— سلیمان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے سر سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔

"یہ تمہیں اچانک میری سالگرہ کیسے یاد آ گئی۔ کیا سوتے ہوئے تمہارے دماغ کے پیچ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اچانک اٹھنے کی وجہ سے تمہیں انہیں کسنے کی مہلت نہیں مل سکی" —— عمران اس بار واقعی حیران نظر آ رہا تھا۔

"یہ بھی اس دور کی علامت ہے۔ کہ آدمی کی یادداشت بھی ختم ہوتی

جاتی ہے جس دور کی وجہ سے سالگرہ کے خرچے سے جان چھوٹ جاتی ہے" ——— سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ آج واقعی عمران کو حیران بلکہ زچ کئے چلا جا رہا تھا۔

"تم پہلے جا کر دماغ کے پیچ کس لو پھر باہر آنا۔ ورنہ اگر میں نے کسنے شروع کر دیئے تو پیچ ٹوٹ بھی سکتے ہیں اور پیچ ٹوٹ گئے تو پھر مینٹل ہسپتال میں بیٹھے مونگ کی دال پکاتے نظر آؤ گے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بالکل بالکل درست علامت ہے۔ یہ تیسری علامت ہوئی اور سیانے کہتے ہیں کہ تین علامتوں کے بعد معاملہ حتمی ہو جاتا ہے" سلیمان نے اور زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس بار عمران کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ واقعی اب ذہنی طور پر زچ ہو گیا ہے۔

"اب ان علامتوں سے تم نے جو بیماری تشخیص فرمائی ہے۔ جناب احمق الحکما صاحب۔ وہ بھی فرما دیجئے" ——— عمران نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ علامتوں کی تعداد تو تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ چوتھی علامت ہے۔ بس اب تو اس معاملے میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی۔ اب آپ سونے کی بجائے بس اللہ اللہ کیا کیجئے" سلیمان نے اور زیادہ مطمئن لہجے میں کہا۔

"اللہ اللہ تو میں سونے سے پہلے بھی کرتا ہوں اور سونے کے بعد بھی۔ لیکن سونے کی بجائے اللہ اللہ کرنے سے تمہارا کیا مطلب تھا

اچھا چلو مطلب بعد میں بتانا۔ پہلے ایک گرم گرم چائے کا کپ بنا لاؤ" عمران نے آخر تنگ آ کر چائے کی فرمائش کر ڈالی۔

"اس وقت رات کا ایک بجا ہے۔ اور میں اس دور میں آپ کو کوئی بری عادت نہیں ڈالنا چاہتا۔ اس لئے بس جا کر اللہ اللہ کیجئے۔ صبح دیکھا جائے گا" ——— سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور واپس اپنی خواب گاہ کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ سی نکل گئی کیونکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے دبوچ کر اس کا رخ اپنی طرف کر دیا تھا۔

"ارے ارے۔ یہ تو آخری علامت ہے۔ بالکل آخری۔ اب تو سالگرہ کے خرچے سے زیادہ وہ کفن دفن۔ اوہ۔ اوہ۔ ب۔ صبح۔ صبح۔ لاحول ولا قوۃ" ——— سلیمان نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس کی گردن عمران کی آہنی انگلیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ تیزی سے سرخ پڑتا جا رہا تھا۔ اور آنکھیں پھٹنے لگی تھیں۔

"جلدی بتاؤ۔ کیا بکواس کر رہے تھے۔ ورنہ واقعی تمہارے کفن دفن کی بھی نوبت آ سکتی ہے" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا۔ میری گردن تو چھوڑیئے" ——— سلیمان نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور عمران نے گردن چھوڑ دی۔ سلیمان نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنی شروع کر دی۔

"مم ——— مم ——— میں پہلے بڑے صاحب اور اماں بی کو فون کر دوں۔ تاکہ وہ آپ سے آخری ملاقات کر لیں۔ ورنہ بیچاروں کو حسرت

وہ جائے گی" ___ سلیمان نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو عمران
واقعی بے بسی کے انداز میں ہنس پڑا۔ سلیمان نے حقیقتاً اُسے
ذہنی طور پر زچ کر کے رکھ دیا تھا۔
"پھر ___ پھر وہی بکواس تم" ___ عمران نے مصنوعی غصے کا
مظاہرہ کرتے ہوئے دوبارہ ہاتھ اس کی گردن کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔
"ارے ارے۔ یہ لپاڈگی شریفوں کا شیوہ نہیں ہوتا جناب۔
ویسے اس دور میں انسان پر چڑھا ہوا ملمع اتر جاتا ہے۔ اور اس کی
اصلیت سامنے آجاتی ہے" ___ سلیمان بھی آخر عمران کا ہی
باورچی تھا وہ بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔
"پھر وہی دور۔ سلیمان میں کہہ رہا ہوں باز آجاؤ۔ ورنہ میرے
تو تم جس دور کی بات کر رہے ہو تم پر سیاہ دور شروع ہو
جائے گا" ___ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"جناب یہ دور تو قسمت والوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بڑی
بوڑھیاں دعائیں بھی یہی دیتی ہیں کہ جگ جگ جیو۔ اور جو جگ
جگ جیتا ہے اسے یہ بہرحال یہ دور تو آتا ہی ہے۔ ارے ارے
مم ___ مم ___ میرا مطلب ہے بڑھاپے کا دور" ___ سلیمان
نے بے اختیار پیچھے ہٹتے ہوئے اصل بات کر ہی ڈالی کیونکہ عمران
نے اب اُسے مارنے کے لئے بازو اٹھا لیا تھا۔
"ہونہہ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں اب بڈھا ہو گیا ہوں۔
لیکن بڑھاپے میں سالگرہ کا خرچہ کیسے بچ سکتا ہے۔ کیا بوڑھے

سالگرہ نہیں مناتے۔ بلکہ موم بتیوں کا خرچہ زیادہ بڑھ جاتا ہے"
عمران نے ایک طویل سانس لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔
"جناب۔ بڑھاپے میں سالگرہ مناتے ہوئے لوگ موم بتیوں کی تعداد
گن لیتے ہیں۔ اس لئے بڑھاپے میں سالگرہ منائی ہی نہیں جاتی۔
اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ کی رسمیات ہیں۔ یہ تو خوشی منانے
کا نہیں بلکہ رونے کا دن ہے کہ عمر کا ایک اور قیمتی سال ضائع ہو
گیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اب سالگرہ منانی چھوڑ دیں گے"
سلیمان نے جواز پیش کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن تم نے کیسے آدھی رات کو اندازہ لگا لیا کہ میں رات کو
سونے سے پہلے تو جوان تھا اور اب آدھی رات کو اٹھا ہوں تو بوڑھا
ہو گیا ہوں" ___ عمران نے کہا۔
"جناب بڑھاپے کی پہلی علامت بھی یہی ہے کہ آدمی کو اول تو
نیند ہی نہیں آتی۔ اور اگر کسی طرح مارے پیٹے نیند آ بھی جائے تو
کانوں میں عجیب عجیب سی آوازیں گونجتی ہیں اور بے چارہ بوڑھا
بوکھلا کر اٹھ بیٹھتا ہے کہ دروازے کے باہر کھٹکا ہو رہا ہے۔
اور باہر کوئی آدمی کھڑا ہے۔ یہ خاص بڑھاپے کی علامت ہے"
سلیمان نے کہا۔ اور عمران اس بار اس کی دلیل پر بے اختیار ہنس
پڑا۔ سلیمان کا ذہن واقعی خاصا تیز جا رہا تھا۔
"اچھا چلو۔ یہ علامت تو ہو گئی۔ لیکن وہ باقی تین چار علامتیں
وہ کیا ہیں" ___ عمران نے اب واقعی لطف لینا شروع کر دیا تھا۔
"دوسری علامت یادداشت غائب ہونے کی ہے اور آپ کی

حالت یہ ہے۔ کہ آپ کو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ آپ مجھے اپنی جوانی میں عقلمند
تسلیم کرتے رہے ہیں۔ اور عقلمند وہ ہوتا ہے جس کے دماغ کے پیچ
ڈھیلے ہی نہ ہوں۔ اور بڑھاپے کی تیسری علامت ہے کہ بڑھاپے میں
آدمی کو مینٹل ہسپتال زیادہ یاد آنے لگ جاتا ہے۔ آخر جانا تو وہیں
ہوا اور چوتھی اور آخری علامت یہ ہے کہ بڑھاپے میں آدمی دوسروں
کو حکیم سمجھ کر اس سے نسخہ جوانی پوچھتا رہتا ہے۔ جو نہ بتائے اُسے
احمق بھی کہہ دیتا ہے۔ اور جس طرح آپ نے میری گردن پکڑی
تھی۔ اس سے تو معاملہ واقعی انجام تک پہنچ گیا تھا"۔۔۔۔ سلیمان
نے اب باقاعدہ ایک ایک کر کے اپنی ہر بات کی وضاحت شروع
کر دی۔

" اور بوڑھے آدمی چونکہ کم کھاتے ہیں۔ اس لئے انہیں باورچی کی
ضرورت ہی نہیں رہتی۔ چنانچہ تم صبح کو اپنا بوریا بستر لپیٹو اور کسی جوان
کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹاؤ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ اب اتنا بھی کیا بڑھاپا۔ اس عمر میں تو ماہر فن باورچی
کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ مقوی غذا کھلا کر اصل میں نہ سہی ظاہر میں ہی
سہی جوان بنائے رکھے۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ تنخواہ ڈبل ہو جاتی
ہے۔ اس لئے صبح سے بلکہ صبح کیا۔ ابھی سے تنخواہ ڈبل سمجھئے۔ اور
آپ نے تو جاگنا سو جاگنا ہے۔ مجھ جوان رعنا کی نیند تو خراب نہ کیا
کریں۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی
سے اپنی خواب گاہ کے دروازے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ
بند کر دیا۔ عمران مسکراتا ہوا واپس اپنی خواب گاہ میں آیا۔ اس نے

دروازہ بند کیا اور بستر کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت باہر سے
ہلکے سے کھٹکے کی آواز دوبارہ سنائی دی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے
مڑا۔ اس بار اس نے یہ آواز واضح طور پر سنی تھی۔ اس نے پہلے کی طرح
تیزی سے دروازہ کھولا اور راہداری میں آ گیا۔ لیکن اب اُس کے
چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ راہداری اُسی
طرح خالی اور پُر سکون تھی۔

" کیا سلیمان کی بات سچ ہے۔ اب میں واقعی بوڑھا ہو گیا ہوں"
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے ڈرائنگ
روم کے دروازے کے پیچھے سے ایک بار پھر کھٹکے کی آواز ابھری اور
عمران چونک کر ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس
بار اس نے آواز بالکل قریب سے اور واضح طور پر سنی تھی۔ اس
نے زور سے دروازے کو دھکیلا اور بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ
کی دیوار سے لگ گیا۔ لیکن جب اندر سے کوئی ردعمل نہ ہوا تو
وہ ہونٹ بھینچے آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ پر لگے
ہوئے سوئچ پینل کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ڈرائنگ روم
تیز روشنی سے بھر گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے بے
اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ ڈرائنگ روم کی سائیڈ
میز پر ایک خوب صورت سفید رنگ کی بلی بیٹھی ہوئی صاف نظر آ رہی
تھی۔ اس کی آنکھیں روشنی میں چراغوں کی طرح جل رہی تھیں سائیڈ
ٹیبل پر ایک ڈیکوریشن پلیٹ پڑی تھی جس پر وہ بلی بیٹھی ہوئی تھی۔ اور شاید اس کے
ہلنے کی وجہ سے پلیٹ میز کی سطح سے ٹکرا کر کھٹکے کی آواز پیدا کرتا تھا۔

"تو میرا بڑھاپا ڈرائنگ روم میں بند تھا۔ ویسے یہ واقعی بڑھاپا ہے۔ بڑھاپے میں بھی بالوں کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اور بلی بھی سفید ہے۔ لیکن یہ آئی کہاں سے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے زور سے سلیمان کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔

"اللہ اللہ کیجئے۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔ جوانی کے گناہ بھی بخش دے گا"۔۔۔ سلیمان کی آواز اپنے کمرے سے سنائی دی۔

"یہ ڈرائنگ روم میں بلی کہاں سے آ گئی ہے"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں سیدھی بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ وہ جتنی بات گھما کر کرے گا۔ سلیمان اتنا ہی گھما کر جواب دیتا چلا جائے گا۔ آخر وہ اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

"کمال ہے۔ اتنی جلدی نظر بھی خراب ہو گئی۔ اور اتنا کہ خواب کی بجائے جاگتے میں بھی چھیچھڑے نظر آنے لگ گئے ہیں اور وہ بھی ڈرائنگ روم میں"۔۔۔ سلیمان نے انتہائی گہرا اور خوبصورت جواب دیا تو عمران خود ہی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ کیونکہ سلیمان نے واقعی بے حد خوبصورت جواب دیا تھا۔

عمران نے بلی کو ہنکارا۔ لیکن وہ اپنی جگہ جمی بیٹھی خاموشی سے عمران کو دیکھتی رہی۔ عمران نے اسے وہاں سے ہٹانے کے لئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ بلی کے گلے میں ایک چھوٹا سا سفید رنگ کا کارڈ بندھا ہوا تھا۔ کارڈ چونکہ گردن کی دوسری طرف کو لٹکا ہوا تھا۔ اس لئے عمران کو پہلے نظر نہ آیا تھا۔ عمران نے کارڈ پکڑ کر اسے غور سے دیکھا۔ اس پر

صرف چند الفاظ ٹائپ شدہ تھے۔ "بلی کی بجائے خوفناک بم بھی ہو سکتا تھا"۔ اور ان الفاظ کے نیچے جارج ٹامور کا نام لکھا ہوا تھا۔

"جارج ٹامور۔ یہ کون ہے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور کارڈ کو کھینچ کر اس نے بلی کے گلے سے اتار لیا۔ جیسے ہی کارڈ بلی کے گلے سے علیحدہ ہوا بلی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر میز سے اتری اور دوڑتی ہوئی ڈرائنگ روم کے دروازے سے باہر نکل گئی۔ عمران کارڈ اٹھائے اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت ڈرائنگ روم میں پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس وقت کس کا فون ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے چونک کر فون پیس کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ بے وقت فون آنے سے پیدا ہونے والی حیرت کی وجہ سے اس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران بھائی۔ میں سلمیٰ بول رہی ہوں سلمیٰ فیاض۔ خدا کے لئے فوراً امیر دسنز ہسپتال آ جاؤ۔ فیاض کی حالت بے حد خراب ہے۔ تم نے ایک بار پہلے بھی فیاض کو ایک خوفناک بیماری سے بچا لیا تھا۔ اب بھی بچا لو عمران۔ ورنہ میں مر جاؤں گی عمران"۔ سلمیٰ نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید خوف نمایاں تھا۔

"فیاض کو کیا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں اچھے بھلے اپنے کمرے میں سوئے ہوئے تھے۔ میں اپنے کمرے میں بچوں کے ساتھ تھی کہ اچانک مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے ان کے کمرے سے بھاگ دوڑ اور چیخنے کی آوازیں سنائی دی ہوں۔ میں بھاگ کر ان کے کمرے میں گئی تو وہ بستر کی بجائے فرش پر اوندھے منہ پڑے تھے۔ ان کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اور وہ بے ہوش تھے۔ میں نے فوراً ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر صاحب نے آتے ہی ایمبولینس کو فون کیا اور پھر وہ اسے ایمبولینس میں ڈال کر یہاں ہسپتال لے آئے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ ہی آئی تھی۔ لیکن اب ڈاکٹر مجھے کچھ بتاتے نہیں۔ بس اتنا کہہ دیتے ہیں کہ دعا کریں۔ میں سخت پریشان ہوں۔ آخر مجھے تمہارا خیال آیا۔ تو میں نے تمہیں فون کر دیا"۔۔۔ سلمیٰ نے تقریباً روتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"آپ حوصلہ کریں سلمیٰ بھابھی۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کریں گے۔ میں آرہا ہوں"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ریسیور رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں بلی کے گلے سے ملنے والا کارڈ۔ جارج ٹامور اور فیاض کی اس پراسرار اور اچانک بیماری۔ سب کچھ گڈمڈ سا ہو رہا تھا۔ بہرحال اُسے چونکہ فوری ہسپتال پہنچنا تھا۔ اس لئے اس نے کارڈ میز پر رکھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جلدی۔ جلدی لباس تبدیل کر کے وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا اور سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہہ کر وہ فلیٹ سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سنٹرل ہسپتال کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ رات کا پچھلا پہر تھا۔ اس لئے سڑکیں سنسان پڑی تھیں۔ عمران انتہائی رفتار پر کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کہ یک لخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ عمران کو ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے یہ دھماکہ عین اس کے سر پر کار کی چھت پر ہوا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ اس کا ذہن یک لخت تاریک ہو گیا تھا۔ اور ظاہر ہے پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی کار کے دوران عمران کے ذہن کے اچانک تاریک ہو جانے کے بعد کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اس میں کسی شک کی کوئی گنجائش ہی نہ ہو سکتی تھی۔

خشک اور ویران پہاڑیوں کے درمیان بنی ہوئی ایک پختہ سڑک پر سیاہ رنگ کی ایک کار خاصی تیز رفتاری سے اونچائی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور تھا۔ جب کہ عقبی سیٹ پر ایک خوب صورت لڑکی تقریباً نیم دراز حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کے جسم پر جدید تراش کا اسکرٹ تھا۔ اور اس نے سر پر بھی ایک خوب صورت اور جدید انداز کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس کی سائیڈوں سے اس کے سنہرے بال کاندھوں تک لٹکتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ لڑکی کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی۔ اور وہ چہرے سے انتہائی خشک، آدم بیزار اور فلسفی ٹائپ لگ رہی تھی۔ لیکن جسمانی لحاظ سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے اس نے ابھی حال ہی میں مقابلہ حُسن جیتا ہو۔ انتہائی متناسب جسم تھا۔ لڑکی کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا۔ اور اس کی نظریں رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز رسالہ پڑھنے میں پوری طرح مستغرق ہو۔

کار کی رفتار یک لخت آہستہ ہوئی تو لڑکی نے بے اختیار چونک کر رسالے سے نظریں ہٹائیں اور سامنے ونڈ سکرین کی طرف دیکھنے لگی۔ سامنے ایک فوجی چیک پوسٹ نظر آرہی تھی۔ سڑک کے کنارے ایک پختہ کمرہ بنا ہوا تھا۔ سڑک پر لوہے کا راڈ تھا اور دونوں اطراف میں دس بارہ مسلح فوجی کھڑے تھے۔ لڑکی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ کار اس راڈ کے قریب جا کر رک گئی۔ ایک فوجی تیزی سے ڈرائیور کی طرف بڑھا۔ اور پھر اس نے جھانک کر کار کے اندر دیکھا۔

"مادام جولین"—— ڈرائیور نے خشک لہجے میں کہا۔ اور کار کے ڈیش بورڈ سے کاغذات کا ایک لفافہ نکال کر فوجی افسر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"آپ دونوں باہر آجائیں پلیز"—— فوجی افسر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ اور ڈرائیور نے مڑ کر مادام جولین کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور خود بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ لڑکی جس کا نام مادام جولین تھا خاموشی سے نیچے اتر آئی۔ رسالہ جو وہ پڑھ رہی تھی۔ وہ اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔

"ادھر چیکنگ روم میں چلیے۔ آپ کی مکمل چیکنگ ہوگی"—— فوجی افسر نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ اور خود بھی ان کے آگے آگے چلتا ہوا چیکنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چیکنگ روم میں داخل ہو کر مادام جولین نے حیرت سے دیکھا کہ وہاں جدید ترین میک اپ واشر اور اسلحہ چیک کرنے کی ایک کمپیوٹرائزڈ مشین موجود تھی۔ ان دونوں

کو باری باری ان دونوں مشینوں کے ذریعے چیک کیا گیا۔ پھر
کاغذات کو بھی ایک مشین میں ڈال کر چیک کیا گیا۔
" او کے۔ اب آپ جا سکتے ہیں" ۔۔۔ فوجی افسر نے مکمل
اطمینان کرنے کے بعد کہا اور وہ دونوں خاموشی سے چیکنگ
روم سے نکلے اور کار کی طرف بڑھ گئے۔ مادام جولین نے کار میں
بیٹھتے ہی محسوس کر لیا کہ کار کی بھی ان کی عدم موجودگی میں مکمل تلاشی لی
گئی ہے۔ لیکن اس نے زبان سے کوئی لفظ نہ نکالا اور خاموشی سے
بیٹھ گئی۔ چیکنگ راڈ ہٹا لیا گیا تھا۔ اس لئے ڈرائیور نے کار آگے
بڑھائی۔ اور ایک بار پھر کار کا سفر ویران اور خشک پہاڑیوں میں
شروع ہو گیا۔ کچھ دیر بعد ایک اور چیکنگ پوسٹ آ گئی۔ یہاں بھی
انہیں پہلے کی طرح مکمل طور پر چیک کیا گیا اور پھر آگے جانے کی
اجازت دے دی گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی جدید
انداز کی عمارت کی طرف بڑھ گئی۔ عمارت کے باہر بھی مسلح فوجی موجود تھے۔
کار ایک مخصوص جگہ رکی تو ایک فوجی افسر تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔
اور اس نے کار کا عقبی دروازہ کھول دیا۔ مادام جولین ہاتھ میں رسالہ
پکڑے خاموشی سے نیچے اتر آئی۔
" آئیے مادام۔ ڈاکٹر حسن آپ کے منتظر ہیں" ۔۔۔ فوجی آفیسر نے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" شکریہ" ۔۔۔ مادام جولین نے پہلی بار زبان کھولی۔ اس کے لہجے
میں بھی بے پناہ شگفتگی اور نازک پن تھا۔ حالانکہ اس کا چہرہ دیکھ کر تو یہی
توقع رکھی جا سکتی تھی۔ کہ اس کی آواز خشک، کھردری اور سپاٹ ہو گی۔

پھر فوجی آفیسر کے پیچھے چلتی ہوئی مادام جولین ایک کمرے میں
پہنچ گئی۔ جہاں صوفے موجود تھے۔ ایک صوفے پر ایک ادھیڑ عمر لیکن
لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے نیلے رنگ کا تھری پیس
سوٹ پہنا ہوا تھا۔ آنکھوں پر نظر کا نفیس سا چشمہ تھا۔ سر کے بال
تقریباً غائب تھے۔ چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔
" خوش آمدید مادام جولین۔ میرا نام ڈاکٹر حسن ہے" ۔۔۔ ادھیڑ
عمر نے صوفے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے گرمجوشانہ لہجے میں کہا۔
" آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ڈاکٹر حسن۔ آپ کے کارنامے
سن سن کر تو میں یہی سمجھی تھی کہ آپ انتہائی بوڑھے آدمی ہوں گے۔
لیکن آپ تو جوان ہیں" ۔۔۔ مادام جولین نے انتہائی شگفتہ لہجے
میں کہا اور بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس نے ڈاکٹر حسن سے مصافحہ
کیا۔
" شکریہ۔ تشریف رکھئے۔ اور پہلے یہ فرمایئے کہ آپ کے لئے
چائے منگوائی جائے یا کافی" ۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
" کافی ٹھیک رہے گی" ۔۔۔ مادام جولین نے کہا اور ڈاکٹر حسن
نے دروازے کے اندر کھڑے ایک فوجی سے کافی لانے کا کہا۔
اور فوجی مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر واپس مڑا اور دروازے
سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد کافی ان کے سامنے سرو کر دی
گئی۔ اور وہ دونوں کافی پیتے ہوئے ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے۔
" اب انٹرویو شروع کیا جائے۔ کیونکہ مجھے احساس ہے کہ آپ

کا وقت بے حد قیمتی ہے" ـــــ مادام جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جیسے آپ کی مرضی۔ بہرحال آپ کی معیت میں وقت گزرنے کا احساس ہی ختم ہو گیا ہے" ـــــ ڈاکٹر حسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولین کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" شکریہ ڈاکٹر" ـــــ مادام جولین نے کہا۔ اور پھر وہ دروازے کے پاس کھڑے فوجی سے مخاطب ہو گئی۔

" ڈرائیور سے کہو میرا ٹیپ ریکارڈر دے آئے" ـــــ مادام جولین نے فوجی سے کہا اور فوجی سر ہلاتا ہوا مڑ کر باہر چلا گیا۔

" ڈاکٹر حسن۔ یہ رسالہ میں خصوصی طور پر آپ کے مطالعے کے لئے لے آئی ہوں۔ اس میں پروفیسر ہڈسن کا تازہ ترین مقالہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہڈسن آپ کے استاد ہیں" ـــــ فوجی کے باہر جانے کے بعد مادام جولین نے سائیڈ پر رکھا ہوا رسالہ اٹھا کر ڈاکٹر حسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" واہ۔ سپیشل سائنس میگزین۔ پہلی بار یہ رسالہ دیکھ رہا ہوں۔ حالانکہ پوری دنیا میں شائع ہونے والے سائنس میگزین مجھ تک پہنچتے رہتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر حسن نے رسالہ لے کر اُسے الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ انٹرنیشنل سائنس کانگریس نے شروع کیا ہے اور پہلا ہی شمارہ ہے۔ مجھے اس کی ایڈیٹر ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے" ـــــ مادام جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ ویری گڈ۔ اوہ واقعی پروفیسر ہڈسن کا مضمون بھی شامل ہے۔ ویری گڈ۔ یہ تو میرے لئے انتہائی گراں قدر تحفہ ہے" ـــــ ڈاکٹر حسن نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام جولین مسکرا دی۔

چند لمحوں بعد فوجی ایک چھوٹا سا مخصوص ساخت کا ٹیپ ریکارڈر لے کر واپس آیا۔ اور مادام جولین نے اس سے ٹیپ ریکارڈر لیا اور اُسے ایڈجسٹ کر کے آن کیا اور درمیانی میز پر رکھ کر اس نے ڈاکٹر حسن سے انٹرویو شروع کر دیا۔ ڈاکٹر حسن اس کے سوالوں کا تفصیل سے جواب دیتے رہے۔ مادام جولین واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں سوال کر رہی تھی۔ حالانکہ موضوع جدید سائنس تھا۔ لیکن اس کے سوالات سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اُسے خود سائنس میں خاصا عبور حاصل ہے۔

" آخری سوال ڈاکٹر حسن۔ کہ آپ پاکیشیا کی تمام ڈیفنس لیبارٹریوں کو کنٹرول کرنے والی ڈیفنس کونسل کے چیئرمین ہیں۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آج کل پاکیشیا کی ڈیفنس لیبارٹریوں میں سب سے اہم ریسرچ کس چیز پر کی جا رہی ہے۔ میرا مطلب کسی خاص ہتھیار کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ میں جنرل بات کر رہی ہوں" ـــــ مادام جولین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ ایک مشہور صحافی ہیں۔ اس لئے آپ کا یہ سوال بے حد فنکارانہ ہے۔ لیکن میں زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ ہماری لیبارٹریوں میں زیادہ تر جدید ترین میزائلوں کی تیاری پر کام ہو رہا ہے" ـــــ ڈاکٹر حسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر حسن ۔میزائل تو اب جدید دفاعی اسلحے میں خاصی پرانی دریافت ہو چکی ہے ۔بلکہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں یہ کہوں ۔کہ ایک لحاظ سے متروک ہو چکے ہیں۔اب تو دفاعی سائنس بہت آگے جا چکی ہے "۔۔۔۔ مادام جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے ۔لیکن میرا مطلب عام دفاعی میزائلوں سے نہ تھا۔ہم ایسے خصوصی میزائل بنانے پر کام کر رہے ہیں جن کا شاید خاکہ تک کسی سائنسدان کے تصور میں نہ آیا ہوگا۔ایسا میزائل جو دفاعی اسلحے میں قطعی جدید نوعیت کا حامل ہوگا "۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جو افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ پاکیشیا ماسک میزائل بنا رہا ہے وہ درست ہے "۔۔۔۔ مادام جولین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ماسک میزائل کی جدید شکل کہہ لیں ۔لیکن بہرحال وہ ماسک میزائل سے قطعی مختلف ہے "۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ ویری گڈ ۔پھر تو واقعی یہ ایک نئی دریافت ہوگی ۔کیونکہ اب تک جدید ترین میزائل ماسک میزائل ہی دفاعی لحاظ سے سامنے آتے ہیں ۔ بہرحال شکریہ "۔۔۔۔ مادام جولین نے کہا۔ اور ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آف کر دیا ۔ڈاکٹر حسن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"اب آف دی ریکارڈ ۔کیا آپ اس میزائل کا نام بتائیں گے یہ پریس میں نہ آئے گا "۔۔۔۔ مادام جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ایک معزز اور محترم صحافی ہیں۔اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ واقعی صحافتی اخلاق کے مطابق اسے آف دی ریکارڈ ہی رکھیں گی۔اس میزائل کا نام سپر میزائل رکھا گیا ہے "۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اور یہ بن بھی آپ کی ہی نگرانی میں رہا ہوگا ۔کیونکہ آپ کا سبجیکٹ ہی میزائل ہے "۔۔۔۔ مادام جولین نے کہا۔

"ہاں ۔یوں ہی سمجھ لیجئے "۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ڈاکٹر حسن ۔آپ کا بے حد شکریہ ۔کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت دیا "۔۔۔۔ مادام جولین نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر حسن نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر مادام جولین ٹیپ ریکارڈر اٹھائے کمرے سے باہر آ گئی ۔تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر اونچی نیچی پہاڑیوں کے درمیان سڑک پر دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔شہر میں داخل ہو کر کار ایک رہائشی کالونی کی طرف مڑ گئی ۔اور تھوڑی دیر بعد مادام جولین اس رہائشی کالونی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی کے پھاٹک پر کار سے اتر گئی ۔

"میری طرف سے زبیری صاحب کا شکریہ ادا کر دینا۔ ان کے تعاون اور مدد سے ہی یہ اہم انٹرویو ہو سکا ہے "۔۔۔۔ مادام جولین نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا ۔اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور کار بیک کر کے واپس چوک کی طرف بڑھ گیا ۔مادام جولین کچھ دیر وہیں کھڑی رہی ۔جب کار نظروں سے اوجھل ہو گئی تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی ۔اور اس نے تین کوٹھیاں چھوڑ کر ایک اور

لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک غیر ملکی نوجوان باہر آگیا۔

"اوہ۔ مادام آپ" ۔۔۔ نوجوان نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ٹامور اندر ہے" ۔۔۔ جولین نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام۔ آیئے" ۔۔۔ نوجوان نے کہا اور مادام جولین سر ہلاتی ہوئی اس چھوٹی کھڑکی سے اندر داخل ہوئی۔ پورچ میں سفید رنگ کی ایک کار موجود تھی۔ اور برآمدے میں تین غیر ملکی بھی کھڑے تھے۔ جنہوں نے مادام جولین کو سلام کیا۔ مادام جولین سر ہلاتی ہوئی اندر چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے کا بند دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو کمرے میں موجود ایک درمیانے قد لیکن بھرے ہوئے جسم کے غیر ملکی نوجوان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا رہا" ۔۔۔ اس غیر ملکی نوجوان نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"جوڈتھ کبھی ناکام ہو سکتی ہے ٹامور۔ میں ذرا یہ جولین والا میک اپ صاف کر لوں۔ پھر تفصیلات بتاتی ہوں" ۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے کے کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ نوجوان جس کا نام ٹامور تھا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ اٹھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور مادام واپس آتی نظر آئی۔ لیکن اب اس کا چہرہ پہلے کی نسبت یکسر مختلف تھا۔ اب وہ فلسفی آدم بیزار اور خشک چہرے والی لڑکی نظر آنے کی بجائے اس وقت ایک خوب صورت، شگفتہ اور شاداب چہرے

کی مالکہ نظر آ رہی تھی۔ سر پر سے ٹوپی غائب تھی اور اس کے انتہائی نفاست سے ترشے ہوئے بال نمایاں نظر آ رہے تھے۔ البتہ جسم پر وہی اسکرٹ تھا۔ جو اس نے پہلے پہن رکھا تھا۔

"دو جگہوں پر انتہائی جدید ترین میک اپ واشر سے چیکنگ کی گئی۔ لیکن انہیں ناکامی ہوئی" ۔۔۔ جوڈتھ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ ہونی ہی چاہیئے تھی۔ اس میک اپ کو دنیا کی کوئی مشین چیک ہی نہیں کر سکتی" ۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل اور دو جام اٹھائے اور انہیں لا کر درمیانی میز پر رکھا اور پھر صوفے پر بیٹھ کر اس نے انتہائی اطمینان سے بوتل اٹھا کر دونوں جاموں میں شراب انڈیلی اور ایک جام اٹھا کر جوڈتھ کی طرف بڑھا دیا۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے جام لیا۔ اور دوسرا جام نوجوان ٹامور نے اٹھا لیا۔

"تمہاری بنیادی کامیابی کی خوشی میں" ۔۔۔ ٹامور نے اپنا جام جوڈتھ کے جام سے ٹکراتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ" ۔۔۔ جوڈتھ نے ہنستے ہوئے کہا اور جام میں موجود شراب کا ایک بڑا سا گھونٹ لیا۔

"رسالہ ڈاکٹر حسن کو بے حد پسند آیا ہے۔ اب وہ اسے ساتھ لے جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ میں آف دی ریکارڈ کا چکر چلا کر اس میزائل کا نام بھی معلوم کر آئی ہوں۔ اس کا نام سپر میزائل ہے اور

یہ ماسک میزائل کی جدید شکل ہے۔ اور ڈاکٹر حسن کی سربراہی میں ہی تیار ہو رہا ہے" ۔۔۔۔ جوڈتھ نے شراب پیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ نیوز۔ اس کا مطلب ہے۔ کام مکمل ہو گیا" ۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے تو مکمل کر دیا ہے۔ اب ہیڈ کوارٹر کا کام رہ گیا ہے۔ جیسے ہی ڈاکٹر حسن رسالے کو پڑھنے کے لئے ایک مخصوص صفحہ پر نظریں جمائے گا۔ اس کا ذہن ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول میں آ جائے گا۔ اس کے بعد ہیڈ کوارٹر ضروری معلومات حاصل کر کے ہمیں اطلاع دے گا اور ہم باقی کارروائی مکمل کریں گے" ۔۔۔۔ جوڈتھ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ نیوز" ۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سناؤ۔ تمہاری کارکردگی کہاں تک پہنچی ہے" ۔۔۔۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد کامیاب۔ عمران اور فیاض دونوں ہسپتال میں پڑے ہیں۔ اور جلدی ان کی واپسی کی کوئی توقع نہیں ہے۔ تب تک ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا" ۔۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ۔ کیا کیا تم نے۔ اس بار بھی اپنی مخصوص شرارتیں کی ہوں گی" ۔۔۔۔ جوڈتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس کے بغیر کام کا لطف ہی نہیں آ سکتا" ۔۔۔۔ ٹامور نے جواب دیا۔ اور جوڈتھ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"خدا بچائے تمہاری شرارتوں سے۔ بڑے بڑے ان شرارتوں کے چکر میں پھنس کر احمق بن جاتے ہیں" ۔۔۔۔ جوڈتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس بار کوئی خاص شرارت تو نہیں ہوئی۔ بس اتنا کیا ہے کہ پہلے ایک بلی کے گلے میں کارڈ باندھ کر اسے عمران کے فلیٹ میں پہنچا دیا۔ بلی ڈرائنگ روم کے صوفے کے پیچھے چھپی رہی۔ پھر آدھی رات کو میں نے اسے میز پر بیٹھنے کا سگنل دیا۔ کیونکہ میز پر ایک پلیٹ موجود تھی۔ اس پلیٹ کی وجہ سے بار بار کھٹکا پیدا ہوا تو عمران جاگ اٹھا اور اس کا باورچی بھی۔ پھر ان دونوں کے درمیان انتہائی دلچسپ اور پرمزاح گفتگو ہوئی۔ یہ عمران اور اس کا ملازم دونوں ہی انتہائی خوب صورت پرمزاح باتیں کرتے ہیں۔ عمران نے کارڈ پڑھ لیا۔ میں سکرین پر اس کا چہرہ دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ اس کے بعد اسے فیاض کی بیگم کا فون ملا۔ کیونکہ فیاض اس دوران ٹی۔ ایس کا شکار ہو کر ہسپتال پہنچ چکا تھا۔ عمران کار لے کر ہسپتال کی طرف گیا تو میں نے اس کی کار پر تھری۔ ایس فائر کیا۔ نتیجہ یہ کہ کار ایک دھچکے سے رک گئی اور تھری۔ ایس نے عمران کے ذہن کو تاریک کر دیا۔ چنانچہ اس پر بھی ٹی۔ ایس کا فائر کیا۔ اس کے بعد میں نے اسے بھی ہسپتال پہنچا دیا۔ اور اب وہ دونوں ہسپتال میں پڑے ہیں۔ اور ظاہر ہے یہاں کے ڈاکٹر حضرات ٹی۔ ایس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ تو اس کا علاج کیا کریں گے۔ چنانچہ سمجھو۔ دونوں لمبے عرصے کے لئے ہسپتال پڑے رہیں گے۔ اور ہم اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے بغیر کسی مداخلت کے" ۔۔۔۔ ٹامور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہیڈ کوارٹر نے ان دونوں کو ہلاک کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا۔ خاص طور پر اس عمران کو۔ وہ تو انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ بات بھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس عمران کے ساتھی فیاض کو اس طرح بے ہوش کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے۔ جب کہ میرے خیال میں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے میں نے یہی بات پوچھی تھی۔ خاص طور پر فیاض کے بارے میں۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ فارمولا پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اس لئے اس کے غائب ہوتے ہی پاکیشیا کی تمام ایجنسیاں فوری طور پر حرکت میں آجائیں گی۔ اور ملٹری انٹیلی جنس کا تو دائرہ کار محدود ہے۔ اس لئے لازماً دو ایجنسیاں کام کریں گی۔ سول انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس۔ سول انٹیلی جنس میں فعال آدمی فیاض ہے۔ اور سیکرٹ سروس میں عمران۔ اور ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے کہ اگر کیس فیاض کے پاس پہنچ گیا تب بھی وہ پرائیویٹ طور پر عمران سے مدد لینے کا عادی ہے۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا۔ کہ کیس کی ابتدا سے پہلے ہی ان دونوں کو آف کر دیا جائے۔ جہاں تک عمران کی ہلاکت کی بات ہے میں نے یہ بات بھی پوچھی تھی۔ پتہ ہے کیا جواب ملا"۔۔۔۔ ٹامور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا جواب ملا"۔۔۔۔ جوڈتھ نے چونک کر کہا۔

"وہ اس عمران کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر کے مطابق عمران سپر ذہن کا مالک ہے اور ہیڈ کوارٹر کا کہنا ہے۔ کہ

جب ہیڈ کوارٹر پوری دنیا پر اپنا کنٹرول قائم کرلے گا تو عمران ان کے لئے کام کرے گا۔ وہ اس سپر مائنڈ کو ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اور جہاں تک فیاض کا تعلق ہے اس کا زندہ رہنا یا مرجانا دونوں ہی ہیڈ کوارٹر کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے۔ اس لئے ان دونوں کو بے ہوش کرنے کا ہی حکم دیا گیا ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے جواب دیا۔

"لیکن ہیڈ کوارٹر نے ہی ہمیں یہ بتایا ہے۔ کہ یہ عمران ہیڈ کوارٹر کے کئی ایجنٹوں کو شکست دے چکا ہے۔ ایسے آدمی کو زندہ رکھنا تو حماقت ہے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹروبین پہلا ایجنٹ تھا جو عمران سے ٹکرایا اور جانتی ہو کیا نتیجہ نکلا" ٹامور نے بڑے پر اسرار سے لہجے میں کہا۔

"مر گیا ہو گا۔ یا شکست کے بعد ہیڈ کوارٹر نے اُسے ختم کر دیا ہو گا" جوڈتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ عمران کا ساتھی بن گیا اور اب وہ ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اور ہیڈ کوارٹر نے خود ہی اس کی موت کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ لیکن اب تک وہ مرا نہیں ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جوڈتھ چونک پڑی۔

"اوہ اوہ۔ حیرت انگیز۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ بلیک تھنڈر کا ایجنٹ خود بلیک تھنڈر کے خلاف ہی کام شروع کر دے"۔۔۔۔ جوڈتھ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ایسا ہوا ہے۔ دوسرا ایجنٹ ہومر تھا۔ اُسے عمران نے ہلاک کر دیا۔ تیسرا ایجنٹ کاربین تھا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن

آخری لمحات میں عمران نے اُسے شکست دے دی۔ البتہ وہ بچ کر نکل
جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ کارمین نے اس مشن
کو حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی۔ کیونکہ وہ عمران سے انتقام لینا
چاہتا تھا۔ لیکن ہیڈ کوارٹر نے اُسے فی الحال روک دیا اور مشن ہمارے
سپرد کر دیا۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر کے نزدیک یہ مشن ہم کارمین کی نسبت زیادہ
آسانی سے مکمل کر سکتے ہیں"۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اگر یہ ٹاپ سپر ایجنٹ اس عمران کے مقابلے میں شکست کھا گئے
ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔
میں تو سمجھی تھی کہ کوئی عام سا ایجنٹ ہو گا"۔۔۔ جوڈتھ کی آنکھیں حیرت
سے پھیل گئیں۔
"ہاں۔ اس لئے تو ہیڈ کوارٹر نے اُسے سپر مائنڈ قرار دے دیا ہے اور
اپنے لئے ریزرو کر لیا ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے اصولی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔
کہ اُسے ہلاک نہ کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آس پر ٹی۔ ایس فائر کرنے
کا ہی حکم دیا گیا۔ تاکہ وہ ہلاک بھی نہ ہو اور ہمارے مشن میں بھی کوئی
مداخلت نہ ہو سکے"۔۔۔ ٹامور نے جواب دیا۔
"تم نے بلی والی شرارت خوب کی ہے۔ بہرحال اب مشن مکمل ہو
جانے کے بعد میں مزید کچھ عرصہ یہاں رہوں گی۔ تاکہ اس عمران کے ساتھ
کچھ دن گزار سکوں۔ جسے ہیڈ کوارٹر نے سپر مائنڈ قرار دے دیا ہے"۔
جوڈتھ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
"کیا کرو گی اس کے ساتھ رہ کر۔ وہ تمہارے حسن سے قطعی متاثر
نہ ہو گا۔ وہ خوب صورت لڑکیوں سے صرف فلرٹ کرتا ہے"۔۔۔ ٹامور

نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اچھا۔ یہ بات تو میرے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ بہرحال جوڈتھ
عام لڑکی نہیں ہے۔ تم دیکھنا میں اُسے اپنے پیچھے کس طرح دیوانہ کر
دیتی ہوں"۔۔۔ جوڈتھ نے کہا تو ٹامور ہنس پڑا۔
"لیکن اس طرح میری حق تلفی تو ہو گی۔ کیا ایک دیوانہ تمہارے لئے
کافی نہیں ہے"۔۔۔ ٹامور نے ہنستے ہوئے کہا۔
"تمہاری بات دوسری ہے۔ ٹامور تم تو میری روح اور جسم کے
مالک ہو۔ تمہارے پیچھے تو میں خود دیوانی ہوں۔ اس عمران کو تو میں
صرف احمق بنانا چاہتی ہوں۔ تاکہ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو سکے کہ جسے وہ
سپر مائنڈ قرار دے رہا ہے وہ جوڈتھ کے سامنے کس طرح احمق بن سکتا
ہے"۔۔۔ جوڈتھ نے کہا اور ٹامور بے اختیار ہنس پڑا۔
"ہاں واقعی۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر میں تمہاری قدر اور بڑھ جائے
گی۔ اب جب تک ہیڈ کوارٹر سے تفصیلات نہ آ جائیں ہم فارغ ہیں
تو کیوں نہ اس فراغت کے دور میں یہاں کے کلبوں کی سیر کی جائے"
ٹامور نے کہا۔
"بالکل سیر ہو گی۔ ابھی چلو"۔۔۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور
صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ٹامور بھی مسکراتا ہوا اٹھا۔ اور پھر وہ دونوں
ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"آخر عمران اور فیاض دونوں ہوش میں کیوں نہیں آرہے" —— سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت سپیشل سروسز ہسپتال میں تھے۔ عمران اور فیاض دونوں کو جنرل ہسپتال اور سروسز ہسپتال سے یہاں شفٹ کرایا گیا تھا اور آج انہیں بے ہوش ہوئے دو روز گزر چکے تھے۔ لیکن وہ دونوں ہی ڈاکٹروں کی بے پناہ کوششوں کے باوجود مسلسل بے ہوش تھے۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا سر۔ حالانکہ ملک کے چوٹی کے نیورو سرجن انہیں چیک کر چکے ہیں۔ لیکن کسی کی سمجھ میں کوئی بات آ ہی نہیں رہی۔ ویسے تمام ٹیسٹ یہ بتا رہے ہیں کہ عمران اور فیاض دونوں ذہنی اور جسمانی طور پر بالکل فٹ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آرہے۔ یوں لگتا ہے کہ ان دونوں کے شعور اور لاشعور کے گرد کسی نے

کوئی پُراسرار سیاہ پردہ تان دیا ہو" —— ڈاکٹر صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں شدید ترین تشویش کا عنصر نمایاں تھا۔

"تو پھر اب کیا ہوگا۔ اس قدر طویل بے ہوشی خطرناک بھی تو ہو سکتی ہے۔ کیا انہیں بیرون ملک بھجوایا جائے" —— سر سلطان نے کہا۔

"جناب۔ میں نے ٹیسٹ بیرون ملک ذہنی سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو بھی بھیجے ہیں۔ وہاں سے بھی یہی رپورٹ آئی ہے کہ یہ اوکے ہیں۔ بہرحال ایکریمیا کے ایک مشہور ڈاکٹر سر نیلسن سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ میرے استاد بھی ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ان رپورٹوں پر وہ مزید ریسرچ کر کے مجھے نتیجے سے آگاہ کریں گے۔ شاید وہ یہ مسئلہ حل کر لیں" —— ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج ہی جناب ایکسٹو سے بات کرتا ہوں۔ شاید وہ کوئی بندوبست کر سکیں" —— سر سلطان نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ڈاکٹر صدیقی بھی اٹھے اور پھر انہیں چھوڑنے کے لئے وہ پورچ تک آئے۔ سر سلطان کے چہرے سے شدید ترین پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن ڈاکٹر صدیقی بے بس تھے۔ سر سلطان کے جانے کے بعد ڈاکٹر صدیقی الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ دفتر میں آئے تو ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈاکٹر صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" —— ڈاکٹر صدیقی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ سپیشل سروسز ہسپتال سے بول رہے ہیں" —— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ غیر ملکی تھا۔

"ہاں۔ آپ کون ہیں" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"میرا نام ڈاکٹر جانسن ہے۔ مجھے ایکریمیا کے ڈاکٹر سر نیلسن نے کہا ہے۔ کہ ایک آدمی جس کا نام عمران ہے پُراسرار انداز میں بے ہوش ہے۔ اور کسی کو اس کی بے ہوشی کی سمجھ نہیں آرہی۔ اور میں چونکہ اتفاق سے یہاں ایک سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکیشیا آیا ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں عمران کو چیک کر دوں۔ یہاں کا نمبر بھی انہوں نے ہی دیا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ ہسپتال کہاں ہے۔ تاکہ میں مریض کو دیکھ سکوں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"میں ہوٹل پرنس میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ وہیں سے بات کر رہا ہوں۔ میرا تعلق ولیسٹرن کارمن سے ہے۔ ڈاکٹر سر نیلسن میرے ہم جماعت ہیں اور ہم نے طویل عرصے تک اکٹھے کام کیا ہے میں نے ذہنی امراض کے بارے میں خاصی ریسرچ کی ہے" ــــ ڈاکٹر جانسن نے اپنا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں گاڑی ہوٹل بھجوا رہا ہوں۔ آپ اس پر تشریف لے آئیں۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوگی۔ میرا نام ڈاکٹر صدیقی ہے۔ اور میں ڈاکٹر سر نیلسن کا شاگرد رہا ہوں" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں گاڑی کا انتظار کروں گا۔ آپ کا آدمی کاؤنٹر پر میرا نام لے گا تو مجھے اطلاع مل جائے گی" ــــ دوسری طرف سے

کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ڈاکٹر جانسن نیا نام ہے۔ بہرحال دیکھو یہ کیا کرتا ہے۔ اگر ڈاکٹر سر نیلسن نے اُسے کہا ہے تو پھر وہ قابل ڈاکٹر ہی ہوگا" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور اس کے بعد اس نے میز پر رکھے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ریاض سے بات کراؤ" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ڈاکٹر صدیقی نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر ریاض بول رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ریاض۔ عمران اور فیاض دونوں کو آف وارڈ میں منتقل کرا دو۔ ولیسٹرن کارمن کے ڈاکٹر ان کا معائنہ کرنے آرہے ہیں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ہسپتال میں آئیں" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"بہتر سر۔ میں ابھی اس کے انتظامات کر دیتا ہوں" ــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر ریاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے تمام ٹیسٹ بھی وہاں پہنچا دو۔ اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں خود بھی وہاں آجاؤں گا" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے ڈرائیور کو کال کیا اور اُسے ڈاکٹر جانسن کو لے آنے کے بارے میں ہدایات

دینی شروع کر دیں۔ خاص طور پر انہیں آف وارڈ کی طرف لے آنے کی ہدایت کی۔ اور پھر ڈرائیور کے جانے کے بعد جب ڈاکٹر ریاض نے انہیں بتایا کہ عمران اور فیاض دونوں کو آف وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ تو ڈاکٹر صدیقی بھی وہاں پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ڈرائیور ڈاکٹر جانسن کو لے کر پہنچ گیا۔ ڈاکٹر جانسن خاصے بوڑھے تھے لیکن ان کی صحت اس عمر میں بھی قابل رشک تھی۔

"یہ مریضوں کا ریکارڈ ہے"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے تعارف اور چائے بلوانے کے بعد ریکارڈ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے مجھے مریض دکھا دیجئے۔ اس کے بعد میں ریکارڈ چیک کروں گا"۔۔۔ ڈاکٹر جانسن نے کہا۔ اور ڈاکٹر صدیقی سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں دو بستر لگے ہوئے تھے۔ ایک پر عمران تھا جب کہ دوسرے پر فیاض۔

"یہ عمران ہے اور یہ فیاض"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔ اور ڈاکٹر جانسن نے سر ہلا دیا۔ پھر ڈاکٹر نے عمران اور فیاض دونوں کی بند آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ ان کے کانوں کی لَو مسلیں۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھتے رہے۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ اب ٹیسٹ دکھا دیجئے"۔ ڈاکٹر جانسن نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا اور ڈاکٹر صدیقی چونکہ وہ ٹیسٹ ساتھ لے آئے تھے انہوں نے فائل ڈاکٹر جانسن کی طرف بڑھا دی۔ ڈاکٹر جانسن کافی دیر تک ٹیسٹ دیکھتے رہے۔ پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیا۔

"آئیے۔ دفتر میں بیٹھتے ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر جانسن نے کہا اور ریکارڈ ڈاکٹر صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آف وارڈ کے دفتر میں پہنچ گئے۔

"ڈاکٹر صدیقی۔ اس میں ایک اہم ٹیسٹ موجود نہیں ہے۔ ای۔ ایف ٹیسٹ۔ کیا وہ نہیں کیا گیا"۔۔۔ ڈاکٹر جانسن نے دفتر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا گیا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا اور فائل اٹھا کر اُسے چیک کرنے لگے۔

"اوہ واقعی۔ اس میں شامل نہیں ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور پھر وہاں موجود انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر ریاض کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ریاض۔ ریکارڈ میں ای۔ ایف ٹیسٹ شامل نہیں ہے۔ وہ کہاں رہ گیا ہے۔ اُسے تلاش کر کے فوراً بھجواؤ"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ڈاکٹر صدیقی نے رسیور رکھ دیا۔

"میں نے یہ سارا ریکارڈ اس ای۔ ایف ٹیسٹ سمیت ڈاکٹر سرنیلسن کو بھجوایا تھا۔ پہلے تو انہوں نے کہا کہ سب اوکے ہے۔ لیکن پھر میرے اصرار پر انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس پر مزید ریسرچ کریں گے"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے رسیور رکھ کر ڈاکٹر جانسن سے

بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر نیلسن سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے واقعی ریسرچ کی ہے۔ اور اسی ریسرچ کے نتیجے میں انہیں ایک ٹسک گزرا ہے، تو انہوں نے ویسٹرن کارمن مجھ سے بات کرنی چاہی، لیکن میں یہاں پاکیشیا آیا ہوا تھا۔ وہاں سے انہیں یہاں میرا پتہ بتایا گیا۔ تو انہوں نے مجھ سے رابطہ قائم کیا۔ کیونکہ جو ٹسک ان کو گزرا ہے میں اس لائن کا سپیشلسٹ ہوں۔ انہیں جب معلوم ہوا۔ کہ میں پاکیشیا میں ہوں تو انہوں نے کہا کہ میں مریض کو بھی چیک کروں ورنہ شاید وہ مجھے ٹیسٹ فائل بھجواتے" ـــــ ڈاکٹر جانسن نے کہا۔

اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر دفتر میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

"ٹیسٹ مل گیا ہے ڈاکٹر ریاض"ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"یس سر۔ یہ لیجئے"ـــــ ڈاکٹر ریاض نے مؤدبانہ لہجے میں کہا، اور فائل ڈاکٹر صدیقی کے ہاتھ میں دے دی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جائیے"ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے فائل لیتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر ریاض خاموشی سے مڑکر دفتر سے باہر چلے گئے۔

"یہ لیجئے جناب۔ ای۔ ایف ٹیسٹ"ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے فائل ڈاکٹر جانسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر جانسن نے فائل کھولی اور اس میں موجود ٹیسٹ رپورٹ کے مطالعے میں مصروف

ہوگئے۔ کافی دیر بعد انہوں نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کی اور پھر اسے اپنے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔ ان کی پیشانی پر بے شمار شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"یہ دونوں مریض کیا مقامی حکومت کے اہم عہدیدار ہیں"ـــــ ڈاکٹر جانسن نے کہا۔

"جی ہاں۔ انتہائی اہم۔ خاص طور مسٹر علی عمران"ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی۔ ان دونوں مریضوں پر انتہائی جدید ترین شعاعیں ٹی۔ ایس ریز فائر کی گئی ہیں۔ اور ان ٹی۔ ایس ریز کی وجہ سے ان کے ذہن کے وہ حصے جو شعور اور لاشعور کہلاتے ہیں بے حس ہو گئے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں افراد ہوش میں نہیں آرہے اور نہ ہی کسی علاج سے آسکتے ہیں۔ ذہن کے اندر ایک قدرتی مدافعتی نظام موجود ہوتا ہے۔ جس پر آج کل ویسٹرن کارمن میں خصوصی ریسرچ کی جارہی ہے۔ اور میں اس ریسرچ کا انچارج ہوں۔ اس قدرتی مدافعتی نظام کے تحت میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ایک ماہ کے اندر اندر اس نظام نے ٹی۔ ایس ریز کے اثرات کو کنٹرول کرلیا تو پھر دس سے پندرہ دنوں کے اندر یہ ہوش میں آسکتے ہیں۔ ورنہ پھر کبھی نہیں۔ البتہ ان ٹیسٹوں سے مجھے ایک اہم بات کا علم ہوا ہے۔ کہ مسٹر علی عمران کا ذہن قدرتی طور پر انتہائی طاقتور ہے۔ اور ان کے ذہن کا قدرتی مدافعتی نظام بھی عام ذہنوں سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ یہ آدمی علی عمران

شاید ایک ماہ کے اندر ہوش میں آجائے۔ البتہ دوسرے صاحب
جن کا نام فیاض ہے۔ ان کے معاملے میں مایوسی کی نسبت کافی زیادہ
ہے "۔۔۔ ڈاکٹر جانسن نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" یہ ٹی۔ ایس ریز کیا چیز ہے۔ کیا آپ اس کی تفصیل سے مجھے آگاہ
کریں گے "۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ ابھی حال ہی میں منظر عام پر آئی ہیں۔ ڈاکٹر نیلسن نے بھی ٹیسٹ
دیکھ کر اس شبے کا اظہار کیا تھا۔ اور چونکہ یہ ریز ویسٹرن کارمن کی
ایک لیبارٹری میں ہی ایجاد ہوئی تھیں۔ اور ان ریز کا اثر براہ راست
انسانی ذہن پر ہوتا ہے۔ اس لئے انہی ٹی۔ ایس ریز کی بنیاد پر ذہنی
مدافعاتی نظام کو طاقتور بنانے پر میری سربراہی میں ریسرچ کی جا
رہی ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح سانپ کے زہر کو سانپ کے زہر
کے تریاق کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ فی الحال یہ دونوں
مریض کسی طرح ہوش میں نہیں آ سکتے۔ یہ ایک ایسی مجبوری ہے۔ جو
انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ میں نے
ایک سائنس کانفرنس میں شرکت کرنی ہے۔ اسی سلسلے میں پاکیشیا
آیا ہوا ہوں "۔۔۔ ڈاکٹر جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر
صدیقی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ انہیں چھوڑنے کے لئے پورچ
میں کار تک آئے۔ اور جب ڈرائیور ڈاکٹر جانسن کو ہوٹل واپس
چھوڑنے کے لئے لے گیا تو ڈاکٹر صدیقی اصل ہسپتال کی طرف
بڑھ گئے۔ دفتر میں آکر انہوں نے ایکریمیا میں ڈاکٹر سر نیلسن سے
کال ملائی اور پھر انہیں ڈاکٹر جانسن کی آمد اور ان کے رزلٹ

کے بارے میں تفصیلات بتائیں تو ڈاکٹر نیلسن نے تصدیق کر دی کہ
انہوں نے ہی ڈاکٹر جانسن کو کال کر کے مریضوں کو دیکھنے کے لئے کہا
تھا۔ اور ڈاکٹر سر نیلسن نے یہ بھی واضح طور پر کہہ دیا کہ اگر ڈاکٹر جانسن
نے مریضوں پر ٹی۔ ایس ریز کا ذکر کیا ہے تو پھر یہ بات حتمی ہے۔
کیونکہ انہیں بھی ٹیسٹ دیکھ کر یہی شبہ ہوا تھا۔ اس لئے انہوں
نے ڈاکٹر جانسن کو یہ کیس ریفر کیا تھا۔ کیونکہ اس موضوع پر وہ اس
وقت پوری دنیا میں اتھارٹی کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی
نے کال ختم ہونے پر ریسیور رکھا اور ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ
ڈاکٹر جانسن سے ملاقات کے بعد کم از کم ایک لائن آف ایکشن
تو سامنے آگئی تھی۔ اور یہ بھی خوش آئند بات تھی کہ ڈاکٹر جانسن
نے عمران کے ہوش میں آنے کی پیشین گوئی کر دی تھی۔ اب مسئلہ
صرف اتنا تھا کہ عمران ایک ماہ تک بے ہوش رہے گا۔ اور اس
کو فوری طور پر ہوش میں لانے کا کوئی ذریعہ سامنے نہ آرہا تھا۔
ڈاکٹر صدیقی چند لمحے بیٹھے سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے ریسیور اٹھایا
اور ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو "۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز
سنائی دی۔

" ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں جناب "۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے
انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے تفصیل سے ڈاکٹر جانسن
کی آمد سے لے کر ڈاکٹر نیلسن سے ابھی ابھی ہونے والی تمام گفتگو
دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک ماہ تک عمران اسی طرح بے ہوش رہے گا" ـــــ ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جانسن کا تو یہی خیال ہے سر۔ ویسے انہوں نے یقین دلایا ہے کہ عمران اپنے طاقتور ذہن کی وجہ سے ہوش میں ضرور آجائے گا۔ البتہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے سلسلہ میں انہوں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈاکٹر جانسن کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں" ـــــ ایکسٹو نے پوچھا۔

"ہوٹل پرنس میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور کسی سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکیشیا آئے ہوئے ہیں" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ عمران اور فیاض دونوں کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان دونوں کے لئے فوری طور پر کیا کیا جا سکتا ہے" ـــــ ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے خاموشی سے ریسیور رکھ دیا۔

صفدر ـــ تنویر اور جولیا ہوٹل ذیشان کے ڈائننگ ہال میں بیٹھے لنچ کرنے میں مصروف تھے۔ لنچ کی یہ دعوت تنویر کی طرف سے تھی۔ گو تنویر نے یہ دعوت صرف جولیا کو دی تھی۔ لیکن جولیا نے خود ہی صفدر کو بھی اس میں شامل کر لیا تھا۔ اور اس وقت وہ تینوں لنچ میں مصروف تھے۔ اور تنویر شاید صفدر کی وجہ سے خاموش اور بور نظر آرہا تھا۔ جولیا نے اسے ہوٹل پہنچنے کے بعد یہ بتایا تھا۔ کہ اس نے لنچ کے لئے صفدر کو بھی بلا لیا ہے اور ظاہر ہے تنویر کا وہ مقصد کہ جولیا سے علیحدگی میں گپ شپ لگائے گا۔ صفدر کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ خاموش اور بور سا نظر آرہا تھا۔ صفدر نے بھی تنویر کی یہ کیفیت محسوس کر لی تھی۔ اور شاید اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے اس نے جان بوجھ کر عمران کی بات چھیڑ دی تھی۔

"یہ عمران آج کل نظر نہیں آ رہا۔ کئی دنوں سے ملاقات ہی نہیں ہوئی"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ گو وہ مخاطب تو جولیا سے تھا۔ لیکن کن انکھیوں سے تنویر کی طرف بھی دیکھ رہا تھا۔

"کسی لڑکی کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہوگا۔ اس کا اور کام ہی کیا ہے"۔۔۔ تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

"لڑکی کے پیچھے۔ کیا مطلب۔ کیا تم عمران کو اس قدر گھٹیا سمجھتے ہو"۔۔۔ جولیا حسب عادت تنویر کے اس ریمارک پر غصے میں آ گئی اور صفدر خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سے محظوظ ہونے لگا۔ اس کا انداز بالکل بی جمالو جیسا تھا۔ جو بھس میں چنگاری ڈال کر اب آگ بھڑکنے کا تماشہ دیکھتی ہے۔

"گھٹیا بڑھیا تو میں جانتا نہیں۔ البتہ یہ بات ضرور جانتا ہوں کہ اس کی فطرت اس معاملے میں بھونرے کی سی ہے۔ وہ ہر خوبصورت پھول کے پیچھے بھاگتا ضرور ہے۔ میری طرح نہیں کہ بس یک در گیر و محکم گیر"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واہ۔ اب تو تنویر صاحب کو فارسی محاورے بھی یاد ہونے لگ گئے ہیں"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور تنویر بھی مسکرا دیا۔

"اس محاورے کا کیا مطلب ہے۔ میں تو پہلی بار سن رہی ہوں"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر صفدر سے پوچھا۔

"بھونرے کا الٹ سمجھ لو تنویر کا مطلب ہے۔ بس ایک ہی

پھول پر بیٹھے تو پھر اٹھنے کا نام ہی نہ لیا"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کا چہرہ یک لخت شرم سے سرخ پڑ گیا۔ ظاہر ہے وہ تنویر کے جذبات سے اچھی طرح واقف تھی۔ اور تنویر نے ایک لحاظ سے بالکل کھل کر ہی بات کر دی تھی۔

"اچھا۔ وہ کون سا خوش قسمت پھول ہے"۔۔۔ جولیا نے خفت مٹانے کی کوشش کرتے ہوئے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ وہ ایک مشہور شعر ہے" جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے"۔ کیوں تنویر"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور تنویر بھی مسکرا دیا۔ جولیا کا پہلے سے سرخ پڑا ہوا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا۔

"میں باتھ روم جا رہی ہوں"۔۔۔ جولیا نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ کہے اور اٹھ کر تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ ظاہر ہے۔ اس کے سوا اس کے پاس فوری طور پر اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔

"آج تو تم نے کھل کر ہی بات کر دی تنویر"۔۔۔ جولیا کے جاتے ہی صفدر نے ہنستے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ وضاحت کر دی۔ میں نے تو اس لئے فارسی محاورہ بولا تھا کہ جولیا سمجھ ہی نہ سکے گی"۔۔۔ تنویر نے بھی شرمیلے سے لہجے میں کہا اور اس کا شرمیلا لہجہ اور چہرہ دیکھ کر صفدر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں جذبہ صادق۔ کہ معلوم بھی ہے کہ ادھر سے ملے گا کیا جواب۔ مگر پھر بھی۔ بہت خوب" ——— صفدر اس وقت واقعی پوری طرح محظوظ ہو رہا تھا۔

"صفدر۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ایکسٹو سے اس معاملے میں میری سفارش کر دو" ——— تنویر نے چہرہ جھکاتے ہوئے بڑے شرمیلے سے لہجے میں کہا۔ اس وقت اس کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کالج کی ابتدائی کلاسوں میں پڑھنے والا شرمیلا سا نوجوان ہو۔ اس کے چہرے پر موجود شرم دیکھ کر کوئی یہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ یہ وہی تنویر ہے جو انتہائی سفاکی سے مخالفوں اور دشمنوں کو اس طرح گولی سے اڑا دیتا ہے کہ جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی ضرر رساں کیڑے ہوں۔

"ایکسٹو سے سفارش۔ کیا مطلب۔ اس معاملے میں ایکسٹو کا کیا تعلق" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اگر ایکسٹو حامی بھر لے تو جولیا بھی تیار ہو جائے گی۔ وہ چیف کے کہنے پر آنکھیں بند کر کے عمل کرتی ہے" ——— تنویر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم عمران کو بھول رہے ہو۔ اگر سفارش کرانی ہے تو عمران سے ہو سکتی ہے" ——— صفدر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"وہ ——— وہی تو خواہ مخواہ مسئلہ بنا ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں وہ انتہائی ہرجائی آدمی ہے۔ اس نے زندگی بھر جولیا سے شادی نہیں کرنی۔ وہ اسی طرح جولیا کے جذبات سے کھیلتا رہے گا۔

اور نہ ہی اس نے یہ برداشت کرنا ہے کہ جولیا کی شادی کسی اور سے ہو۔ وہ انتہائی سنگدل اور ظالم آدمی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ چیف اگر اجازت دے دے تو وہ بھی کچھ نہ کر سکے گا" تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی میز کی طرف آئی۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں سا ہو رہا تھا

"کیا ہوا مس جولیا۔ خیریت" ——— صفدر نے جولیا کا چہرہ دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔ تنویر بھی حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگا۔

"کچھ نہیں۔ کچھ نہیں" ——— جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے گلوگیر لہجے میں کہا۔ اس کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کسی اندرونی غم کی شدت کو کنٹرول کرنے میں مصروف ہے۔ اس کی آنکھوں میں نمی بھی تیرنے لگ گئی تھی۔

"ہوا کیا ہے۔ آپ تو باتھ روم گئی تھیں۔ کیا کسی نے بدتمیزی کی ہے" ——— صفدر نے حیران ہو کر کہا۔ اور صفدر کے اس فقرے پر تنویر بھی چونک پڑا۔

"اوہ۔ کس نے کی ہے بدتمیزی۔ مجھے بتاؤ۔ میں اس کی گردن توڑ دوں گا" ——— تنویر نے یک لخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران ہسپتال میں ہے اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا ہے" ——— آخر کار جولیا نے رندھے رندھے لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ کیا ہوا عمران کو" ——— صفدر

کے چہرے پر بھی شدید ترین تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔

"کسی لڑکی کے پیچھے لڑ پڑا ہو گا اور اسے کیا ہونا ہے" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ تمہیں تمیز ہی نہیں ہے بات کرنے کی۔ انتہائی گھٹیا ذہن ہے تمہارا نانسنس" ——— جولیا بھڑک کر تنویر پر ہی الٹ پڑی۔ اور تنویر کے ہونٹ ایک دوسرے کے ساتھ سختی سے بھنچ گئے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس نے جولیا کا یہ لہجہ بڑی مشکل سے برداشت کیا ہے۔ اور تھا بھی ایسا ہی۔ اگر یہی بات جولیا کی بجائے کسی اور نے کی ہوتی تو تنویر اس طرح کبھی خاموش نہ ہوتا۔

"پلیز تنویر۔ خاموش رہو۔ جولیا کیا ہوا عمران کو۔ کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہ ہسپتال میں ہے" ——— صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے باتھ روم سے فارغ ہو کر عمران کے فلیٹ پر فون کیا۔ تاکہ عمران کو بھی یہاں بلا لوں۔ لیکن سلیمان نے بتایا ہے کہ عمران ہسپتال میں داخل ہے۔ میں نے تفصیل پوچھی تو اس نے کہا۔ کہ اسے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ البتہ گذشتہ دو روز سے وہ ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اس کے بعد میں نے چیف کو فون کیا تو چیف نے بتایا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اپنے بیڈ روم میں بے ہوش پڑا پایا گیا۔ اُسے ہسپتال پہنچایا گیا۔ تو اس کی بیوی سلمیٰ نے رات کے پچھلے پہر عمران کے فلیٹ پر فون کیا۔ اور اُسے بلوایا۔ عمران کار لے کر ہسپتال چل پڑا۔ لیکن وہ وہاں نہ پہنچا۔

البتہ جنرل ہسپتال میں ایک ڈاکٹر نے اُسے پہچان لیا۔ اُسے پولیس نے ہسپتال پہنچایا تھا وہ اپنی کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر بے ہوش پڑا ہوا پایا گیا تھا۔ ڈاکٹر نے عمران کو پہچانا تو اس نے سر رحمان کی کوٹھی فون کیا۔ سر رحمان غیر ملکی دورے پر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ وہاں ملازم نے فون اٹنڈ کیا۔ اور پھر اس ملازم نے انتہائی سمجھ داری سے کام لیتے ہوئے عمران کی والدہ اور ہمشیرہ کو کچھ بتانے کی بجائے سر سلطان کو کوٹھی فون کر کے بتایا۔ چنانچہ سر سلطان فوری طور پر ہسپتال پہنچ گئے۔ اور عمران کو انہوں نے سپیشل سر دسنر ہسپتال منتقل کرا دیا۔ پھر انہیں سر رحمان کے دفتر سے بتایا گیا۔ کہ فیاض بھی اسی طرح سر دسنر ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ سر سلطان عمران اور فیاض کے متعلق جانتے تھے۔ چنانچہ ان دونوں کی اس طرح اکٹھی پُراسرار بے ہوشی کی اطلاع ملنے پر وہ سر دسنر ہسپتال گئے۔ وہاں فیاض کی بیوی نے انہیں بتایا کہ اس نے عمران کو فون کیا تھا اور عمران نے آنے کے لئے بھی کہا تھا لیکن وہ نہیں آیا۔ تو سر سلطان نے چیف کو اس سارے واقعے کی اطلاع دی۔ چنانچہ چیف نے فیاض کو بھی سپیشل سر دسنر ہسپتال منتقل کرنے کی اجازت دے دی تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کیا ان دونوں کی اس طرح اکٹھی بے ہوشی کیا ایک جیسی ہے یا نہیں۔ تب سے وہ دونوں ہسپتال میں ہیں۔ اور ڈاکٹر صدیقی کی بے پناہ کوششوں کے باوجود دونوں ہی ہوش میں نہیں آ رہے۔ اور اب تو ڈاکٹروں نے بھی مایوسی کا اظہار کر دیا ہے" ——— جولیا نے اپنے آپ پر کنٹرول کر

کے انتہائی سنجیدگی سے پوری تفصیل بتادی۔

"تو اب چیف کیا کر رہا ہے ان دونوں کا۔ اگر یہاں علاج نہیں ہو رہا تو انہیں بیرون ملک بھجوایا جائے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے کہا ہے۔ لیکن چیف نے کہا ہے کہ فیاض کے متعلق تو فیصلہ سر رحمان کریں گے۔ یہ ان کے محکمے کا مسئلہ ہے اور عمران کو اگر اس کے والد سر رحمان باہر بھجوانا چاہتے ہیں تو اپنے ذاتی خرچ پر بھجوا دیں۔ چونکہ عمران سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ اس لئے وہ سرکاری طور پر اس پر اخراجات نہیں کر سکتے۔ اتنا کر سکتے ہیں کہ سپیشل سروسز ہسپتال میں اس کا علاج ہوتا رہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ فقرے کے آخر میں اس کا گلہ ایک بار پھر رندھ گیا تھا۔

"کیا ہوا اگر وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ آخر ہمارا ساتھی تو ہے۔ میں اس کے اخراجات ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ چلو اٹھو۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرتے ہیں"۔۔۔ تنویر نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔ تو صفدر اور جولیا دونوں حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کم از کم انہیں تنویر سے ایسی بات کی توقع نہ ہو۔

"یہ تم کہہ رہے ہو"۔۔۔ جولیا سے نہ رہا گیا تو اس نے کہہ ہی دیا۔

"مس جولیا۔ میں صرف عمران کی بکواس اور اس کی حرکتوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ ورنہ عمران کی میرے دل میں بے پناہ عزت ہے۔ میں اُسے حقیقی بھائی کی طرح سمجھتا ہوں۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ ہم میں سے کسی کو کانٹا بھی چبھ جائے تو عمران بھڑک اٹھتا ہے۔ اگر وہ بکواس کرنے اور جوکروں جیسی حرکتیں چھوڑ دے تو وہ واقعی ایک عظیم انسان ہے"۔۔۔ تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق کھلے دل سے عمران کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ اس کی طبیعت تھی ہی ایسی منافقت اس کے بس کی بات ہی نہ تھی۔ جو کچھ اس کے دل میں ہوتا وہ بغیر کسی چوں چرا کے اس کا اظہار کرنے سے کبھی نہ ہچکچاتا تھا۔

"اخراجات کا کوئی مسئلہ نہیں ہے تنویر۔ میرا خیال ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آخر عمران کو ہوا کیا ہے کہ ڈاکٹر بھی مایوس ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد ہی بیرون ملک اُسے بھجوایا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس معاملے میں ڈاکٹر صدیقی سے بات کی جائے تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور جولیا اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تمہاری تجویز درست ہے۔ کیوں نہ ہسپتال جا کر اس سے تفصیلی بات بھی کی جائے اور عمران کو بھی دیکھ لیا جائے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"آؤ پھر"۔۔۔ صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا اور تنویر بھی اٹھے۔ تنویر نے کاؤنٹر پر جا کر لنچ کی ادائیگی کی۔ اور پھر وہ دونوں ہوٹل سے باہر آ کر پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ ابھی وہ پارکنگ میں پہنچے ہی تھے کہ ٹائیگر کی موٹر سائیکل وہیں آ کر رکی۔ وہ شاید اب ہوٹل میں آ رہا تھا۔

"اوہ خیریت۔ آج آپ اس وقت ہوٹل میں"۔۔۔ ٹائیگر نے موٹر سائیکل سٹینڈ کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے صفدر اور اس

کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں ہم لنچ کرنے آئے تھے۔ اور اب عمران صاحب کو دیکھنے ہسپتال جا رہے ہیں"___ صفدر نے کہا۔
"کیا___ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ عمران صاحب کو دیکھنے ہسپتال کیا مطلب۔ عمران صاحب ہسپتال میں ہیں"___ ٹائیگر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"تمہیں معلوم نہیں ہے۔ وہ تو دو روز سے ہسپتال میں بیہوش پڑا ہوا ہے"___ جولیا نے ناراض سے لہجے میں کہا۔
"اوہ مس جولیا۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ دراصل عمران صاحب جب مناسب سمجھتے ہیں مجھ سے خود رابطہ کرتے ہیں۔ اور گذشتہ تقریباً ایک ماہ سے کوئی ایسا مسئلہ بھی کہیں سامنے نہیں آیا کہ وہ مجھ سے رابطہ کرتے۔ میں تو لنچ کرنے یہاں آیا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا چلوں"___ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"آؤ چلو"___ جولیا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا اور تنویر ایک کار میں بیٹھ گئے۔ یہ کار تنویر کی تھی۔ وہ جولیا کو اپنی کار میں اس کے فلیٹ سے لے آیا تھا۔ جب کہ صفدر اپنی کار میں آیا تھا۔ اس لئے وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ ٹائیگر نے اپنا موٹر سائیکل سٹارٹ کیا۔ اور پھر وہ سپیشل سروسز ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئے۔
"تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈاکٹر صدیقی راؤنڈ پر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ اس کے دفتر میں ہی ان کے انتظار میں بیٹھ گئے۔
"اوہ۔ آپ صاحبان۔ آپ شاید عمران کو دیکھنے آئے ہوں گے" ڈاکٹر صدیقی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔ چونکہ وہ ان سب سے بخوبی واقف تھے۔ اس لئے ان کو دفتر میں دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے تھے۔
"جی ہاں۔ ہمیں تو معلوم ہی نہیں ہوا کہ عمران ہسپتال میں ہے۔ کیا ہوا اُسے"___ صفدر نے ڈاکٹر صدیقی سے مصافحہ کرنے کے بعد کہا۔
"وہ اور سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض دونوں دو روز سے بے ہوش پڑے ہیں۔ ہم نے تو ہر طرح کی کوششیں کر ڈالیں لیکن نہ ہی وہ ہوش میں آ سکے اور نہ ہی ان کی بیماری تشخیص ہو سکی۔ کسی قسم کی ضرب کا بھی کوئی نشان موجود نہ تھا۔ ہر قسم کے ٹیسٹ بھی کرائے گئے۔ لیکن نہ ہی بیماری کی تشخیص ہو سکی اور نہ ہی عمران صاحب ہوش میں آ سکے۔ میں نے اپنے طور پر یہ ٹیسٹ ایکریمیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کو بھجوائے۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ ٹیسٹ اوکے ہیں۔ کوئی بیماری نہیں ہے۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے بیماری تشخیص ہوئی ہے"___ ڈاکٹر صدیقی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تھوڑی دیر پہلے۔ وہ کیسے۔ کیا بیماری ہے"___ صفدر نے چونک کر پوچھا۔ ڈاکٹر صدیقی سے صفدر ہی بات کر رہا تھا۔ باقی لوگ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ایکریمیا میں ذہنی امراض کے ایک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر سر نیلسن۔ میں ان کا ایک کالج میں شاگرد بھی رہ چکا ہوں اور وہ میرے مہربان بھی ہیں۔ میں نے انہیں بھی ٹیسٹ بھجوائے تھے۔ پہلے تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو دوسرے ڈاکٹروں نے دیا تھا۔ لیکن پھر میرے اصرار پر انہوں نے اس پر مزید غور و فکر کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد انہیں کوئی شک ہوا تو انہوں نے ویسٹرن کارمن کے ایک مشہور ڈاکٹر جانسن سے رابطہ قائم کیا۔ ڈاکٹر جانسن اتفاق سے کسی سائنس کانفرنس کے سلسلے میں پاکیشیا آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں پاکیشیا میں ڈاکٹر جانسن سے رابطہ قائم کیا۔ اور انہیں تفصیلات بتائیں۔ اور میرا فون نمبر بھی بتا دیا۔ ڈاکٹر جانسن نے مجھے فون کیا۔ اور عمران اور فیاض کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے انہیں ڈرائیور کے ذریعے بلوالیا۔ انہوں نے دونوں کو اچھی طرح دیکھا ٹیسٹ وغیرہ دیکھے۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ عمران اور فیاض دونوں کے ذہنوں پر کسی جدید ترین ریز کے اثرات ہیں۔ جس کو وہ ٹی۔ ایس ریز کہہ رہے تھے۔ اور ان کے مطابق ایک ماہ بعد عمران تو شاید ہوش میں آجائے۔ البتہ فیاض کا ہوش میں آنا مشکل ہے۔ میں نے ابھی چند لمحے پہلے تمہارے چیف کو تفصیلات بتائی ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ان ریز کی کیا تفصیلات بتائی ہیں ڈاکٹر جانسن نے"۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا تو ڈاکٹر صدیقی نے وہ ساری تفصیل بتا دی جو ڈاکٹر جانسن نے انہیں بتائی تھی۔

"یہ ڈاکٹر جانسن کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہوٹل پرنس میں"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"لیکن ان ریز کا توڑ انہوں نے نہیں بتایا"۔۔۔ اس بار جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف اتنا کہا ہے کہ ذہن کے اندر موجود قدرتی دفاعی نظام خود بخود کام کر کے ایک ماہ کے اندر عمران کو ٹھیک کر دے گا۔ فیاض کے بارے میں انہوں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"کیا ہم عمران کو دیکھ سکتے ہیں"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ آیئے۔ وہ آف وارڈ میں ہیں۔ میں کسی غیر ڈاکٹر کو یہاں نہ لانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے عمران صاحب اور فیاض دونوں کو آف وارڈ میں منتقل کر دیا تھا۔ وہ ابھی تک وہیں ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب ڈاکٹر صدیقی کی رہنمائی میں آف وارڈ میں گئے جہاں ساتھ ساتھ موجود بیڈز پر عمران اور فیاض بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ دو ڈاکٹر اور چار نرسیں وہاں موجود تھیں۔ جولیا چند لمحے عمران کو دیکھتی رہی پھر تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"ٹھیک ہے۔ آیئے"۔۔۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب باہر آ گئے۔ جہاں جولیا کھڑی رومال سے آنسو پونچھ رہی تھی۔

"میرے خیال میں کوئی کیس شروع ہو چکا ہے"۔۔۔ صفدر نے واپس پہلے والے دفتر کی طرف بڑھتے ہوئے تنویر اور جولیا سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ کسی کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ عمران اور فیاض پر اس قسم کی جدید ریز فائر کرتا"۔۔۔ تنویر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف نے اس معاملے میں کیوں چپ سادھ رکھی ہے۔ ان لوگوں کو ٹریس کرنا چاہیے تھا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اس کیس کا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہوگا۔ فیاض کا عمران کے ساتھ ہونے سے یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ اصل کیس انٹیلی جنس کا ہوگا اور فیاض اس پہ کام کر رہا ہوگا۔ فیاض نے حسب عادت عمران کو بھی ساتھ شامل کر لیا ہوگا۔ اور پھر جو بھی مجرم تھے ان کا وار چل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ چیف نے اس کیس میں دلچسپی نہیں لی"۔۔۔ تنویر نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ایک جھول ہے اس میں۔ ٹھہرو۔ میں ڈاکٹر صدیقی سے اجازت لے لوں پھر چل کر کہیں بیٹھتے ہیں اور تفصیل سے بات کرتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر انہوں نے ڈاکٹر صدیقی سے اجازت لی اور باہر موجود اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

"صفدر صاحب۔ مجھے اجازت دیجئے"۔۔۔ ٹائیگر نے باہر آتے ہی صفدر سے کہا۔

"اوہ ہاں ٹائیگر۔ تم بھی تو ان ریز اور گیسوں کے معروف سائنسدان رہے ہو۔ کیا تم اس ٹی۔ ایس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"۔۔۔

صفدر نے چونک کر کہا اور تنویر اور جولیا بھی چونک کر ٹائیگر کو دیکھنے لگے۔

"نہیں۔ میں نے تو یہ نام بھی پہلی بار سنا ہے۔ لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس ڈاکٹر جانسن سے مل کر پہلے ان ریز کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر دوں گا۔ اس کے بعد اس بارے میں سوچوں گا کہ کیا ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مجھے ایکریمیا میں اپنے دوستوں سے بات کرنی پڑے"۔۔۔ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر کوئی کام کی بات معلوم ہو تو ہمیں بھی بتانا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اپنے موٹر سائیکل کی طرف بڑھ گیا۔

رات کا گہرا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ ایک سیاہ رنگ کی کار جس کی اندرونی اور بیرونی بتیاں مکمل طور پر بجھی ہوئی تھیں دارالحکومت سے پچیس کلومیٹر دور ویران اور خشک پہاڑیوں کے اندر آہستہ آہستہ سڑک پر چلتی ہوئی اونچائی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک بالکل سنسان اور خالی پڑی ہوئی تھی۔ کیونکہ ان پہاڑیوں پر کہیں کوئی آبادی نہ تھی۔ اور یہ سڑک بھی ان پہاڑیوں کے اندر بنتے ہوئے ایک فوجی اڈے تک جانے کے لئے بنائی گئی تھی۔ لیکن یہ فوجی اڈہ کافی بلندی پر تھا۔ اور اس سڑک سے کافی ہٹ کر تھا۔ اس لئے چیکنگ پوسٹ بھی کافی آگے تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوڈتھ تھی۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ٹامور بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور وہ دونوں ہی خاموش تھے۔ کچھ دور

جانے کے بعد جوڈتھ نے زبان کھولی۔

"چیکنگ پوسٹ اب قریب ہے۔ اگلے موڑ سے آگے"___ جوڈتھ نے ٹامور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کار کسی چٹان کے پیچھے روک دو۔ چیکنگ پوسٹ سے اب ہمارا دوسرا مرحلہ شروع ہوگا"___ ٹامور نے کہا۔ اور جوڈتھ نے سر ہلاتے ہوئے کار کو سڑک سے اتارا اور ایک ناہموار سی پگڈنڈی پر اُسے احتیاط سے چلاتے ہوئے کچھ دور ایک بڑی چٹان کے پیچھے لے جا کر روک دیا۔ کار رکتے ہی وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"چلو چیک پوسٹ کی طرف"___ ٹامور نے کہا۔ اور جوڈتھ سر ہلاتی ہوئی چٹانوں کو احتیاط سے پھلانگتی ہوئی آگے بڑھنے لگی ٹامور اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک چٹان کی اوٹ سے نکلتے ہی وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئے۔ کچھ دور سڑک کے کنارے ایک کمرہ موجود تھا۔ جس کے باہر اور اندر بلب جل رہے تھے۔ سڑک پر راڈ لگا ہوا تھا۔ دو فوجی جیپیں بھی موجود تھیں اور چار مسلح فوجی بھی ان جیپوں کے ساتھ کھڑے نظر آ رہے تھے وہ شاید باتوں میں مصروف تھے۔

"احتیاط سے"___ ٹامور نے کہا اور پھر وہ دونوں جھکے جھکے انداز میں اور انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ وہ احتیاط اس لئے کر رہے تھے کہ کہیں کوئی پتھر کھسکنے کی آواز سن کر وہ فوجی نہ چونک پڑیں۔ کیونکہ اس کمرے کے چاروں طرف موجود سرچ لائٹیں

انہیں واضح طور پر نظر آ رہی تھیں۔ انہیں معلوم تھا کہ کھٹکے کی آواز سنتے ہی یہ لائٹیں جلا دی جائیں گی اور پھر ان کا چھپنا محال ہو جائے گا۔ آہستہ آہستہ وہ ان جیپوں کے قریب ہوتے جا رہے تھے۔ لیکن ان کا رخ کیبن کی عقبی طرف کو تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کیبن کے عقبی طرف کو پہنچ گئے۔ اور پھر ٹامور کیبن کی دیوار کے ساتھ ساتھ دبے قدموں چلتا ہوا اس کی سائیڈ پر آیا۔ اب انہیں دونوں جیپیں کھڑی نظر آ رہی تھیں اور وہ چاروں مسلح فوجی بھی جو ابھی تک باتوں میں مصروف تھے۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ٹامور اور اس کے پیچھے جوڈتھ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے۔ اور ان دونوں کے ہاتھوں میں سائیلنسر لگے ریوالور تھے۔ ٹامور نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا تو اسے ایک لمبی سی میز نظر آئی جس پر ایک فون پڑا ہوا تھا اور اس کے عقب میں ایک کرسی پر ایک فوجی آنکھیں بند کئے اور سر کرسی کی پشت سے لگائے خراٹے لینے میں مصروف تھا۔

ٹامور نے سر اندر ڈال کر جائزہ لیا تو کیبن خالی تھا۔ ٹامور نے جوڈتھ کو اشارہ کیا اور جوڈتھ کسی سانپ کی طرح رینگتی ہوئی کیبن میں داخل ہو گئی۔ جب کہ ٹامور نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سائیلنسر لگا ریوالور ان فوجیوں کی طرف سیدھا کیا۔ وہ گو ایک جیپ کی دوسری طرف کھڑے تھے۔ لیکن ان کے سینے سے اوپر کے جسم جیپ کے بونٹ سے اونچے ہونے کی وجہ سے صاف نظر آ رہے تھے۔ دوسرے لمحے مکمل سکوت میں پے در پے ٹھک ٹھک کی آوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی چاروں دھماکے جیپ کی دوسری طرف ہوئے۔ اور ٹامور تیزی

سے دوڑتا ہوا جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ ان چاروں کی کھوپڑیاں اڑ گئی تھیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ان کے حلق سے چیخیں بھی نہ نکل سکی تھیں۔ اور وہ نیچے گرنے کے بعد ذرا بھر تڑپ بھی نہ سکے تھے۔ ایک دائرے میں کھڑے چار افراد کے اتنی تیزی سے صرف سر کا نشانہ لینا واقعی کار دارد تھا۔ لیکن ٹامور جس ٹائپ کا آدمی تھا۔ اس کے لئے یہ کام ممکن ہی کیا بچوں جیسا کھیل تھا۔ اس نے جان بوجھ کر ان کے سروں کا نشانہ اس لئے لیا تھا۔ کہ ایک تو وہ چیخ نہ سکیں تاکہ اگر قریب ہی ان کا کوئی اڈہ ہو تو وہاں تک آوازیں نہ پہنچ سکیں اور دوسرا وہ ان کی بے داغ یونیفارمز حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے قریب پہنچ کر سب سے پہلے دو افراد کو منتخب کیا اور پھر ان کی یونیفارمز تیزی سے اتارنے لگا۔ ایک یونیفارم اتار کر اس نے اپنے چست لباس کے اوپر ہی پہن لی۔ اور دوسری یونیفارم لے کر وہ تیزی سے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن میں جوڈتھ کھڑی تھی۔ جب کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی کے سر پر ایک گومڑ سا ابھرا ہوا تھا اور اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلکی ہوئی تھی۔

" یہ جاگ پڑا تھا۔ اس لئے میں نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا ہے "۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

" اچھا کیا ہے۔ اب تم یہ یونیفارم پہن لو۔ تم اسے لباس کے اوپر بھی پہن سکتی ہو۔ میں اس دوران اپنا میک اپ کر لوں "۔۔۔ ٹامور نے کہا اور پھر اس نے فوجی شرٹ کے بٹن کھولے اور اندرونی لباس کی جیب سے ایک پتلا سا ماسک نکالا۔ جس کے ساتھ سیاہ رنگ کے

بال بھی موجود تھے ۔ اس نے ماسک اپنے چہرے پر چڑھایا ۔ اور پھر
انتہائی ماہرانہ انداز میں اُسے تھپتھپانے لگا ۔ چند لمحوں بعد جب
اس کے ہاتھ رکے تو اس کا چہرہ اور بال پاکیشیائی ہو چکے تھے ۔
جوڈتھ بھی اس دوران یونیفارم پہن چکی تھی ۔ بوٹ ان دونوں نے
پہلے ہی فوجی پہن رکھے تھے ۔

" یہ لو ماسک اور اپنا چہرہ بدل لو " ____ ٹامور نے جیب سے ایک
دوسرا ماسک نکال کر جوڈتھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے کئی ضروری چیزیں اپنے اصل لباس کی جیبوں سے
نکال کر فوجی یونیفارم کی جیبوں میں منتقل کر دیں ۔ اس کے بعد وہ کرسی
پر بے ہوش پڑے آدمی کی طرف مڑا اور دوسرے لمحے اس نے پوری
قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا ۔ دوسرے تھپڑ کے
بعد ہی وہ فوجی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا ۔ اور ٹامور نے جلدی سے اس
کی کنپٹی سے سائیلنسر لگا ریوالور لگا دیا ۔

" خبردار اگر تمہارے حلق سے چیخ نکلی تو " ____ ٹامور نے غراتے ہوئے
لہجے میں کہا ۔ اس نے مقامی زبان ہی بولی تھی اور حیرت انگیز طور پر اس
کا لہجہ بھی قطعی طور پر مقامی ہی تھا ۔

" کک ____ کک ____ کون ہو تم " ____ فوجی کے لہجے میں بے پناہ
حیرت تھی ۔

" پہلے تم اپنا نام بتاؤ ۔ جلدی کرو ورنہ " ____ ٹامور نے غراتے
ہوئے کہا ۔

" میرا نام ہاشم ہے ۔ سارجنٹ ہاشم ...... " فوجی نے جواب

دیتے ہوئے کہا ۔

" باہر جو چاروں آدمی تھے ان کے نام بتاؤ " ____ ٹامور نے پوچھا ۔

" ریاض ۔ توفیق ۔ اسلم اور ذیشان مگر ...... " سارجنٹ ہاشم
نے بات کرتے کرتے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ لیکن اس سے پہلے
کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹامور نے ٹریگر دبا دیا ۔ اور سارجنٹ کی
کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی ۔

" آؤ اب نکل چلیں ۔ میں صرف نام معلوم کرنا چاہتا تھا " ____
ٹامور نے ریوالور جیب میں ڈالتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ دونوں
تیز تیز قدم اٹھاتے کیبن سے باہر نکلے اور سیدھے ایک جیپ
کی طرف بڑھ گئے ۔ چند لمحوں بعد طاقتور جیپ کا انجن جاگ اٹھا ۔
اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی ۔ جوڈتھ نے اس
دوران وہ راڈ اٹھا دیا تھا ۔ جس سے سڑک کو بند کیا گیا تھا ۔ اور پھر
وہ اچھل کر سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی ۔ دوسرے لمحے جیپ انتہائی
تیز رفتاری سے سڑک پر آگے دوڑتی چلی گئی ۔

" تمہارا نام توفیق ہے اور میرا نام ذیشان " ____ ٹامور نے
جوڈتھ سے کہا اور جوڈتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر
بعد انہیں دوسری چیکنگ چوکی دور سے نظر آنے لگی ۔ وہاں بھی
پہلے کی طرح ایک کمرہ بنا ہوا تھا ۔ اور باہر ایک فوجی جیپ موجود
تھی ۔ لیکن باہر کوئی آدمی نہ تھا ۔ لیکن جیسے ہی جیپ چوکی کے قریب
پہنچی دو مشین گنوں سے مسلح فوجی کیبن سے باہر آ گئے ۔ ٹامور اور
جوڈتھ دونوں اطمینان سے جیپ چلاتے آگے بڑھتے چلے گئے اور

پھر انہوں نے وہاں پہلے سے کھڑی جیپ کے قریب جا کر جیپ روکی اور اچھل کر نیچے اترے۔

"کون ہو تم دونوں۔ پہلے تو تمہاری شکلیں کبھی نہیں دیکھیں"۔ ایک فوجی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ جیپ سے اترنے کے بعد وہ کیبن کے اندر سے نکلنے والی روشنی میں سامنے آ گئے تھے۔ اس کیبن کے باہر کوئی لائٹ نہ تھی۔

"سپیشل ایجنسی"۔۔۔ ٹامور نے سرد لہجے میں کہا اور اس طرح تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کے کھلے دروازے میں داخل ہو گیا جیسے وہ صدیوں سے یہاں آتا رہا ہو۔ اندر ویسی ہی ایک لمبی سی میز تھی۔ لیکن یہاں دو فون میز پر پڑے تھے اور میز کے پیچھے کرسی پر ایک لمبی لمبی مونچھوں والا فوجی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھوں پر موجود سٹار بتا رہے تھے کہ وہ کیپٹن ہے۔ ٹامور کے پیچھے جوڈتھ بھی اندر آ گئی۔

"کون ہو تم"۔۔۔ کیپٹن نے ان دونوں کو اندر آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے وہ دونوں فوجی بھی ان کے پیچھے ہی اندر آ گئے۔ ان کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"شوٹ"۔۔۔ ٹامور نے یکلخت چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے جوڈتھ جواب سائیڈ پر ہو گئی تھی نے ہاتھ جیب سے نکالا اور پھر ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں فوجی چیختے ہوئے وہیں دروازے میں گر گئے۔ اسی لمحے ٹامور نے چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں وہ کیپٹن کے قریب جا کھڑا ہوا۔ کیپٹن ایک جھٹکے

سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹامور کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کیپٹن کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر گرا۔ ٹامور نے اچھل کر لات چلائی اور اس نے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے کیپٹن کی کنپٹی پر ٹھیک اس جگہ پر ماری جہاں پہلے اس نے مکہ مارا تھا۔ اور کیپٹن کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔

ٹامور نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی یونیفارم اتاری۔ اور پھر اپنی پہلے سے پہنی ہوئی یونیفارم اتار کر اس نے کیپٹن والی یونیفارم پہن لی۔ اب وہ کیپٹن کی یونیفارم پہن چکا تھا۔ پھر اس نے اپنی اتاری ہوئی یونیفارم میں سے سامان نکال کر نئی یونیفارم کی جیبوں میں بھر لیا۔ جوڈتھ دروازے میں کھڑی باہر چیکنگ کر رہی تھی ٹامور نے زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے کیپٹن کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور اس کے چہرے پر پے در پے زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹامور نے سائیلنسر لگا ریوالور اس کی کنپٹی سے لگا دیا۔

"اپنا نام بتاؤ"۔۔۔ ٹامور نے مقامی لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

"کپ۔۔۔ کپ۔۔۔ کیپٹن سرور"۔۔۔ کیپٹن نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹامور نے ریوالور

کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے کیپٹن مسرور کی کھوپڑی کئی جگہوں سے ٹوٹ کر دوسری طرف بکھر گئی۔ اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

ٹامور نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر میز کی دراز کھولی تو اس کے اندر ایک سرخ رنگ کی جلد والی ڈائری موجود تھی۔ اس نے ڈائری باہر نکالی اور اُسے کھول کر دیکھنے لگا۔ جلد ہی اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔ وہ کچھ دیر تک غور سے اس صفحے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے دوبارہ اُسے میز کی دراز میں ڈالا اور دراز بند کر دی۔ اس کے بعد اس نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے یہ نمبر اس نے ڈائری میں سے ہی دیکھے تھے۔

"یس ــــ سپیشل سٹور"ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"انچارج سے بات کراؤ۔ کیپٹن مسرور ــــ سیکنڈ چیکنگ پوسٹ سے بول رہا ہوں"ــــ ٹامور نے کیپٹن مسرور کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن"ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"یس۔ کیپٹن عارف بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیپٹن مسرور۔ اس وقت کیسے فون کیا ہے"ــــ بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیپٹن عارف۔ کیا سپیشل سٹور سے کوئی فارمولا چرایا گیا ہے"ــــ ٹامور نے تیز لہجے میں کہا۔

"فارمولا چرایا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نیند میں ہو"ــــ دوسری طرف سے اس بار غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"کیپٹن عارف ــــ سیکنڈ چوکی پر پہاڑوں میں چھپے ہوئے ایک غیر ملکی کو لایا گیا ہے۔ اس کے پاس ایک فائل ہے جس پر ایکس الیف ٹی الفاظ درج ہیں اور فائل کے اندر بہت سے صفحات ہیں۔ جن پر کوئی سائنسی اصطلاحات درج ہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق اس نے یہ فارمولا سپیشل سٹور سے چرایا ہے"ــــ ٹامور نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو کیپٹن۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہاں تو سب او۔کے ہے۔ اور تم جانتے تو ہو کہ یہاں کوئی غیر متعلق آدمی کسی طرح بھی داخل نہیں ہو سکتا"ــــ کیپٹن عارف نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن عارف۔ یہ مسئلہ بے حد گھمبیر ہے۔ اور میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ اعلیٰ حکام تک اس فائل کو پہنچانے سے پہلے تم خود اسے چیک کر لو۔ اگر تم نہیں چیک کرنا چاہتے تو تمہاری مرضی۔ میں اعلیٰ حکام کو اطلاع کر دیتا ہوں"ــــ ٹامور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ــــ وہ فائل اور غیر ملکی کہاں ہے"ــــ کیپٹن عارف اس بار بُری طرح گھبرا گیا تھا۔

"یہاں سیکنڈ چیک پوسٹ پر" ـــــ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہیں آرہا ہوں" ـــــ کیپٹن عارف نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح بات نہیں بنے گی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ فارمولا سپیشل سٹور سے متعلق ہی نہ ہو۔ سائنسی اصطلاحات کا تو تمہیں بھی علم نہ ہو گا۔ تمہارے پاس سپیشل کمپیوٹر موجود ہے۔ اس کے ذریعے آسانی سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ یہ فائل لے کر تمہارے پاس آجاتا ہوں۔ تم اس فائل کو سپیشل کمپیوٹر میں چیک کر لو۔ سپیشل کمپیوٹر خود ہی اس کی اصلیت بتا دے گا۔ اس طرح صورت حال واضح ہو جائے گی" ٹامور نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ تمہارے ساتھ کون آئے گا۔ تاکہ میں سیکورٹی کمپیوٹر کو نام دے دوں۔ اور وہ غیر ملکی کس حال میں ہے" ـــــ کیپٹن عارف چونکہ بری طرح گھبرایا ہوا تھا اس لئے وہ آسانی سے ٹامور کی بات مان گیا تھا۔

"اسے طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دیا گیا ہے اور اس کے ہاتھ پیر بھی باندھ دیئے گئے ہیں اور وہ یہاں جوانوں کی نگرانی میں ہے۔ اس کی طرف سے بے فکر رہو۔ اور سنو اس فائل کے بارے میں جو کچھ بھی کرنا ہے ہمیں فوری کر لینا چاہیئے اور سنو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارا کورٹ مارشل ہو جائے۔

میں پوری طرح تم سے تعاون کرنے پر تیار ہوں۔ جس طرح بھی تم کہو۔ لیکن جو کچھ بھی فیصلہ ہو اسے جلد از جلد ہو جانا چاہیئے۔ میں اپنے ساتھ سارجنٹ توفیق کو لے آرہا ہوں۔ وہ میرا خاص قابلِ اعتماد آدمی ہے" ـــــ ٹامور نے اس کی ذہنی کیفیت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کیپٹن مسرور۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گا۔ تم فائل لے کر فوراً گیٹ نمبر ٹو پر آجاؤ۔ سیکورٹی کمپیوٹر کو اپنا اور اپنے ساتھی کا نام بتا دینا وہ تمہیں کلیئر کر دے گا۔ اور سیکورٹی کمپیوٹر سے کراسنگ کے بعد میں تمہارا منتظر ہوں گا" ـــــ کیپٹن عارف نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں آرہا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ اگر واقعی یہ فائل سپیشل سٹور سے چرائی گئی ہے تب بھی میں ہر ممکن تعاون کروں گا" ـــــ ٹامور نے کہا۔

"تھینک یو کیپٹن۔ جلد آجاؤ۔ واقعی اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہیئے" دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور ٹامور نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آدھا جوڑ تھ۔ سپیشل سٹور میں داخلہ ہی سب سے بڑا مسئلہ تھا۔ وہ حل ہو گیا ہے" ـــــ ٹامور نے کہا اور کیبن سے باہر نکل کر وہ دوڑتا ہوا دوبارہ اس جیپ کی طرف بڑھا جس کے ذریعے وہ فرسٹ پوسٹ سے آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ تیزی سے بائیں طرف کو جاتی ہوئی پختہ سڑک پر بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد

اس نے جیپ کو بائیں طرف جانے والی ایک اور چھوٹی سڑک پر ڈال دیا۔ اونچی نیچی چٹانوں کے درمیان مسلسل سفر کرتے ہوئے جیپ آخر ایک ایسی جگہ پہنچ گئی جہاں سڑک کا اختتام ایک بلند و بالا اور سیدھی چٹان پر ہو جاتا تھا۔ ٹائمور نے جیپ روکی اور پھر اچھل کر نیچے اتر آیا۔ جوڈتھ نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور پھر ٹائمور آگے بڑھا اور اس نے چٹان کے درمیان ایک ابھرے ہوئے پتھر پر ہاتھ رکھ کر اُسے زور سے دبایا۔

"کلیرنس کوڈ پلیز" ـــــ ٹائمور کے ہاتھ ہٹاتے ہی پتھر میں سے ایک مشینی آواز نکلی۔

"کیپٹن مسرور اور سارجنٹ توفیق" ـــــ ٹائمور نے جواب دیا۔

"او۔ کے" ـــــ چند لمحوں بعد وہی مشینی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ چٹان درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں پر ہٹتی چلی گئی۔ اب سڑک اندر جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ یہ ایک طویل سرنگ تھی۔ جس کی دوسری طرف سے الیکٹرک روشنی نظر آ رہی تھی۔ وہ دونوں تیزی سے دوبارہ جیپ پر بیٹھے اور جیپ اس کھلے حصے کو کراس کرتی ہوئی اس سرنگ میں دوڑتی چلی گئی۔ سرنگ کراس کر کے وہ جیسے ہی کھلے حصے میں پہنچے وہاں سائیڈ پر ایک جیپ پہلے سے موجود تھی۔ جس میں ایک نوجوان فوجی موجود تھا۔

"میرے پیچھے آ جائیے" ـــــ اس فوجی نے ٹائمور سے مخاطب ہو کر کہا اور اپنی جیپ آگے بڑھا دی۔ ٹائمور نے سر ہلاتے ہوئے اس

کی جیپ کے پیچھے جیپ ڈال دی۔ یہ تمام حصہ بند تھا۔ وہاں الیکٹرک روشنی کا انتظام تھا۔ سڑک مسلسل گہرائی میں اترتی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور چٹان نما دیوار پر جا کر ختم ہو گئی۔ آگے والی جیپ رکتے ہی ٹائمور نے بھی اپنی جیپ روک دی۔ آگے والی جیپ پر موجود فوجی نیچے اترا اور اس نے چٹان کی سائیڈ پر زور سے پیر مارا تو چٹان کی ایک سائیڈ میں باقاعدہ دروازہ سا کھل گیا۔

"جائیے جناب۔ کیپٹن عارف آپ کے منتظر ہیں" ـــــ فوجی نے دروازہ کھلتے ہی ایک طرف ہٹتے ہوئے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ اور ٹائمور اور جوڈتھ سر ہلاتے ہوئے تیزی سے چٹان نما دیوار میں نمودار ہونے والے دروازے کو کراس کر کے دوسری طرف آ گئے۔ یہاں ایک چھوٹی سی بند ڈبے نما عمارت تھی۔ جس میں ایک دروازہ تھا۔ اس کے باہر ایک لمبا تڑنگا فوجی کھڑا تھا۔ اس کے کاندھوں پر کیپٹن کے سٹار تھے۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کے قریب پہنچ گئے۔

"کیپٹن عارف" ـــــ دروازے کے پاس کھڑے کیپٹن نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن مسرور اور یہ سارجنٹ توفیق ہیں" ـــــ ٹائمور نے مصافحہ کرتے ہوئے اپنا اور جوڈتھ کا تعارف کرایا۔ جوڈتھ نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔ چونکہ کیپٹن عارف نے اُسے نہ پہچانا تھا۔ اس لئے ٹائمور کے ذہن سے یہ آخری خلش بھی دور ہو گئی تھی۔

"آؤ۔ میں تم لوگوں کو اس خفیہ راستے سے اس لئے لے آیا

کہ کم سے کم افراد کو تمہاری یہاں آمد کا علم ہو سکے" ـــــ کیپٹن عارف نے کہا۔ اور مڑ کر دروازے میں داخل ہو گیا۔ ٹامور اور اس کے پیچھے جوڈتھ بھی اس دروازے میں داخل ہوئے۔ اندر ایک چھوٹی سی راہداری بنی ہوئی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے اس راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ وہ تینوں ہی فوجی انداز میں چل رہے تھے ایک لوہے کے دروازے کے سامنے جا کر کیپٹن عارف رک گیا۔ دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ اور اس پر سرخ رنگ سے سپیشل کمپیوٹر روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ کیپٹن عارف نے دروازہ دھکیل کر کھولا اور انہیں اندر آنے کا کہہ کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک وسیع کمرہ تھا۔ جس کی سامنے والی دیوار پر ایک کمپیوٹر نصب تھا۔

"کہاں ہے وہ فائل۔ مجھے دو۔ میں اسے ابھی چیک کرتا ہوں"

ویسے تمہارے آنے سے پہلے میں نے اسے چیک کیا ہے۔ سپیشل کمپیوٹر کے مطابق سپیشل سٹور سے کوئی فائل غائب نہیں ہوا" ـــــ کیپٹن عارف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر بھی چیکنگ ضروری ہے" ـــــ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔

"کیا ـــ کیا" ـــــ کیپٹن عارف نے ریوالور دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا ہی تھا کہ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی اس کے سینے میں داخل ہو گئی اور کیپٹن عارف چیختا ہوا پشت کے بل نیچے

گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ گولی چونکہ سیدھی دل میں اتری تھی۔ اس لئے اُسے زیادہ دیر تک تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔

"تم دروازے کے پاس چیک کرو۔ میں فائل حاصل کرتا ہوں" ٹامور نے ریوالور جیب میں ڈالتے ہوئے جوڈتھ سے کہا اور جوڈتھ ریوالور لئے تیزی سے کھلے دروازے کی طرف لپک گئی۔ ٹامور نے کمپیوٹر کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اس طرح کمپیوٹر کو آپریٹ کر رہا تھا جیسے وہ اس لائن میں مہارت تامہ رکھتا ہو۔ تقریباً پانچ منٹ تک وہ مسلسل کمپیوٹر پر کام کرتا رہا پھر جیسے ہی اس نے ہاتھ ہٹایا کمپیوٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز مسلسل سنائی دینے لگی۔ اور چند لمحوں بعد کمپیوٹر کے نچلے حصے میں کھٹاک کی آواز سے ایک خانہ کھلا اور دوسرے لمحے ایک مائیکرو فلم رول خانے کے نچلے حصے میں گرنے کی آواز سنائی دی۔ ٹامور نے بجلی کی سی تیزی سے خانہ کھولا اور مائیکرو فلم رول اٹھا کر اس نے ایک نظر اس پر لکھے ہوئے الفاظ دیکھے اور پھر اُسے جیب میں ڈال کر اس نے تیزی سے کمپیوٹر پر دوبارہ کام شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک کام کرنے کے بعد اس نے کمپیوٹر کو آف کر دیا۔

"آؤ جوڈتھ اب نکل چلیں۔ میں نے کمپیوٹر کی مین میموری واش کر دی ہے۔ اب کسی کو آسانی سے معلوم نہ ہو سکے گا کہ کون سا فائل غائب ہے" ـــــ ٹامور نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر کمرے سے نکل کر وہ دونوں راہداری میں چلتے

ہوئے اس دروازے تک پہنچ گئے۔ جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ دونوں دروازے کی دوسری طرف نکلے ہی تھے کہ ان کے عقب میں کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا۔ شاید سیکورٹی کمپیوٹر کو پہلے ہی اس قسم کی ہدایات دی گئی تھیں۔ کہ جیسے ہی ان دونوں کی واپسی ہو۔ ان کے عقب میں راستے بند کر دیئے جائیں۔ سامنے چٹان نما دیوار کا کھلا ہوا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں جیسے ہی اسے کراس کر کے دوسری طرف پہنچے۔ یہ دروازہ بھی ان کے عقب میں بند ہو گیا۔ وہ فوجی جوان سائیڈ پر موجود تھا۔

" آیئے جناب" ۔۔۔ اس نے ان دونوں کو واپس آتے دیکھ کر اپنی جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹامور اور جوڈتھ سر ہلاتے ہوئے اپنی جیپ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئیں اس سرنگ کی طرف بڑھتی چلی گئیں جہاں سے ٹامور اور جوڈتھ اندر داخل ہوئے تھے۔ لیکن اب سرنگ کا دہانہ بند نظر آ رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی اس فوجی کی جیپ اس دہانے تک پہنچی اس نے جیپ روکی اور نیچے اتر کر وہ تیزی سے سرنگ کے بند دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دہانے کی سائیڈ پر نیچے ابھرے ہوئے ایک پتھر پر مخصوص انداز میں مختلف وقفوں سے بوٹ کی ٹو ماری تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دہانہ کھل گیا۔

" جایئے جناب۔ وہاں دوبارہ کلیرنس کوڈ دوہرانے سے راستہ کھل جائے گا" ۔۔۔ فوجی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مؤدبانہ

انداز میں کہا۔

" شکریہ" ۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی اس فوجی کی ٹھیک پیشانی میں گولی گھس گئی۔ وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ ٹامور نے ریوالور دوبارہ جیب میں ڈالا اور جیپ کو اس سرنگ کے اندر ڈال دیا۔ سرنگ کے اختتام پر پہلے کی طرح چٹانی دیوار تھی۔ جس کے درمیان ایک ابھرا ہوا پتھر نظر آ رہا تھا۔ ٹامور نے جیپ روکی اور نیچے اتر کر اس نے پہلے کی طرح اس پتھر کو دبایا۔

" کلیرنس کوڈ پلیز" ۔۔۔ وہی مشینی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" کیپٹن مسرور اور سارجنٹ توفیق" ۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے" ۔۔۔ چند لمحوں بعد وہی مشینی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چٹان درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہٹتی چلی گئی۔ ٹامور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے جیپ کو آگے بڑھا دیا۔ جیسے ہی جیپ اس چٹان کے کھلے حصے کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچی۔ چٹان خود بخود ان کے عقب میں برابر ہو گئی۔ ٹامور اور جوڈتھ دونوں نے اطمینان کے طویل سانس لئے۔ ان دونوں کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی۔ انہوں نے اپنی حیرت انگیز صلاحیتوں سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا تھا۔ جیپ واپس دوڑتی ہوئی تھوڑی دیر بعد سیکنڈ چیک پوسٹ پر پہنچ گئی۔

لیکن وہاں خاموشی طاری تھی۔ ٹامور نے ایک نظر کیبن کی طرف دیکھا۔ اور پھر جیپ کو آگے بڑھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں بھی صرف لاشیں ہی موجود تھیں۔

"اب ان یونیفارمز اور جیپ سے چھٹکارا حاصل کر لیں"۔۔۔۔ ٹامور نے دوسری جیپ کے ساتھ جا کر جیپ روکتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیپ سے اتر کر انہوں نے یونیفارمز اتارنی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنے اصل لباس میں تھے۔ ٹامور نے یونیفارم اتارنے سے پہلے اس کی جیب سے وہ مائیکرو فلم رول نکال کر پہلے ہی جیپ کی عقبی سیٹ پر رکھ دیا تھا۔ یونیفارم اتار کر اس نے سائیڈ سیٹ پر پھینکی اور پھر پچھلی سیٹ پر پڑا ہوا رول اٹھا کر اس نے بڑی احتیاط سے اپنی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ پھر دوسرا سامان بھی اس نے سائیڈ کی جیبوں میں منتقل کر دیا۔ جوڈتھ بھی اس دوران اپنی یونیفارم اتار چکی تھی۔

"کیا یہ ماسک بھی اتار لیں"۔۔۔۔ جوڈتھ نے پوچھا۔

"یہ کار میں جا کر اتاریں گے۔ چلو اب جلدی کرو۔ رات کی وجہ سے ادھر کوئی نہیں آیا۔ اب کہیں کوئی آ نہ جائے"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے پہلے کیبن کی عقبی سائیڈ پر گئے اور پھر اونچی نیچی چٹانوں میں سے ہوتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے۔ جہاں ان کی کار موجود تھی لیکن اس بار ان کی رفتار خاصی تیز تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ فلم صبح آرمینیا کے سفارت خانے پہنچا

کر ہم فارغ۔ مشن مکمل۔ اس کے بعد اطمینان سے یہاں کی سیر کریں گے۔ اور پھر واپس اپنے ملک"۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ مشن تو انتہائی آسانی سے مکمل ہو گیا ہے۔ حالانکہ ہیڈ کوارٹر اسے بے حد مشکل مشن قرار دے رہا تھا"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"مشن تو واقعی بے حد مشکل تھا۔ لیکن تم نے جو رسالہ ڈاکٹر حسن تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے کام دکھایا ہے۔ باقی کام ہم نے کر ڈالا" ٹامور نے کہا۔ اور جوڈتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ کار تک پہنچ گئے۔ اور پھر کار انہیں لئے ہوئے واپس دارالحکومت کی طرف دوڑنا شروع ہو گئی۔ وہ دونوں انتہائی مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جیسے اپنی اس عظیم کامیابی کے نشے میں سرشار ہوں۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں کرسی پر بڑے مایوسی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور فیاض دونوں ہسپتال میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صدیقی نے اُسے ڈاکٹر جانسن کی آمد اور اس کی رپورٹ دے دی تھی۔ کہ ایک ماہ تک عمران کو ہوش نہیں آسکتا۔ بلیک زیرو نے ڈاکٹر جانسن کی بتائی ہوئی ریز ٹی۔ ایس کے بارے میں سر داور سے بھی بحیثیت ایکسٹو بات کی۔ لیکن سر داور نے بھی اس ریز کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا البتہ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ولیسٹرن کارمن کے سائنسدانوں سے اس بارے میں بات کریں گے۔ اور بلیک زیرو نے انہیں اپنا سپیشل نمبر دے دیا تھا۔ تاکہ وہ اس پر کال کر سکیں۔ اور ابھی چند لمحے پہلے ان کی کال آئی تھی۔ انہوں نے بھی ڈاکٹر جانسن کی بات کی تصدیق کر دی تھی۔ چنانچہ بلیک زیرو سر داور کی کال

ملنے کے بعد بے حد پریشان تھا۔ سر سلطان نے اُسے عمران کو بیہوشی کے پس منظر میں موجود مجرموں کو ٹریس کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن کوئی ایسی بات ہی سامنے نہ آرہی تھی جس سے کوئی کلیو ملتا۔ جولیا نے ازخود اُسے کال کر کے عمران کے متعلق پوچھا تھا۔ اُسے سلیمان سے پتہ چلا تھا۔ اور پھر ڈاکٹر صدیقی نے بھی اُسے بتا دیا کہ صفدر۔ تنویر۔ جولیا اور ٹائیگر چاروں ہسپتال آکر عمران کو دیکھ گئے ہیں۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے انہیں ان لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے کہہ دیا تھا۔ لیکن ان کی طرف سے بھی کوئی خاص اطلاع نہ آئی تھی۔ اور بظاہر کوئی کیس بھی نہ تھا۔ اس کے باوجود عمران اور فیاض دونوں کا کسی انتہائی جدید ریز کا شکار ہو کر طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو جانا انتہائی پر اسراری بات تھی۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ عمران فیاض کے ساتھ بھی کسی کیس میں مصروف نہ تھا۔ کیونکہ فیاض کی بیماری کی اطلاع فیاض کی بیوی نے عمران کو دی تھی۔ اور عمران ہسپتال جاتے ہوئے ان جدید ریز کا شکار ہوا تھا۔ اس کی کار سڑک کے کنارے کھڑی تھی اور بالکل صحیح سلامت تھی۔ فیاض کے دفتر سے بھی کوئی ایسی اطلاع نہ ملی تھی۔ کہ وہ کسی خاص کیس پر کام کر رہا ہو۔ ہر طرف حالات پُرسکون تھے۔ اس کے باوجود بلیک زیرو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ کوئی اہم کیس شروع ہو چکا ہے۔ جس کا تعلق لازماً عمران اور فیاض سے ہی ہے۔ اور ان دونوں کو طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دینے کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہیں اس کیس میں کام کرنے

سے روک دیا جائے۔

بلیک زیرو انہی خیالات میں غلطاں و پیچاں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو نے چونک کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ میں نے ٹی۔ ایس ریز کا توڑ معلوم کر لیا ہے جناب۔ لیکن آپ کی اجازت کے بغیر عمران اور فیاض پر اسے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے فون کیا ہے۔ آپ ڈاکٹر صدیقی کو ہدایت دے دیں کہ وہ مجھے اجازت دے دے کہ میں عمران صاحب اور فیاض کو ٹھیک کر دوں" ـــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو ٹی۔ ایس ریز کے توڑ کا سن کر گویا بُری طرح چونک پڑا تھا۔ لیکن اس نے فوراً اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"کیا توڑ ہے۔ اور کیسے دریافت کیا ہے تم نے" ـــــ بلیک زیرو نے اُسی طرح سرد اور غیر جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اندر سے اس کا دل بُری طرح اچھل رہا تھا۔

"سر۔ میں ڈاکٹر جانسن سے خود ملا تھا۔ اور پھر میں نے ان سے ان ریز کے بارے میں تفصیلات چاہیں تو وہ ذاتی طور پر تو کچھ نہ بتا سکے۔ البتہ انہوں نے اس سلسلے میں ویسٹرن کارمن کے ایک سائنسدان کا ریفرنس دیا جنہوں نے یہ ریز ایجاد کی تھیں۔ میں نے اس ریفرنس کے مطابق اس سائنسدان پروفیسر ہارگ سے بات

کی۔ اتفاق سے پروفیسر ہارگ ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے ہیں۔ اور میں ان کا شاگرد رہا ہوں۔ جب میں نے انہیں اپنا تفصیلی تعارف کرایا تو انہیں یاد آ گیا۔ اور انہوں نے مجھے ان ریز کی سائنسی ماہیت سے تفصیل سے آگاہ کیا۔ میں نے ان سے ڈسکس کیا۔ لیکن ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ کہ جب یہ ریز انسانی ذہن پر فائر کی جائیں۔ تو ان کا فوری توڑ کیا ہو سکتا ہے انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اس پر ریسرچ جاری ہے۔ بہرحال ان سے معلومات ملنے کے بعد میں نے ایکریمیا ایک اور اپنے استاد سائنسدان سے بات کی اور ان سے طویل ڈسکشن کے بعد ایک فوری توڑ سامنے آ ہی گیا۔ یہ انتہائی آسان توڑ ہے۔ عمران صاحب اور فیاض کے جسم میں ایک ایسی مخصوص دوا انجکٹ کرنی پڑے گی جو دماغ کی طرف خون کے بہاؤ میں تیز لہریں پیدا کر دیتی ہے تیز اور مسلسل لہریں۔ اس طرح ذہنی مدافعاتی نظام تیزی سے کام کرنے لگے گا۔ اور ان ریز نے دماغ کے حصوں کو جس طرح بے حس کر دیا تھا وہ بے حسی بھی دور ہو جائے گی اور جو کام ایک ماہ میں مکمل ہونا ہے وہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں مکمل ہو جائے گا۔ اور عمران صاحب اور فیاض دونوں ہوش میں آ جائیں گے" ـــــ ٹائیگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے یہ چیک کر لیا ہے کہ اس دوا کے سائیڈ اثرات کہیں ان کے ذہنوں کی کارکردگی کو متاثر نہ کر دیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"جناب۔ میں نے پہلے ہی اس سلسلے میں ایک فارن میڈیسن سپیشلسٹ

سے بات کر لی ہے۔ مجھے خود بھی خدشہ تھا۔ لیکن انہوں نے یقین دلایا ہے
کہ کوئی غلط اثر نہیں پڑے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"او۔ کے۔ چونکہ عمران تم پر مکمل اعتماد کرتا ہے۔ اس لئے میں بھی تم
پر اعتماد کر رہا ہوں۔ تم ہسپتال جا کر ڈاکٹر صدیقی سے مل لو۔ میں اسے
ہدایات دے دیتا ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر
اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
رسیور اٹھتے ہی ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔
"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"یس سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔
"ٹائیگر ایک دوا لے کر تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ وہ یہ دوا عمران
اور فیاض کو انجکٹ کرے گا۔ تم اس دوا کے بارے میں اس سے
مزید ڈسکس کر لینا۔ اور اگر تم مطمئن ہو جاؤ تو اسے یہ دوا عمران
اور فیاض کو انجکٹ کرنے دینا۔ اور جو بھی رزلٹ نکلے اس کی مجھے
فوراً رپورٹ دینا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرو نے
رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔
بیک وقت امید افزا بھی اور مایوس کن بھی۔ کبھی وہ سوچتا کہ کہیں
اس کا غلط اثر نہ ہو جائے۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے عمران سے ہاتھ
دھو بیٹھیں۔ لیکن پھر اسے خیال آجاتا کہ آخر ٹائیگر عمران کا ہی شاگرد

ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ دوا کے نتائج صحیح نکلیں۔ لیکن چونکہ اس
کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اس لئے اس نے اجازت دے
دی تھی۔ لیکن پھر ایک گھنٹہ گزارنا اس کے لئے قیامت بن گیا۔
وہ خود فون نہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا اور ڈاکٹر
صدیقی کی طرف سے کال نہ آئی تو اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اس
نے اپنے اصول کے خلاف خود کال کرنے کے لئے رسیور کی طرف
ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور بلیک زیرو نے
جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو
کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا۔
"سلطان بول رہا ہوں طاہر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر
سلطان کی آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو کے حلق سے بے اختیار
ایک طویل سانس نکل گیا۔ لیکن اس نے لاشعوری طور پر مائیک پر اپنا
ہاتھ رکھ دیا تھا۔ تاکہ طویل سانس کی آواز سر سلطان کے کانوں
تک نہ پہنچ جائے۔
"یس سر"۔۔۔۔ طاہر نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔
"طاہر۔ عمران کو جن لوگوں نے بے ہوش کیا ہے۔ ان کے متعلق کچھ پتہ
چلا"۔۔۔۔ سر سلطان نے پوچھا۔
"نہیں جناب۔ اب تک تو کوئی کلیو نہیں مل رہا"۔۔۔۔ بلیک زیرو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اچھا سنو۔ ابھی ابھی صدر مملکت نے کال کی ہے کہ گذشتہ رات

اباسہ پہاڑیوں میں ایک انتہائی خفیہ فوجی دفاعی لیبارٹری میں ایک
حیرت انگیز واردات ہوئی ہے۔ وہاں کی دونوں چیکنگ پوسٹ کا
فوجی عملہ صبح کو مردہ پایا گیا ہے اور اس لیبارٹری کے سپیشل سٹور
کے عقبی بند حصے میں سپیشل سٹور کا انچارج کیپٹن عارف بھی مردہ
پڑا پایا گیا ہے۔ اس سپیشل سٹور کے کمپیوٹرائزڈ زون کے اندر بھی
ایک فوجی کی لاش ملی ہے۔ حالانکہ اس سپیشل سٹور میں نہ کوئی
داخل ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اہم
اطلاع یہ بھی ہے کہ اس سپیشل سٹور سے پاکیشیا کی انتہائی خفیہ
ایجاد سپر میزائل کا فارمولا چرانے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ ملٹری
انٹیلی جنس نے اس سلسلہ میں جو تحقیقات کی ہیں۔ ان کے مطابق یہ
کام جن لوگوں نے بھی کیا ہے ان کا تعلق براہِ راست فوج سے نہیں
ہے۔ اور وہ دارالحکومت سے آئے تھے۔ اس لئے صدر مملکت نے
یہ کیس سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے حوالے کرنا تھا۔ کیونکہ یہ کیس
انہی کے محکمے کا تھا۔ لیکن سر رحمان ایک اہم سرکاری دورے کی
وجہ سے ملک سے باہر ہیں۔ اور فوری طور پر واپس نہیں آرہے۔
اور سپرنٹنڈنٹ فیاض ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے۔ کیس اس
قدر اہم ہے کہ اُسے سنٹرل انٹیلی جنس کے کسی انسپکٹر کی ذمہ داری
نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لئے انہوں نے درخواست کی ہے کہ کیس کی
فوری نوعیت اور اہمیت کے پیشِ نظر اگر ایکسٹو اس کیس پر کام
کرے تو بہتر ہوگا۔ عمران تو ہسپتال میں ہے۔ اس لئے میں نے
خود ہی صدر مملکت کو تمہاری طرف سے کہہ دیا ہے کہ ایکسٹو اس

کیس پر کام کرنے کے لئے رضامند ہے۔ چنانچہ اس کیس کی فائل میرے
پاس بھجوا دی گئی ہے۔ وہ میں کیس بھجوا رہا ہوں۔ اب تم نے خود اسے
حل کرنا ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن آپ نے فرمایا ہے کہ فارمولا چوری کرنے کی
کوشش کی گئی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اس قدر قتل و غارت
اور سپیشل سٹور میں مجرموں کے پہنچ جانے کے باوجود فارمولا چوری
ہونے سے کیسے بچ گیا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں بھی سوال ابھرا تھا۔ لیکن فائل میں اس سلسلے
میں کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔ تم اس سلسلے میں ملٹری انٹیلی جنس
کے نئے سربراہ کرنل اسد سے خود بات کر لو۔ وہ تمہیں تفصیل بتا
دے گا۔ لیکن اب یہ کام تم نے فوری طور پر کرنا ہے۔ کیونکہ صدر
مملکت کو بھی یہ اطلاع مل چکی ہے۔ کہ عمران اور فیاض دونوں ہسپتال
میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اور صدر مملکت کو بھی شک ہے کہ
عمران ہی اصل ایکسٹو ہے۔ اب اگر عمران کی بے ہوشی کی وجہ سے
سیکرٹ سروس کی کارکردگی اسی معیار پر سامنے نہ آئی تو پھر
ان کا یہ شک یقین میں بھی بدل سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے عمران اسے
پسند نہیں کرے گا۔ کہ کسی سیاسی آدمی کو اس بات کا علم ہو
جائے کہ اصل ایکسٹو کون ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے۔ اب تک ہوش میں بھی آچکے ہوں۔

میں اسی رپورٹ کی انتظار میں تھا کہ آپ کی کال آ گئی" ____ بلیک زیرو نے کہا۔

" کیا ___ کیا کہہ رہے ہو۔ عمران ہوش میں آ چکا ہے۔ کیسے۔ مجھے تو ڈاکٹر صدیقی نے بتایا تھا کہ کسی غیر ملکی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ایک ماہ سے پہلے وہ کسی طرح بھی ہوش میں نہیں آ سکتا" ____ سر سلطان نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ حالانکہ وہ انتہائی باوقار انداز میں بات کرنے کے عادی تھے۔ لیکن یہ خبر ہی ایسی تھی۔ کہ وہ وقار وغیرہ سب بھول کر بے اختیار چیخ پڑے تھے اور بلیک زیرو نے جواب میں ٹائیگر کی کال آنے اور اس سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" اوہ اوہ۔ ٹائیگر بے حد سمجھدار ہے۔ خدا کرے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ فوراً معلوم کرو۔ اور پھر مجھے بھی بتاؤ کہ کیا رزلٹ رہا۔ میں فون بند کر رہا ہوں" ____ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو نے ہاتھ کریڈل پر رکھا تاکہ ٹون آنے پر ہسپتال فون کر سکے لیکن جیسے ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھا گھنٹی بج اٹھی۔

" ایکسٹو" ____ بلیک زیرو نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں جناب۔ عمران صاحب اور فیاض دونوں ہوش میں آ گئے ہیں جناب۔ اور ہم نے ان کے ہوش میں آنے کے بعد ان کے تمام چیکنگ ٹیسٹ بھی لئے ہیں۔ وہ

سب او۔ کے ہیں۔ میں تو جناب کافی دیر سے ٹرائی کر رہا تھا لیکن آپ کا فون انگیج مل رہا تھا جناب" ____ ڈاکٹر صدیقی کے لہجے میں بے پناہ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

" ٹھیک ہے۔ عمران جب ہر لحاظ سے او۔ کے ہو جائے تو اُسے کہہ دو کہ مجھ سے بات کرے" ____ بلیک زیرو شدید ترین جدوجہد کرنے کے بعد ہی اپنے لہجے کو غیر جذباتی سپاٹ اور سرد رکھنے میں کامیاب ہوا۔ جب کہ اندر سے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بھی سر سلطان کی طرح مسرت کی شدت سے چیخ پڑے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ___ پی۔ اے۔ ٹو۔ سیکرٹری خارجہ" ____ دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو۔ سر سلطان سے بات کراؤ" ____ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر" ____ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ____ سلطان بول رہا ہوں" ____ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو" ____ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" اوہ یس۔ میں نے لائن سیکور کر دی ہے۔ کیا رہا عمران کا" ____ دوسری طرف سے سر سلطان کی انتہائی اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

" مبارک باد جناب۔ ٹائیگر کا نسخہ سو فیصد کامیاب رہا ہے۔

عمران صاحب اور فیاض دونوں ہوش میں آ گئے ہیں اور ڈاکٹر صدیقی نے بتایا ہے کہ ان کے دوبارہ ٹیسٹ بھی لئے گئے ہیں۔ وہ دونوں ہر لحاظ سے او۔کے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں اور انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ یہ تو تم نے واقعی بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ تو پھر اب جب کہ فیاض ہوش میں آ گیا ہے۔ اب یہ کیس اس کے محکمے کو نہ بھجوا دیا جائے"۔۔۔ سر سلطان نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سر عمران صاحب سے بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ہو سکتا ہے۔ وہ اس کیس پر کام کرنا پسند کریں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فائل بھجوا دیتا ہوں۔ عمران سے کہنا کہ وہ مجھے ضرور مل لے۔ ویسے خدا کا شکر ہے کہ عمران کی والدہ اور ہمشیرہ کو عمران کی بے ہوشی کی میں نے اطلاع نہ دی تھی۔ اور اب اس غیر ملکی ڈاکٹر کی بات سن کر میں سوچ ہی رہا تھا کہ اطلاع کر دوں۔ بہرحال اچھا ہوا ورنہ ان لوگوں کو خواہ مخواہ تکلیف اٹھانی پڑتی"۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"مگر سر آپ کو تو اطلاع عمران صاحب کی والدہ کے نوکر نے ہی دی تھی۔ اس نے بتایا نہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے اُسے اسی وقت منع کر دیا تھا۔ میں نے تو سر رحمان کو بھی اطلاع نہ دی تھی۔ بہرحال اب اس کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

خدا حافظ"۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اُسے اب عمران اور فائل دونوں کا انتظار تھا۔ اچانک اُسے خیال آ گیا کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے نئے سربراہ کرنل اسد سے تو بات کر لے۔ تاکہ عمران کے آنے سے پہلے اس سلسلے میں ضروری انکوائری مکمل ہو سکے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ ایکسٹو سپیکنگ۔ کرنل اسد سے بات کراؤ"۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن فار ون سیکنڈ سر"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"یس۔۔ کرنل اسد بول رہا ہوں۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس" چند لمحوں بعد کرنل اسد کی باوقار آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔ اباسہ پہاڑیوں میں ہونے والے کیس کے سلسلے میں آپ نے کیا انکوائری کی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ ویسے مجھے خوشی ہے سر۔ کہ یہ کیس آپ کو ریفر کیا گیا ہے۔ اب یہ پُراسرار مجرم ضرور سامنے آ جائیں گے"۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل اسد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل اسد۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے نئے سربراہ مقرر ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ یہ بات نوٹ کر لیں کہ سیکرٹ سروس کو کیس

ریفر نہیں کیا جاتا بلکہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ سیکرٹ سروس کسی
کیس کو لے لے۔ یہ میری مرضی ہے کہ میں کسی کیس کو قبول کروں۔ یا
نہیں۔ اس کیس میں بھی صدر مملکت نے درخواست کی ہے اور میں
نے ان کی درخواست ملک کے بہتر مفاد کے لئے قبول کر لی ہے"۔
بلیک زیرو کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

" اوہ اچھا سر۔ ٹھیک ہے سر۔ مجھے تقرری کے وقت آپ کے
متعلق خصوصی طور پر بتایا گیا تھا۔ آئندہ میں خیال رکھوں گا۔ سر اس
کیس کی تفصیلی فائل تیار کر کے میں نے صدر مملکت کو بھجوا دی تھی"۔۔۔
کرنل اسد کا لہجہ اس بار پہلے کی نسبت زیادہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" فائل ابھی میرے پاس نہیں پہنچی۔ صرف مجھے مختصر طور پر اس کیس
کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ تفصیلات تو میں فائل سے چیک کر لوں
گا۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ فارمولا چرا لیا گیا ہے یا نہیں"۔۔۔ بلیک
زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" سر خوش قسمتی سے وہ اہم ترین فارمولا بچ گیا ہے۔ سپیشل سٹور
میں انتہائی جدید ترین ڈبل انتظامات کئے گئے ہیں۔ ہر اہم فارمولے کی دو
فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک اصل ہوتی ہے اور دوسری
نقل۔ میرا مطلب ہے۔ جس میں وہ فارمولا نہیں ہوتا۔ دونوں کے نمبر
ایک ہی رکھے جاتے ہیں۔ یہ سٹور مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے اور ایک
سپیشل کمپیوٹر اس سلسلے میں کام کرتا ہے۔ جب اس کمپیوٹر کو کوئی فارمولا
دینے کے لئے مخصوص نمبر فیڈ کیا جاتا ہے۔ اور ایک انتہائی مخصوص
کوڈ فیڈ کیا جاتا ہے۔ تب کمپیوٹر اصل کاپی دیتا ہے۔ مجرموں کو اس

ڈبل سسٹم کا علم نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے فارمولے کا مخصوص نمبر کمپیوٹر کو
فیڈ کیا تو کمپیوٹر نے اس کی جعلی کاپی باہر نکال دی۔ اور مجرم اسے اصل
کاپی سمجھتے ہوئے لے اڑے۔ اس لئے اصل کاپی سٹور میں محفوظ رہ گئی
اور مجرموں کے ہاتھ نہ لگ سکی"۔۔۔ کرنل اسد نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن آپ نے یہ نتیجہ کیسے نکالا ہے کہ مجرم دارالحکومت
سے وہاں پہنچے تھے۔ مختصر طور پر بتا دیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" سر۔ دونوں چیک پوسٹس پر تعینات رات کی ڈیوٹی والے
سیکورٹی عملے کی لاشیں وہاں موجود ہیں۔ البتہ سیکنڈ چیک پوسٹ
کے کیپٹن مسرور کی یونیفارم فرسٹ چیک پوسٹ پر کھڑی جیپ میں پڑی
پائی گئی ہے۔ اور سپیشل سٹور کے سیکورٹی کمپیوٹر کی چیکنگ سے یہ بات
سامنے آئی ہے کہ وہاں سیکورٹی انچارج کیپٹن عارف نے دو آدمیوں
کے نام کلیرنس کوڈ کے طور پر کمپیوٹر کو فیڈ کئے تھے۔ ان میں سے ایک
نام کیپٹن مسرور کا تھا اور دوسرا نام سارجنٹ توفیق کا تھا۔ جب کہ
سارجنٹ توفیق نام کا کوئی آدمی ان دونوں پوسٹس پر تعینات نہ تھا۔
البتہ فرسٹ چیک پوسٹ پر ایک جوان کا نام توفیق تھا۔ اس کی
یونیفارم بھی اتار لی گئی تھی۔ اور وہ بھی جیپ پر پڑی پائی گئی ہے۔ اس
کے علاوہ ایک دوسرے جوان کی یونیفارم بھی اتار لی گئی۔ جو یونیفارم
سیکنڈ چیک پوسٹ کے کیبن میں پڑی پائی گئی۔ اس کا مطلب یہی
نکلتا ہے کہ پہلے ان دونوں نے دو جوانوں کی یونیفارم فرسٹ چیک
پوسٹ سے اتار کر پہنیں اور دوسری چیک پوسٹ پر پہنچے۔ وہاں انہوں

نے دوسرے جوان والی یونیفارم اتار کر کیپٹن مسرور کی یونیفارم پہن
لی۔ اس کے بعد انہوں نے شاید کیپٹن عارف کو سپیشل سٹور میں
فون کر کے کوئی ایسی بات کی کہ کیپٹن عارف نے خلافِ قانون
انہیں اندر بلا لیا۔ اور وہ وہاں سے فارمولے کی نقل کاپی لے کر
واپس چلے گئے۔ اور فرسٹ چیک پوسٹ پر انہوں نے جیپ روکی
اور یونیفارمز اتار کر جیپ میں ڈالیں اور پھر آگے بڑھ گئے۔ اس کے
بعد ہم نے بُو سونگھنے والے مخصوص کتے استعمال کئے اور یہ دونوں
یونیفارمز چونکہ مجرموں نے استعمال کی تھیں۔ اس لئے کتوں کو ان کی
مخصوص بُو سونگھائی گئی۔ تو کتے فرسٹ چیک پوسٹ سے کچھ فاصلے
پر ایک چٹان تک آ کر رک گئے۔ یہاں ایک بڑی کار کے پہیوں کے
نشانات بھی موجود تھے۔ اور وہاں موجود چند آثار ایسے بھی تھے جس
سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں کافی دیر تک کوئی کار رکی رہی ہے۔ ان
باتوں سے ہم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مجرموں کی تعداد دو تھی۔ وہ کسی
کار میں پہاڑیوں پر آئے۔ لیکن یقیناً انہوں نے کار کی اندرونی اور
بیرونی لائٹیں بند رکھی ہوں گی۔ اس لئے کسی چیکنگ پوسٹ سے
انہیں چیک نہیں کیا جا سکا۔ اور اسی وجہ سے یہ بات بھی سامنے
آئی ہے کہ یہ مجرم یا ان میں سے کوئی ایک پہلے بھی یہاں آیا تھا۔
ورنہ بغیر لائٹ کے وہ ان پہاڑیوں میں کسی صورت بھی کار ڈرائیو نہ
کر سکتے تھے۔ کار انہوں نے فرسٹ چیک پوسٹ سے دور روکی
اور اس کے بعد انہوں نے فرسٹ چیک پوسٹ کے عملے کو قتل کیا۔
وہاں سے وہ ملٹری جیپ اور یونیفارم میں دوسری چیک پوسٹ پر

پہنچے وہاں عملے کو قتل کیا۔ اور سٹور میں گئے۔ اور واپسی پر جیپ اور
یونیفارمز فرسٹ چیک پوسٹ پر چھوڑ کر اس کار میں بیٹھ کر پہاڑیوں
سے واپس چلے گئے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں مجرم
باہر کے لوگ تھے“ ــــــ کرنل اسد نے مختصر طور پر رپورٹ دیتے
ہوئے کہا۔

”کیا آپ نے اس پوائنٹ پر انکوائری کی ہے کہ اس واردات
سے پہلے کوئی باہر کا آدمی وہاں گیا تھا۔ جیسا آپ نے لائٹ آف
کر کے پہاڑیوں میں سفر کرنے کے بارے میں نتیجہ نکالا تھا“ ــــــ
بلیک زیرو نے پوچھا۔

”یس سر۔ میں نے اس پوائنٹ پر انکوائری کی ہے۔ تو پتہ چلا
ہے کہ ایک روز پہلے ایکریمیا کی ایک مشہور سائنس رپورٹر مادام
جولین لیبارٹری انچارج ڈاکٹر حسن سے انٹرویو کرنے آئی تھی۔ اور
انٹرویو کر کے واپس چلی گئی۔ لیکن انٹرویو کے دوران وہ مسلسل نگرانی
میں رہی۔ اور اُسے ہر جگہ باقاعدہ چیک کیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ جدید ترین
میک اپ واشر مشین سے دو جگہوں پر اس کا میک اپ بھی چیک
کیا گیا تھا۔ اس کے انٹرویو کا انتظام ایک مشہور مقامی صحافی
زبیری نے کیا تھا۔ زبیری نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے۔
کہ وہ مادام جولین ہی تھی اور انٹرویو کے بعد واپس چلی گئی ہے“
کرنل اسد نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ تھینک یو“ ــــــ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔ گو اس نے تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ یہ بات واقعی اس

کے ذہن میں کھٹک رہی تھی کہ کہیں وہ رپورٹر ہی مجرموں کی ساتھی نہ ہو۔ وہ چند لمحے بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ صدیقی بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ صدیقی کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"صدیقی۔ تمہارے مقامی صحافیوں کے ساتھ تعلقات ہیں۔ یہاں کوئی مشہور صحافی ہے۔ جس کا نام زبیری ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یس سر۔ پاکیشیا ٹائمز کا چیف رپورٹر ہے" ۔۔۔ صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زبیری نے دو روز پہلے ایک غیر ملکی سائنس رپورٹر مادام جولین کا ایک دفاعی سائنسدان ڈاکٹر حسن سے انٹرویو کا انتظام کیا تھا۔ تم زبیری سے مل کر اس مادام جولین کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرو اور بتایا یہ گیا ہے کہ وہ مادام جولین انٹرویو کے بعد واپس ایکریمیا چلی گئی ہے۔ تم نے اس بارے میں بھی انکوائری کرنی ہے کہ کیا واقعی وہ واپس چلی گئی ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں گئی تو اب کہاں ہے۔ پوری تفصیلات معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے صدیقی نے کہا اور بلیک زیرو

نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اپنے طور پر اس نے اس کیس کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کر لی تھیں تاکہ عمران یہ نہ کہے کہ اس نے کام ہی نہیں کیا۔ اب اسے فائل اور عمران کی آمد کا انتظار تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران ہسپتال سے فارغ ہوتے ہی سیدھا دانش منزل ہی آئے گا۔

ٹامور اور جوڈتھ دونوں اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر جیسے ہی کار سے اترے ۔برآمدے میں کھڑا نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

" باس ۔ہیڈکوارٹر سے کال آئی تھی ۔آپ چونکہ بتا کر نہ گئے تھے ۔ کہ آپ کہاں گئے ہوئے ہیں ۔اس لئے ہیڈکوارٹر نے کہا ہے کہ آپ جیسے ہی آئیں ہیڈکوارٹر کال کرلیں "___ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہیڈکوارٹر سے کال ۔ اوہ کیوں ۔ہم تو جانے سے پہلے ہیڈکوارٹر کو مکمل رپورٹ دے کر گئے تھے "___ ٹامور نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" ہوسکتا ہے ۔ہیڈکوارٹر کسی پوائنٹ کی مزید وضاحت چاہتا ہو "___ ساتھ کھڑی جوڈتھ نے کہا اور ٹامور نے سر ہلا دیا۔

اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت کی اندرونی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ایک کمرے میں پہنچ کر ٹامور نے ایک الماری میں رکھا ہوا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر ہیڈکوارٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہوگیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ الیسٹ ون کالنگ ہیڈکوارٹر اوور "___ ٹامور نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

" یس ۔ہیڈکوارٹر الیسٹ تھری اوور "___ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مشینی آواز سنائی دی ۔بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو۔

" الیسٹ ون ۔ سپیشل کوڈ زیرو تھری کالنگ فرام پی ۔ اے اوور "___ ٹامور نے کہا۔

" او ۔کے اوور "___ چند لمحوں بعد وہی مشینی آواز سنائی دی اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔

" ہیلو ۔جیفرے اسٹنڈنگ اوور "___ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک انسانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ بھاری اور سخت تھا۔

" ٹامور بول رہا ہوں باس ۔ آپ نے کال کی تھی ۔میں جوڈتھ کے ساتھ ایک ہوٹل میں گیا تھا ابھی واپس آیا ہوں اوور "___ ٹامور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم نے جو فلم ہیڈکوارٹر بھجوائی ہے وہ بوگس ہے ۔ اصل

فارمولے کی فلم نہیں ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔ اور ٹامور کے ساتھ کھڑی جوڈتھ بھی یہ بات سن کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا ـــــ کیا باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے آپ کو پوری تفصیل سے رپورٹ دی تھی کہ ہم نے یہ فلم کیسے حاصل کی ہے۔ پھر اس کے بوگس ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اوور" ـــــ ٹامور نے اٹک اٹک کر فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"سنو ٹامور۔ فلم تو واقعی بوگس ہے۔ اور جو رپورٹ تم نے دی تھی۔ اس کے مطابق تو اسے بوگس نہیں ہونا چاہیے تھا۔ چنانچہ مین ہیڈ کوارٹر نے اس بارے میں پی۔ اے میں موجود اپنے مخصوص ایجنٹوں سے رپورٹ حاصل کی۔ ان ایجنٹوں کی رپورٹ کے مطابق اس کیس کی تحقیقات ملٹری انٹیلی جنس نے کی ہے۔ اور ملٹری انٹیلی جنس نے جو فائل تیار کی ہے۔ اس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس سپیشل سٹور میں ڈبل سسٹم رکھا گیا ہے۔ اور ایک اصل اور ایک بوگس فلم پر ایک ہی نمبر لگائے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر سے جب بھی کوئی فارمولا طلب کیا جائے تو اصول کے مطابق وہ پہلے بوگس فلم باہر نکالتا ہے۔ اور پھر اس بوگس فلم کو کمپیوٹر کے کسی خاص خانے میں ڈال کر کوئی مخصوص کوڈ دوہرایا جاتا ہے تو دوبارہ کمپیوٹر اصل فلم باہر نکالتا ہے۔ چونکہ تمہیں اس کا علم نہ تھا اس لئے تم بوگس فلم کو اصل سمجھ کر لے آئے۔ اور اصل فارمولا وہیں رہ گیا اوور" ـــــ باس جیفرے نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اس سسٹم کا تو تصور بھی ذہن میں نہ تھا۔ ویری سیڈ اوور" ٹامور نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ چونکہ ہیڈ کوارٹر کو بھی اس کی اطلاع نہ تھی۔ اس لئے اس نے تمہاری اس ناکامی کے باوجود تمہیں اصولی سزا نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ورنہ اصول کے مطابق اب تک تم دونوں لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ بہرحال اب تم نے اصل فارمولا حاصل کرنا ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ملٹری انٹیلی جنس کی رپورٹ کے مطابق یہ کیس سیکرٹ سروس کو ریفر کیا جا چکا ہے۔ اور مین ہیڈ کوارٹر کو سیکرٹ سروس کے اس اصول کا بھی علم ہے کہ اصل فارمولا اب سیکرٹ سروس کی تحویل میں چلا گیا ہو گا۔ لیکن مین ہیڈ کوارٹر کا حکم ہے کہ فارمولا اس طرح حاصل کیا جائے۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کسی طرح بھی ٹکراؤ نہ ہو۔ گو سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک ایجنٹ عمران چونکہ ٹی۔ ایس کی وجہ سے ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے۔ اس لئے تم جیسے ایجنٹ کو اب باقی ماندہ سیکرٹ سروس سے ٹکرانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی۔ لیکن مین ہیڈ کوارٹر چونکہ ایسا نہیں چاہتا۔ اس لئے تمہیں کوئی ایسی ترکیب سوچنی ہو گی جس سے سیکرٹ سروس سے ٹکرائے بغیر تم فارمولا حاصل کر سکو۔ مگر اس بار ناکامی معاف نہ ہو گی اوور" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ٹامور اور جوڈتھ نے ناکام ہونا سیکھا ہی نہیں۔ یہ ناکامی بھی صرف اس لئے سامنے آئی ہے کہ اس نئے سسٹم کا ہمیں تصور بھی نہ تھا۔ فارمولا بہرحال ہیڈ کوارٹر پہنچے گا۔

اور ہر صورت میں پہنچے گا اوور" ـــــ ٹامور نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چونکہ تم دونوں پہلی بار پی۔ اے گئے ہو۔ اور سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اور فارمولا بہرحال تمہیں کسی بھی ترکیب سے ہی۔ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے حاصل کرنا ہے۔ اس لئے میں ہیڈ کوارٹر نے تمہیں یہ ٹپ دی ہے کہ پی۔ اے کا سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس سے تمہیں اپنے مطلب کی معلومات مل سکتی ہیں۔ باقی تمام کام تم نے خود سر انجام دینا ہے۔ بہرحال تم نے سیکرٹ سروس سے ٹکرانا بھی نہیں ہے۔ اور اُسے ایزی بھی نہیں لینا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹامور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"ویری سیڈ ٹامور۔ اس کا مطلب ہے۔ اب تک کا کیا کرایا سب مٹی ہو گیا" ـــــ جوڈتھ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم تو یہ سوچ کر خوش ہو رہے تھے کہ اتنی آسانی سے مشن مکمل ہو گیا ہے۔ لیکن ہمیں کیا معلوم تھا کہ زندگی میں پہلی بار ہمیں اس طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا" ـــــ ٹامور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوڈتھ بھی ساتھ رکھی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"بہرحال اب ہم نے اس ناکامی کو کامیابی میں بدلنا ہے۔ اور

چونکہ اب وہ لوگ اس فارمولے کے بارے میں پوری طرح ہوشیار ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں پوری منصوبہ بندی سے کام کرنا ہو گا" ـــــ جوڈتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف منصوبہ بندی سے بلکہ انتہائی تیز رفتاری سے بھی۔ ویسے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ اب وہ فارمولا ہے کہاں۔ کیا واقعی وہ سیکرٹ سروس کی تحویل میں جا چکا ہے یا نہیں۔ اور اگر جا چکا ہے تو سیکرٹ سروس نے اُسے کہاں رکھا ہے۔ ان سوالوں کا جواب ملنے پر ہی کام آگے بڑھایا جا سکتا ہے" ـــــ ٹامور نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی معلوم کر لیتی ہوں" ـــــ جوڈتھ نے چونک کر کہا۔ اور اٹھ کر سائیڈ میز کی طرف بڑھ گئی۔ جہاں ٹیلی فون پڑا ہوا تھا۔

"کیا کرنا چاہتی ہو۔ پہلے مجھے بتاؤ" ـــــ ٹامور نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس سر سلطان کا فون نمبر انکوائری سے معلوم کر لیتی ہوں۔ اس کے بعد ملٹری انٹیلی جنس کی ایجنٹ بن کر میں اس سے اس طرح کی گفتگو کروں گی کہ اس بارے میں کوئی نہ کوئی کلیو مل ہی جائے گا" ـــــ جوڈتھ نے مڑ کر کہا۔

"اوہ۔ پھر یہاں سے یہ فون نہیں ہونا چاہئے۔ اب ہمارا مقابلہ سیکرٹ سروس سے ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مشین کے ذریعے یہاں کا نمبر ہی چیک کر لیں۔ بلکہ میرا خیال ہے۔ ہمیں فوری طور پر اپنا میک اپ اور جگہ بھی بدل لینی چاہئے۔ کیونکہ لازماً سیکرٹ سروس ہماری سابقہ واردات سے ہی ہمارے خلاف کام شروع کرے گی اور یقیناً ان کے علم میں یہ بات آجائے گی کہ واردات سے ایک روز پہلے تم صحافی

جولین کے میک اپ میں وہاں گئی تھیں۔ وہ لازماً اس بارے میں بھی تفصیلی
انکوائری کریں گے" ـــــ ٹامور نے کہا۔

" تو پھر کیا ہوا۔ جولین کا میک اپ ختم ہو چکا۔ اب وہ ڈھونڈتے
رہیں جولین کو۔ وہ زبیری بھی انہیں کچھ نہ بتا سکے گا۔ کیونکہ صرف کارڈ
دیکھ کر اور چند نرم فقرے سن کر ہی اس نے احمقوں کی طرح میرا کام کر دیا
تھا" ـــــ جوڈتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اگر انہوں نے اصل جولین کے بارے میں انکوائری کی تو انہیں
بہرحال معلوم ہو جائے گا کہ اصل جولین کا جسم تمہاری طرح نہیں ہے۔
وہ اپنے چہرے کی طرح جسمانی لحاظ سے بھی دبلی پتلی عورت ہے اور سب
سے اہم بات یہ ہے کہ تم نے بحیثیت جولین جس کوٹھی کو استعمال
کیا تھا وہ کوٹھی نہ صرف اسی کالونی میں ہے بلکہ قریب بھی ہے۔ اس
طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اس کوٹھی تک بھی پہنچ جائیں" ـــــ ٹامور نے
کہا۔

" اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ممکن ہے۔
پھر پہلے نئی جگہ کا بندوبست کیا جائے پھر کام کا آغاز کیا جائے" ـــــ
جوڈتھ نے کہا۔

" ہاں۔ بلکہ ایک کی بجائے ہمیں دو مختلف علاقوں میں دو جگہیں
لینی ہوں گی۔ ایک میں ٹیری اور اس کا گروپ رہے گا۔ مشینری جو
یہاں موجود ہے وہ بھی وہاں فٹ کر دی جائے گی۔ ہم دونوں علیحدہ
رہیں گے۔ اس طرح ہماری کارکردگی بڑھ جائے گی" ـــــ ٹامور نے کہا اور
جوڈتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے جیسے ہی ایک رہائشی کالونی میں پہنچ کر اپنی کار ایک
کوٹھی کے سامنے روکی۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے صفدر تیز تیز قدم
اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔ عمران کار سے نیچے اتر آیا۔

" پہلے تو مبارکباد قبول کیجئے عمران صاحب۔ باس نے بتایا ہے
کہ ٹائیگر نے کوئی نسخہ استعمال کیا ہے آپ پر" ـــــ صفدر نے
قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" استادی نسخے شاگردوں کے پاس ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس
نے استادی نسخہ استعمال کر لیا اور مسئلہ حل ہو گیا" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" مطلب یہ کہ آپ بے چارے ٹائیگر کو اس کا کریڈٹ نہیں دینا
چاہتے۔ حالانکہ یہ اس کا حق ہے۔ ورنہ تو وہ غیر ملکی ڈاکٹر بھی مایوس ہو
گیا تھا" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے اس سے بڑا کریڈٹ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ میرا شاگرد ہے۔ لیکن ہے احمق۔ اچھا بھلا موقع ملا تھا اُسے استاد کی خالی جگہ پر قبضہ کرنے کا۔ لیکن اس نے یہ موقع بھی کھو دیا" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور صفدر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"وہ کوٹھی کون سی ہے۔ جس میں زبیری کا ڈرائیور اس صحافی مادام جولین کو چھوڑ گیا تھا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سامنے والی ہے۔ صدیقی اور میں نے اس کی مکمل تلاشی لے لی ہے۔ وہ بالکل ہی خالی پڑی ہوئی ہے۔ اور اس کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ کافی عرصے سے خالی ہے۔ اس مادام جولین نے شاید ڈاج دینے کے لئے اسے استعمال کیا ہے" ___ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ لازماً اس کالونی کی کسی کوٹھی میں گئی ہوگی۔ کیونکہ یہ کالونی شہر سے بالکل آف سائیڈ پر ہے۔ اور یہاں آسانی سے ٹیکسی بھی نہیں ملتی" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کوٹھی کی ساتھ والی کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے متعلق صفدر نے بتایا تھا۔ صفدر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

کوٹھی پر پروفیسر افضل کے نام کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ جس کے نیچے مقامی کالج کا پتہ بھی دیا گیا تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ملازم نما

آدمی باہر آگیا۔

"جی فرمائیے" ___ اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر صاحب ہیں" ___ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ کالج میں چھٹیاں ہیں۔ اس لئے وہ چھٹیاں گزارنے گئے ہوئے ہیں فیملی کے ساتھ" ___ ملازم نے جواب دیا۔

"تو تم یہاں کے چوکیدار ہو" ___ عمران نے کہا۔

"جی ہاں" ___ ملازم نے اس بار قدرے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو۔ ہمارا تعلق خفیہ پولیس سے ہے" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خفیہ پولیس۔ اوہ جناب۔ مم ___ مم ___ مگر......" ملازم خفیہ پولیس کا نام سنتے ہی بُری طرح گھبرا گیا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں پروفیسر صاحب یا تم سے کوئی کام نہیں ہے۔ ہم نے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تم پوری طرح تعاون کرو گے۔ لیکن اگر تم نے جان بوجھ کر ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی تو پھر لامحالہ تمہیں ہیڈ کوارٹر لے جانا پڑے گا۔ اور تم جانتے ہو کہ وہاں جا کر تو مجسمے بھی بول پڑتے ہیں" ___ عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"ج ___ ج ___ جناب۔ میں تو غریب چوکیدار ہوں۔ آپ حکم فرمائیں۔ میں جو کچھ بھی جانتا ہوں۔ مجھے کلمے کی قسم ٹھیک ٹھیک بتا دوں گا" ملازم کا چہرہ خفیہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر کا نام سنتے ہی زرد پڑ گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور کب سے یہاں ملازم ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی میرا نام منیر حسین ہے۔ اور میں آٹھ سالوں سے پروفیسر صاحب کے پاس ہوں" ——— منیر حسین نے اُسی طرح ہراساں لہجے میں جواب دیا۔

"اس ساتھ والی کوٹھی میں ایک غیر ملکی لڑکی آکر ٹھہری تھی۔ ہمیں اس کے متعلق معلوم کرنا ہے" ——— عمران نے ساتھ والی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ جناب میں نے ایک میم صاحب کو پھاٹک کھول کر باہر نکلتے اور ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ تقریباً تین روز پہلے کی بات ہے۔ میں اس وقت چوک میں بنے ہوئے کھوکھے سے چائے پی کر واپس آ رہا تھا۔ کار میرے قریب سے گزر گئی۔ میں بڑا حیران ہوا کہ کوٹھی تو کئی ماہ سے خالی ہے۔ پھر یہ میم صاحب کہاں سے آ گئی۔ چنانچہ میں نے آکر پھاٹک کھول کر اندر جھانکا۔ لیکن کوٹھی اُسی طرح خالی تھی۔ وہاں کسی کے رہنے کے کوئی آثار نہ تھے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اور میں خاموش ہو گیا۔ لیکن پھر کافی دیر بعد میں لان میں بیٹھا تھا کہ میں نے ساتھ والی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے کار رکنے کی آواز سنی تو میں چونک کر پھاٹک کی طرف گیا تاکہ دیکھوں کہ کیا واقعی وہ میم صاحبہ آئی ہیں۔ جب میں پھاٹک کے پاس پہنچا تو کار واپس جا رہی تھی۔ ابھی میں کھڑکی کھولنے ہی والا تھا کہ میں نے اس میم صاحبہ کو پھاٹک کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

وہ ادھر بائیں طرف جا رہی تھی۔ میں نے باہر جھانکا تو میں نے انہی میم صاحبہ کو یہاں سے پانچویں کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے کھڑے ہوتے دیکھا۔ تو میں واپس اندر آ گیا۔ کیونکہ وہاں تو کئی روز پہلے سے غیر ملکی لوگ رہ رہے ہیں۔ بس جناب مجھے صرف اتنا ہی معلوم ہے۔ باقی جو قسم مجھ سے لے لیں۔ مجھے اور کچھ معلوم نہیں" ——— منیر حسین نے کہا۔

"وہاں کتنے دنوں سے غیر ملکی آکر ٹھہرے ہیں اور کتنے لوگ ہیں" عمران نے پوچھا۔

"جی کئی کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ ایک خوب صورت میم صاحبہ بھی ہیں ان کے ساتھ۔ اور کئی دنوں سے رہ رہے ہیں" ——— منیر حسین نے جواب دیا۔

"اچھا اب ایک بات کا سوچ کر جواب دینا۔ یہ ساتھ والی کوٹھی والی میم صاحبہ اور اس پانچویں کوٹھی والی میم صاحبہ ایک ہی ہیں یا مختلف" ——— عمران نے پوچھا۔

"اوہ جناب۔ بالکل مختلف۔ میرے قریب سے کار گزری تھی۔ میں نے دیکھا تھا یہ ساتھ والی کوٹھی والی میم صاحبہ تو بہت سخت چہرے والی تھیں۔ جب کہ وہ پانچویں کوٹھی والی میم صاحبہ تو بہت خوب صورت اور نوجوان میم صاحبہ ہیں" ——— منیر حسین نے بغیر کسی جھجک کے جواب دیا۔

"میں نے کہا ہے سوچ کر جواب دو۔ تم نے اس میم صاحبہ کو اپنے پھاٹک کے سامنے سے گزرتے دیکھا ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا

دونوں کے جسم ایک جیسے تھے یا مختلف "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جسم ۔۔۔۔۔ جسم تو میں نے ۔ اوہ اوہ ۔ جناب ۔ میں نے تو اس بارے میں کبھی سوچا بھی نہ تھا ۔ بالکل جناب ۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ تقریباً ایک جیسے تھے ۔ قد بھی اور جسم بھی ۔ مگر صاحب دونوں کی شکلیں تو بالکل مختلف تھیں ۔ میں نے اچھی طرح دیکھا ہے "۔۔۔

منیر حسین نے جواب دیا۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ شکریہ "۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کوٹھی کی طرف مڑ گیا جس کی طرف چوکیدار نے اشارہ کیا تھا ۔ "تمہارا خیال درست نکلا ۔ اس نے یہ کوٹھی صرف ڈا جنگ کے لئے استعمال کی تھی "۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" عورتوں کے متعلق میرے اندازے اکثر درست ہی نکلتے ہیں ۔ کیونکہ ابھی میں کنوارہ ہوں "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" مطلب ہے کہ شادی کے بعد اندازے غلط ہو جاتے ہیں "۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" شادی کے بعد اندازے نام کی کوئی چیز باقی ہی نہیں رہتی ذہن میں ۔ صرف ایک محترمہ ہوتی ہے ۔ اور اس کی ہو نخوادا اور قہر آلود نظریں "۔۔۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" ارے یہ کوٹھی بھی خالی ہو چکی ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے اس پانچویں کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے پہنچتے ہوئے چونک کر کہا۔

اور صفدر بھی چھوٹے پھاٹک کو کھلا دیکھ کر چونک پڑا۔

" ہو سکتا ہے انہوں نے پھاٹک بند نہ کیا ہو "۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" غیر ملکی ہم سے بھی اس معاملے میں زیادہ محتاط ہوتے ہیں "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کھلے پھاٹک سے اندر جا کر کوٹھی کو دیکھنے لگا۔

" یہ تو واقعی خالی پڑی ہے "۔۔۔۔۔ صفدر نے بھی اندر آ کر دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس کوٹھی کے اندر گھومتے پھر رہے تھے ۔ کوٹھی واقعی خالی پڑی ہوئی تھی ۔ حتیٰ کہ اس کے ایک تہہ خانے کا راستہ بھی کھلا ہوا تھا ۔ اور تہہ خانے میں پہنچ کر ان دونوں کو فوری اس بات کا احساس ہو گیا ۔ کہ یہاں دیواروں کے ساتھ کوئی مشینری نصب تھی ۔ جسے جلدی میں اکھاڑا گیا ہے ۔ عمران کی تیز نظریں ایک ایک کونے کا جائزہ لے رہی تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کمرے میں پہنچ گئے ۔ جس کا فرنیچر بتا رہا تھا کہ اسے عام طور پر بیٹھنے کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے ۔ سائیڈ پر ایک الماری تھی ۔ اور عمران اس الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کھولی ۔ یہ وارڈ روب تھی ۔ کپڑوں کی الماری ۔ لیکن خالی پڑی ہوئی تھی ۔ عمران نے اس کے نیچے بنی ہوئی دو درازیں کھینچ کر باہر نکالیں ۔ لیکن یہ درازیں بھی یکسر خالی تھیں ۔ وہ اٹھا اور واپس مڑا ہی تھا کہ اچانک چونک کر کمرے میں بچھے ہوئے قالین کے کونے کی طرف بڑھ گیا ۔ دیوار اور قالین کے درمیان درز میں کوئی کاغذ پھنسا ہوا نظر آ رہا تھا ۔ عمران نے اسے کھینچا لیکن وہ خالی تھا ۔ عمران اسے چند لمحے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے اسے پھینک دیا۔

" آؤ صفدر ۔ کوئی چیز انہوں نے ایسی نہیں چھوڑی ۔ جس سے کلیو مل

سکے۔ اب پہلے یہ معلوم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ کوٹھی کرائے پر لی گئی تھی۔ تو کس سے۔ وہیں سے مزید کوئی کلیو مل سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ عمران صاحب۔ باتھ روم تو ہم نے چیک ہی نہیں کیا۔ شاید وہاں کچھ ہو"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے کونے میں موجود باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ عمران صاحب۔ یہاں ماسک پڑے ہوئے ہیں۔ استعمال شدہ" چند لمحوں بعد صفدر کی آواز اندر سے سنائی دی۔ اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک سائیڈ ریک کے درمیان تختے پر دو استعمال شدہ ماسک بھی پڑے تھے اور نچلے تختے پر ایک میک اپ باکس بھی پڑا تھا جو خالی تھا۔ عمران نے باکس اٹھایا۔ اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"آرمینیا۔ تو یہ لوگ آرمینیا سے آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر چونک پڑا۔

"آرمینیا سے۔ وہ کیسے۔ وہ تو ایک چھوٹا سا ملک ہے"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ جرائم پیشہ تنظیموں کا بھی گڑھ ہے۔ باکس تو ایکریمیا کا بنا ہوا ہے۔ لیکن اس پر آرمینیا کی ایک دکان کی چٹ اور نمبر بھی موجود ہے۔ او۔ کے۔ آؤ۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور باکس اٹھائے تیزی سے باتھ روم سے نکل کر کمرے میں آ گیا۔ یہاں فون پڑا ہوا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل

کر دیئے۔

"یس۔۔۔ انکوائری پلیز"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"آرمینیا کے لئے رابطہ نمبر بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو آپریٹر نے اسے رابطہ نمبر بتا دیئے۔ عمران نے رسیور رکھا اور پھر ڈبہ اٹھا کر اس پر لگی ہوئی چٹ کے نچلے حصے میں درج باریک فون نمبر غور سے دیکھنے لگا۔ ڈبہ واپس رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے وہ فون نمبر ڈائل کر دیئے۔ جو اس چٹ پر درج تھے۔ پہلی کوشش میں کال نہ مل سکی تو اس نے دوسری بار ٹرائی کی۔ اور اس بار رابطہ مل گیا۔

"یس۔۔۔ ٹاپ ہلز ڈیپارٹمنٹل سٹور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ چٹ پر بھی دکان کا یہی نام لکھا ہوا تھا۔

"میں سپیشل ایجنسی کا انسپکٹر آرتھر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے خالصتاً آرمینیائی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ فرمائیے۔ کیا حکم ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"آپ کے سٹور سے ایک میک اپ باکس خریدا گیا ہے۔ اس باکس پر آپ کے سٹور کی چٹ موجود ہے۔ اور اس پر کمپیوٹر نمبر الیون الیون تھری موجود ہے۔ آپ ریکارڈ چیک کر کے بتائیے کہ یہ باکس کسے فروخت کیا گیا ہے۔ اٹ از ایمرجنسی"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ میں ریکارڈ چیک کر کے بتاتا ہوں۔ نمبر

سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ باکس دو ہفتے پہلے فروخت ہوا ہے"۔۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً تین منٹ کی خاموشی کے بعد وہی آواز
دوبارہ سنائی دی۔

"انسپکٹر آرتھر۔ اس نمبر کا باکس آج سے تیرہ دن قبل مسٹر جارج
ٹامور کے ہاتھ فروخت کیا گیا ہے۔ ان کا پتہ تھرٹی تھری گرین لین درج
ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب کڑیاں ملتی جا رہی ہیں۔ تو یہ جارج ٹامور صاحب کی ساتھی تھی۔
جولین۔ یا جو بھی اس کا اصل نام ہو۔ اور ان کا تعلق آرمینیا سے ہے"۔۔۔
عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیا آپ اس جارج ٹامور سے واقف ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور عمران نے بے ہوش ہونے سے قبل رات کو
کھٹکے کی آواز سن کر جاگنے سے لے کر بلی کے گلے میں موجود کارڈ اور اس
پر درج نام جارج ٹامور کے بارے میں بتا دیا"

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت آپ
کو بے ہوش کیا گیا ہے۔ لیکن دو باتیں سمجھ میں نہیں آئیں۔ کہ اگر ان کا
مقصد آپ کو نقصان پہنچانا تھا تو پھر واقعی اس کارڈ کی بجائے کوئی
طاقتور بم بھی بلی کے گلے میں باندھا جا سکتا تھا۔ اور دوسری بات یہ کہ
پہلے فیاض کو بے ہوش کیا گیا۔ پھر آپ جب فلیٹ سے باہر نکلے تو
آپ کو بے ہوش کیا گیا۔ یہ کام تو وہ فلیٹ میں بھی کر سکتے تھے۔ اور
اس سلسلے میں فیاض کو کیوں استعمال کیا گیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے

الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی اس بارے میں سوچا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے
کہ فلیٹ میں جدید حفاظتی نظام رات کو آن ہوتا ہے۔ اس لئے وہ
فلیٹ میں یہ وار نہ کر سکتے تھے۔ اور شاید یہ لوگ میرے اور فیاض
کے تعلق کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے
مجھے اس وقت باہر نکالنے کے لئے یہ عجیب سا داؤ کھیلا۔ اور سب
سے حیران کن بات یہ ہے کہ میری کار رات کی وجہ سے سنسان
پڑی سڑک پر پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ جب میں نے چھت پر
ایک دھماکے کی آواز سنی۔ اس کے بعد مجھے ہسپتال میں ہوش آیا۔
تو میرے جسم پر خراش تک نہ تھی۔ حالانکہ اس قدر تیز رفتاری سے
دوڑتی ہوئی کار میں بے ہوش ہو جانے کے بعد تو میرے جسم کا
ایک ٹکڑا بھی سالم نہ مل سکتا تھا۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ کار سڑک
کے کنارے صحیح سالم کھڑی تھی۔ اور میں اس کے اندر بے ہوش
پڑا تھا۔ اس ساری بات سے صرف اتنی بات سامنے آئی ہے۔
کہ جو لوگ بھی اس چکر میں ملوث ہیں۔ وہ مجھے ہلاک نہ کرنا چاہتے
تھے۔ بلکہ ان کا مقصد صرف مجھے ایک ماہ کے لئے کام کرنے سے
روکنا تھا۔ اور واقعی وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔ کہ
انہوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اس سپیشل سٹور سے فارمولا
کی فلم حاصل کر لی۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ وہاں نظام ایسا
تھا کہ انہیں بوگس فلم مل سکی"۔۔۔۔ عمران نے کوٹھی سے نکل کر اپنی کار
کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ جہاں سے انہوں نے فارمولا اڑایا ہے۔ وہاں تو آپ کا یا سیکرٹ سروس کا کوئی دخل ہی نہیں۔ پھر انہیں آپ کو بیہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہے۔ جس طرح اب یہ کیس ملٹری انٹیلی جنس کے دائرہ کار سے باہر آگیا ہے اس طرح ظاہر ہے۔ ہمارے نہ بے ہوش ہونے پر بھی آتا۔ اور کیس سپرنٹنڈنٹ فیاض کے محکمے کا تھا۔ اُسے لازماً ریفر ہوتا۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض اکثر ایسے کیسوں میں میری مدد حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے انہوں نے فیاض اور مجھے دونوں کو بے ہوش کر دیا۔ تاکہ بعد میں ہم دونوں ان کو ٹریس کر کے ان کے پیچھے نہ جا سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے۔ اب تم جاؤ۔ میں فلیٹ پر جا کر باس کو رپورٹ دے دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے کسی فارن ایجنٹ کے ذریعے آرمینیا میں اس جارج ٹامور کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرے گا۔ پھر کام آگے بڑھ سکے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ اس لئے کوٹھی خالی کر گئے ہوں کہ اس فارمولے کے ساتھ ہی واپس چلے گئے ہوں۔ اور جب انہیں پتہ چلے گا کہ یہ بوگس ہے۔ تو پھر دوبارہ آئیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا ایک طرف کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔ اور آفیسرز کالونی میں سر سلطان کی وسیع و عریض کوٹھی کی عقبی دیوار کے پاس جوڈتھ اور ٹامور دونوں سیاہ رنگ کے چست لباسوں میں ملبوس دبکے ہوئے موجود تھے۔ ان دونوں کی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے تھے۔ دن کے وقت وہ دونوں یہاں کا تفصیلی راؤنڈ لگا چکے تھے۔ اس لئے رات کے وقت انہیں یہاں تک پہنچ جانے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی۔ اپنی کار انہوں نے کالونی سے کافی فاصلے پر چھوڑ دی تھی اور پھر وہ ایک ایسے راستے سے اندر داخل ہوئے تھے جس پر پہرہ نہ تھا۔ کیونکہ یہ مصنوعی راستہ کوٹھیوں کے نوکر استعمال کرتے تھے۔ جب کہ کالونی کے باقاعدہ گیٹ پر حفاظتی پولیس کا باقاعدہ پہرہ موجود تھا۔ اور دن کے وقت بھی بغیر چیکنگ کے کسی کو اندر نہ جانے دیا جاتا تھا۔ کالونی کے گرد قد آدم دیوار تھی۔ جس کے اوپر خاردار تاریں لگی ہوئی تھیں۔ لیکن شاید

حفاظتی پولیس کو اس تنگ سے راستے کا علم نہ تھا یا پھر انہوں نے اسے جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا تھا۔ صبح کو راؤنڈ لگاتے ہوئے انہوں نے یہ راستہ چیک کر لیا تھا اور انہوں نے دیکھا تھا کہ ادھر سے ملازم نما افراد آ جا رہے تھے۔ یہاں سے دیوار کا ایک حصہ ٹوٹا ہوا تھا اور گو اسے خاردار تاروں کی باڑ سے بند کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن یہ باڑ ایک سائیڈ پر سے ہٹا دی گئی تھی اس طرح ایک آدمی کے گزرنے کا راستہ بن گیا تھا اور رات کو اس راستے کو استعمال کرتے ہوئے وہ دونوں کسی کی نظروں میں آئے بغیر سر سلطان کی کوٹھی کی عقبی دیوار تک آسانی سے پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ کچھ دیر تک وہاں دبک کر وہ حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ پھر ٹائمور نے بیلٹ سے بندھا ہوا رسی کا ایک بنڈل اتارا جس کے ساتھ لوہے کا مخصوص انداز کا آنکڑہ فٹ تھا۔ اس نے بنڈل کھولا اور پھر رسی کو ایک طرف سے پکڑ کر اس نے مخصوص انداز میں گھما کر آنکڑہ خاصی بلند دیوار کی دوسری طرف پھینک دیا۔ کٹاک کی آواز سنائی دی اور رسی تن گئی۔ ٹائمور نے رسی کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر اُسے زور سے کھینچا۔ آنکڑہ دوسری طرف دیوار کی درزوں میں صحیح انداز میں فٹ ہو گیا تھا۔ چنانچہ دوسرے لمحے ٹائمور انتہائی پھرتیلے انداز میں رسی کی مدد سے اوپر منڈیر کی طرف چڑھنے لگا۔ چند لمحوں میں ہی وہ دیوار پر پہنچ چکا تھا وہاں لیٹ کر اس نے کچھ دیر اندر کا جائزہ لیا اور سر گھما کر اس نے نیچے موجود جوڈتھ کو سر سے اوپر آنے کا اشارہ کیا دوسرے لمحے جوڈتھ بھی ٹائمور کی طرح انتہائی پھرتی سے اس رسی کی مدد سے دیوار پر پہنچ گئی دوسری طرف کوٹھی کا پائیں باغ تھا جو خاصا وسیع تھا جوڈتھ نے رسی کو

کھینچ کر اندر کی طرف پھینکا اور پھر ٹائمور کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اور جوڈتھ تیزی سے مہندی کی اونچی باڑ کے پیچھے دبک گئی۔ ٹائمور دیوار پر لیٹا ہوا دھماکے کے ردعمل کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے بھی نیچے چھلانگ لگا دی۔ ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور اس بار ٹائمور بھی جلدی سے باڑ کے پیچھے دبک گیا۔ لیکن جب کافی دیر تک کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا۔ نہ ہی کوئی آدمی آیا۔ اور نہ ہی کوئی کتا۔ تو ان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ ٹائمور نے اٹھ کر رسی کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا تو آنکڑہ نیچے جھاڑیوں میں آ گرا۔ ٹائمور نے تیزی سے رسی کو سمیٹ کر مخصوص انداز میں بنڈل بنایا۔ اور پھر اُسے اپنی بیلٹ کے ساتھ موجود ہک میں پھنسا کر وہ دونوں پائیں باغ کو کراس کرتے ہوئے اصل عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ عقبی طرف پائپ چھت تک جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ چنانچہ وہ دونوں ایک پائپ کو پکڑ کر انتہائی ماہرانہ انداز میں اوپر چڑھتے چلے گئے۔ اور چند لمحوں بعد وہ چھت پر پہنچ چکے تھے۔ چھت کے کناروں پر احتیاط سے چلتے ہوئے وہ سیڑھیوں کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمارت ایک منزلہ تھی۔ سیڑھیوں پر احتیاط سے اترتے ہوئے وہ اندرونی سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے صبح چیک کر لیا تھا کہ کوٹھی کے سامنے کے رخ باقاعدہ پولیس کے مسلح سپاہی چوبیس گھنٹے پہرہ پر رہتے ہیں اس لئے وہ ہر کام انتہائی احتیاط سے کر رہے تھے۔ ٹائمور نے سٹنگ روم میں پہنچتے ہی جوڈتھ کو اشارہ کیا اور جوڈتھ نے اپنی پشت پر لدے ہوئے سیاہ رنگ کے تھیلے سے ایک جدید انداز کا ایک فولڈنگ گیس

ماسک نکالا اور اسے چہرے پر چڑھانا شروع کر دیا۔ ٹائیگر نے بھی اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ویسا ہی گیس ماسک نکال کر چہرے پر چڑھا لیا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں سٹنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے۔ اور شیشے کا بنا ہوا دروازہ آہستہ سے کھول کر انہوں نے بیرونی برآمدے میں جھانکا تو انہوں نے سامنے پھاٹک کے اندرونی طرف دو پولیس کے سپاہیوں کو دائیں بائیں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ دونوں کی گنیں ان کی گودوں میں رکھی ہوئی تھیں اور وہ دونوں دیوار سے پشت لگا کر خراٹے لینے میں مصروف تھے۔ ٹائیگر باہر برآمدے میں آ گیا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا چپٹی نال والا پستول نکالا۔ اور اس کا رخ ایک سپاہی کی کرسی کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ہلکی سی کھٹ کی آواز کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کیپسول اڑتا ہوا سپاہی کی کرسی کے ایک پائے سے ٹکرایا اور ایک لمحے کے لئے وہ سپاہی سفید رنگ کے دھوئیں میں غائب ہو گیا۔ اسی لمحے دوسرا فائر اس نے دوسرے سپاہی کی طرف کیا اور پلک جھپکنے میں دوسرا سپاہی بھی سفید رنگ کے دھوئیں میں چھپ گیا۔ چند لمحوں بعد دھواں غائب ہو گیا جب کہ دونوں سپاہی اسی طرح ساکت بیٹھے ہوئے نظر آنے لگ گئے تھے۔

ٹائیگر اور جوڈتھ مڑے اور پھر دبے قدموں چلتے ہوئے وہ کوٹھی کے اندرونی حصوں میں گھومنے لگے۔ کمروں کے دروازے بھڑے ہوئے تھے۔ لیکن اندر سے بند نہ تھے۔ ایک کمرے میں انہیں ایک آدمی بیڈ پر لیٹا ہوا نظر آیا۔ اس کے ساتھ میز پر فون اور فائلوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے ایک فائر اندر کیا اور پھر دروازہ کھلا چھوڑ کر وہ دوسرے

کمروں کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ جوڈتھ اس کے ساتھ تھی۔ لیکن پوری کوٹھی میں سوائے اس سوئے ہوئے آدمی کے اور کوئی نظر نہ آیا تھا۔ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ان کوارٹروں کی طرف بڑھ گئے جہاں یقیناً کوٹھی کے ملازم رہتے تھے۔ یہ تین دو دو کمروں کے کوارٹر تھے۔ اور یہاں عورتیں بچے اور مرد موجود تھے۔ لیکن ہر کمرے میں ایک ایک فائر کرنے کے بعد ان دونوں نے گیس ماسک اتار دیئے۔ اب ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے آثار تھے۔ کیونکہ اب کوٹھی میں موجود ہر شخص چار پانچ گھنٹوں کے لئے بے ہوش ہو چکا تھا۔

"یہ اندر موجود آدمی ہی سر سلطان ہوں گے۔ سیکرٹری وزارت خارجہ۔ آؤ اب اس سے انٹرویو لیں" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ آدمی سویا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ چونکہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے گیس کے اثرات اندر باقی نہ رہے تھے۔ بیڈ پر سوئے ہوئے آدمی کا چہرہ بارعب اور باوقار تھا۔ سر کے بالوں میں سفیدی زیادہ تھی۔ ٹائیگر نے بتی جلائی اور پھر تھیلے میں اس نے ایک شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی کو سوئے ہوئے آدمی کی ناک سے چند لمحوں تک لگا کر اس نے شیشی بند کر کے واپس تھیلے میں ڈالی۔

"نقاب لگا لو" ـــــ ٹائیگر نے مڑ کر جوڈتھ سے کہا۔

"تو کیا اسے زندہ چھوڑ دو گے" ـــــ جوڈتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ بہت بڑا سرکاری افسر ہے۔ اس کی موت کی صورت میں حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آ جائے گی۔ اور ہم نے صرف اس

سے معلومات ہی حاصل کرنی ہیں" ـــــ ٹامور نے کہا اور جیب سے ایک نقاب نکال کر اس نے چہرے پر چڑھا لیا۔ جوڈتھ بھی نقاب پہن چکی تھی۔ اس نقاب میں صرف آنکھیں، ناک اور منہ کی جگہ کھلی ہوئی تھی۔ ٹامور اور جوڈتھ نے نقاب لگانے کے بعد جیبوں سے ریوالور نکال لئے۔ اسی لمحے بیڈ پر لیٹے ہوئے آدمی کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی۔ اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

" سر سلطان" ـــــ ٹامور نے مقامی لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

" اوہ۔ کون ہو تم لوگ۔ اور یہاں میرے بیڈ روم میں" ـــــ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" ہاں۔ تمہاری کوٹھی میں موجود ہر آدمی بے ہوش ہو چکا ہے۔ اس لئے چیخنے چلانے یا کوئی الارم بجانے کا کوئی فائدہ تمہیں نہ پہنچے گا۔ اور سنو۔ ہم نے صرف تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم تعاون کرو گے تو اپنی ہڈیاں بھی بچا لو گے اور جان بھی۔ ورنہ دوسری صورت میں تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے" ـــــ ٹامور نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" معلومات ـــــ کیسی معلومات" ـــــ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اب ذہنی طور پر سنبھل چکے ہیں۔

" سنو۔ ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس

سے ہے اور صرف تمہیں اس بات کا علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور اس کے ممبران کون کون سے ہیں۔ اور اس کا چیف کون ہے۔ اس لئے ہمیں ان سب کے بارے میں تفصیلات بتا دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ ......" ٹامور نے سخت لہجے میں کہا۔

" پہلے تم بتاؤ کہ تم ہو کون۔ تم بول تو مقامی زبان رہے ہو۔ اور لہجہ بھی مقامی ہے۔ لیکن اس کے باوجود تمہارے لہجے میں غیر ملکی پن موجود ہے" سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم صرف میرے سوالوں کا جواب دو۔ اور سنو۔ تمہارے سرکاری عہدے اور تمہاری عمر کی وجہ سے ہم تمہارے ساتھ نرم سلوک کر رہے ہیں۔ ورنہ ......" ٹامور نے اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

" جس کسی نے بھی یہ بتایا ہے کہ میں یہ سب کچھ جانتا ہوں اس نے غلط بتایا ہے۔ البتہ سیکرٹ سروس کے چیف کے خصوصی نمائندے کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا لڑکا علی عمران ہے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

" عمران کے متعلق کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اُسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ہسپتال میں طویل عرصے کے لئے بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ تم سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق بتاؤ" ـــــ ٹامور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ تم لوگ ہو۔ جنہوں نے عمران اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بے ہوش کیا تھا" ـــــ سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری جو مرضی آئے وہ سوچتے رہو۔ لیکن آخری بار کہہ رہا ہوں۔ کہ میں جو پوچھ رہا ہوں وہ بتا دو" ——— ٹامور نے سخت لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو تمہیں یہ بتا دوں کہ عمران اور فیاض دونوں ہوش میں آچکے ہیں" ——— سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو" ——— ٹامور نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اگر تمہیں یقین نہ آئے تو تم بےشک یہاں سے ہسپتال فون کر کے پوچھ لو۔ یا چاہو تو عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اس سے خود بات کر لو اور دوسری بات یہ کہ میں واقعی سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا سیکرٹ سروس کے چیف نے اپنے آپ کو اپنی سروس کو اور اپنے ہیڈ کوارٹر کو اس طرح خفیہ رکھا ہوا ہے کہ میں تو میں ملک کا صدر بھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ بس صرف یہی عمران ہے جو چیف کا نمائندہ خصوصی ہے۔ اور اس سے سب بات چیت ہوتی ہے" ——— سر سلطان نے کہا۔ اور ٹامور نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ سر سلطان جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔

"کیا تم واقعی سچ کہہ رہے ہو کہ عمران ہوش میں آچکا ہے" ——— ٹامور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹروں نے حتیٰ کہ غیر ملکی ڈاکٹروں نے بھی اس کے فوری طور پر ہوش میں آنے سے مایوسی کا اظہار کر دیا تھا۔ اور غیر ملکی ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ اس کے ذہن پر کسی جدید ترین ریز کے اثرات ہیں۔ لیکن عمران کا ایک شاگرد ہے۔ اس نے نجانے کہاں سے اس کا توڑ تلاش

کیا۔ اور کسی دوا کا انجکشن لگایا تو ایک گھنٹے بعد وہ ہوش میں آگیا اگر تمہیں یقین نہ آرہا ہو تو تم بےشک فون پر بات کر لو" ——— سر سلطان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا خیال رکھنا۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کرنا چاہے تو بےشک گولی سے اڑا دینا۔ میں فون پر بات کرتا ہوں۔ اگر واقعی یہ شخص عمران ہوش میں آچکا ہے تو پھر واقعی یہ اس صدی کی سب سے حیرت انگیز خبر ہے" ٹامور نے بغیر نام لئے ساتھ کھڑی جوڈتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بکواس کر رہا ہے۔ یہ شاید وقت حاصل کرنے کے لئے ایسی بےسر و پا باتیں کر رہا ہے۔ رات کے اس وقت کوئی بھی فون اٹنڈ نہ کرے گا۔ اور شاید یہ بھی کوئی الارم ہو۔ اس لئے تم اس کی باتیں چھوڑ دو اور جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو" ——— جوڈتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں محترمہ۔ اور مجھے غلط بیانی کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اتنا تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ اگر تم دونوں تمام حفاظتی اقدامات کے باوجود یہاں میرے بیڈ روم تک پہنچ سکتے ہو تو تم مجھ پر تشدد بھی کر سکتے ہو۔ اور میں تم دونوں کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں جھوٹ بول کر اپنے آپ کو خواہ مخواہ تمہارے تشدد کا شکار بنا دوں" ——— سر سلطان نے بڑے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ تم یہ بتا دو کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اس کا علم ہے اسلئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں" ———

ٹامور نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ جو کچھ میں جانتا تھا میں نے بتا دیا" ——— سر سلطان نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے کمرہ ایک زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ اور سر سلطان کراہتے ہوئے بستر پر ہی گر گئے۔ ٹامور نے اچانک پوری قوت سے تھپڑ مارا تھا۔

"نانسنس۔ تم ہمیں احمق سمجھتے ہو۔ بولو کہاں ہے ہیڈ کوارٹر"۔ ٹامور نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان کو گردن سے پکڑا اور ایک زوردار جھٹکے سے گھسیٹ کر نیچے قالین پر پھینکنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے ریوالور کا دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی سر سلطان کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ انہوں نے تھپڑ کھا کر گرتے ہوئے شاید سرہانے کے نیچے رکھا ہوا ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن جوڈتھ نے ان کے ہاتھ پر فائر کر کے ریوالور ان کی گرفت سے نکال دیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم ریوالور نکال رہے تھے" ——— ٹامور نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور پوری قوت سے اچھل کر اس نے قالین پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے سر سلطان کی پسلیوں پر زوردار ضرب لگائی۔ اور سر سلطان کے حلق سے نہ صرف چیخ نکل گئی۔ بلکہ وہ ضرب کھا کر پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح زمین پر تڑپنے لگے۔

"بتاؤ۔ بتاؤ۔ بولو۔ کہاں ہے ہیڈ کوارٹر" ——— ٹامور پر جیسے وحشت کا دورہ سا پڑ گیا۔ اور پھر اس کی ٹانگیں مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں۔ اور سر سلطان کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بتاؤ۔ بولو۔ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" ——— ٹامور نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اب سر سلطان ساکت ہو چکے تھے۔

"کوئی مکر نہ چلے گا" ——— ٹامور نے ان کے بے ہوش ہوتے ہی ایک بار پھر سر سلطان کے کولہے پر زوردار ضرب لگاتے ہوئے کہا لیکن سر سلطان اسی طرح ساکت پڑے ہوئے تھے۔ ٹامور نے جھک کر سر سلطان کو اٹھایا اور بستر پر پٹخ دیا۔ اور اس کے بعد اس نے پے در پے سر سلطان کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

"بولو بولو۔ کہاں ہے ہیڈ کوارٹر۔ بولو۔ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" ——— ٹامور نے پیچھے ہٹ کر زوردار تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"ب ——— ب ——— بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں" ——— سر سلطان نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولو" ——— ٹامور نے ایک اور زوردار تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔ سر سلطان کی ناک اور منہ سے خون کی دھاریں سی بہہ نکلیں۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر دانش منزل کہلاتا ہے اور آصف روڈ پر ہے۔ قلعہ نما عمارت ہے۔ بس میں اتنا ہی جانتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں جانتا" ——— سر سلطان نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔

"جوڈتھ باتھ روم سے پانی لے آؤ۔ اب اگر اس پر مزید تشدد کیا تو یہ مر جائے گا۔ اور ابھی ہم نے اس سے اس فارمولے کے بارے میں بھی پوچھنا ہے کہ کیا وہ سیکرٹ سروس کی تحویل

ہیں دے دیا گیا ہے یا نہیں" ــــــ ٹامورنے جوڈتھ سے کہا اور جوڈتھ
سر ہلاتی ہوئی کونے میں نظر آنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
چند لمحوں بعد وہ ایک جگ میں پانی بھرے واپس آئی اور اس نے
سر سلطان کے جبڑے بھینچ کر ان کے منہ میں پانی ٹپکانا شروع کر دیا۔
تھوڑی دیر بعد سر سلطان دوبارہ ہوش میں آ گئے۔

"سنو۔ اب یہ بتا دو کہ سپر میزائل کا فارمولا سپیشل سٹور سے
کب سیکرٹ سروس کی تحویل میں دیا گیا ہے۔ سنو تم نے دیکھ ہی
لیا ہے۔ کہ جو کچھ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ بہرحال معلوم کر ہی لیتے
ہیں۔ اس لئے مزید تشدد کو دعوت نہ دو اور خود ہی بتا دو۔ بس یہ
آخری سوال ہے۔ اس کے بعد ہم واپس چلے جائیں گے" ــــــ
ٹامورنے ریوالور کا رخ سر سلطان کی پیشانی کی طرف کرتے ہوئے
کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ سیکرٹ سروس کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ آج
ہی دیا گیا ہے" ــــــ سر سلطان نے ڈوبتے ہوئے سے لہجے میں
کہا۔ وہ اس وقت تقریباً نیم غشی کی حالت میں لگ رہے تھے۔

"اب یہ فارمولا اسی دانش منزل میں ہوگا۔ وہاں کیسے انتظامات
ہیں" ــــ ٹامورنے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا۔ میرا تعلق صرف عمران کے
ساتھ رہتا ہے۔ مجھے اور کچھ معلوم نہیں" ــــــ سر سلطان نے اسی لہجے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی شاید تکلیف کی شدت سے دوبارہ بیہوش
ہو گئے۔

"آؤ جوڈتھ اب نکل چلیں۔ جو کچھ ہم معلوم کرنا چاہتے تھے وہ پتہ
چل گیا" ــــــ ٹامورنے پیچھے ہٹتے ہوئے جوڈتھ سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"میرا خیال ہے ٹامور ہمیں فوری طور پر اس دانش منزل پر ریڈ
کر دینا چاہیئے۔ ورنہ یہ ہوش میں آتے ہی وہاں اطلاع کر دے
گا" ــــــ جوڈتھ نے منہ پر چڑھا ہوا نقاب اتارتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ کسی افسر کی کوٹھی نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کا
ہیڈکوارٹر ہے۔ البتہ ہم واپس جاتے ہوئے اس کا جائزہ لے
لیں گے" ــــــ ٹامورنے بھی نقاب اتار کر جیب میں رکھا اور پھر
وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران ناشتے میں مصروف تھا کہ پاس رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یہ صبح صبح آخر لوگوں کو فون کرنے کا کیا شوق ہو جاتا ہے۔ نہ اللہ نہ رسول۔ بس ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے سلیمان سلیمان"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور سلیمان کو زور زور سے آوازیں دینی شروع کر دیں۔

"آپ خود سن لیجئے۔ میں ناشتے میں مصروف ہوں۔ اور بزرگ کہتے ہیں ناشتے کے دوران صرف ناشتہ ہی کرنا چاہیئے"۔۔۔ سلیمان کی آواز سنائی دی۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"آپ جو صاحب یا صاحبہ بولنا چاہتی ہیں۔ کیا آپ دس پندرہ منٹ بعد نہیں بول سکتیں۔ تاکہ میں اطمینان سے ناشتہ کر لوں"

عمران نے ریسیور اٹھاتے ہی سخت لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں۔ سر سلطان شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچے ہیں۔ انہیں ابھی ہوش آیا ہے۔ تو انہوں نے فوری طور پر آپ کو بلانے کا کہا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان زخمی۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ رات کو ان کی کوٹھی میں کسی نے داخل ہو کر ان پر غیر انسانی تشدد کیا ہے۔ اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے مجھے میری رہائش گاہ پر فون کیا۔ تو میں فوری ایمبولینس لے کر ان کی کوٹھی پر پہنچا۔ وہاں پولیس سمیت سب بے ہوش پڑے تھے۔ سر سلطان کو تو میں لے کر ہسپتال آ گیا اور باقی لوگوں کے لئے میں نے جنرل ہسپتال کے انچارج کو فون کر دیا۔ سر سلطان کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس لئے مسلسل مصروف رہنا پڑا۔ اب جا کر وہ او۔کے ہوئے ہیں تو میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے آپ کو بلانے کا کہا تھا لیکن اس وقت وہ نیم غشی کی حالت میں تھے۔ اور ان کی حالت خطرے میں تھی۔ اس لئے میں آپ کو بلانے کی بجائے ان کی ٹریٹمنٹ میں مصروف رہا۔ اب خدا کا شکر ہے کہ ان کی حالت بھی خطرے سے باہر ہو چکی ہے اور وہ پوری طرح ہوش میں بھی ہیں۔ ناشتہ آپ بے شک یہاں آ کر

کر لیجئے۔ کیونکہ سر سلطان کی ٹریٹمنٹ میں مسلسل مصروف رہنے کی
وجہ سے میں نے بھی ناشتہ نہیں کیا"۔۔۔ دوسری طرف سے
ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔
" اوہ۔ میں ابھی آرہا ہوں۔ آپ کا ناشتہ میرے ذمہ رہا"
عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور ڈریسنگ
روم کی طرف بھاگ پڑا۔ لباس تبدیل کر کے وہ باہر نکلا تو کمرے
میں سلیمان موجود تھا۔
" خیریت ہے صاحب۔ آپ نے ناشتہ ادھورا چھوڑ دیا ہے"
سلیمان کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔
" سر سلطان ہسپتال میں شدید زخمی پڑے ہیں"۔۔۔ عمران
نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
" یا اللہ خیر۔ یہ ہسپتال کے چکر زیادہ ہی لگنے لگ گئے ہیں"۔۔۔
سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران تیزی سے بھاگتا ہوا
فلیٹ سے نکلا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے
سپیشل سروسز ہسپتال کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے
ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر سر
سلطان پر کس نے تشدد کیا ہوگا اور کیوں۔ ہسپتال پہنچ کر اس
نے کار روکی اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ ڈاکٹر صدیقی کے دفتر
کی طرف بڑھ گیا۔
" آیئے عمران صاحب۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا"۔۔۔
عمران کے دفتر میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر صدیقی نے اٹھ کر کھڑے

ہوتے ہوئے پوچھا۔
" سر سلطان کو کیا ہوا ہے۔ مجھے پہلے تفصیل سے بتایئے"۔۔
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" سر سلطان پر تشدد کیا گیا ہے۔ ان کی پسلیوں پر زوردار
ضربیں لگائی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے دو تین پسلیاں بھی کریک ہو
گئیں۔ ان کے سینے پر بھی ضربیں لگائی گئیں اور جسم کے دوسرے
حصوں پر بھی۔ چہرے پر زوردار تھپڑ مارے گئے۔ بہرحال ان کی ہمت
تھی کہ انہوں نے ہوش میں آکر مجھے فون کر ڈالا۔ ورنہ اگر زیادہ
دیر ہو جاتی تو شاید ان کا بچ جانا محال ہو جاتا"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس
لیا۔
" ٹھیک ہے۔ آپ جا کر ناشتہ کریں۔ آپ کی حالت بتا رہی
ہے کہ آپ نے واقعی مسلسل کام کیا ہے۔ میں خود مل لیتا ہوں
سر سلطان سے۔ کس کمرے میں ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔
" سپیشل روم میں۔ ویسے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں آپ کو
وہاں چھوڑ دیتا ہوں۔ اور اگر آپ نے ناشتہ کرنا ہو تو میں گھر
سے ناشتہ منگوا لیتا ہوں"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔
" ارے نہیں۔ ناشتہ تو میں نے کر لیا ہے۔ بس چائے پینی
رہ گئی تھی۔ وہ آپ کی طرف ادھار رہی۔ پھر کبھی سہی"۔۔۔ عمران
نے کہا اور دفتر سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے
کمرے میں داخل ہوا تو سر سلطان بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان

کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور جسم پر کمبل تھا۔ ان کی آنکھیں بند تھیں۔ گلوکوز
البتہ انہیں دیا جا رہا تھا اور ایک ڈاکٹر اور دو نرسیں بھی وہاں موجود تھیں۔
"کمال ہے۔ واقعی مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب سلطانوں کے تاج
کپڑے کی پٹی تک آ پہنچے ہیں۔ وہ ہیرے، جواہرات، سونا سب غائب"
عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان کی آنکھیں عمران
کی آواز سن کر کھل گئیں۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔
"شکر کرو سر بچ گیا ہے۔ اس لئے کپڑے کا ہی سہی۔ تاج باندھنے کی
جگہ تو مل گئی ہے" ____ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر صدیقی
اس دوران کمرے میں موجود ڈاکٹر اور نرسوں کو اشارے سے بلا کر باہر چلے
گئے تھے۔ اور دروازہ بند ہو گیا تھا۔
"اگر آپ کا مطلب آرام کرنا ہی تھا تو آپ مجھے حکم کرتے۔ میں کسی
پہاڑی علاقے کے پُر فضا مقام میں کوئی کوٹھی آپ کو کرایہ پہ لے دیتا۔
اب اتنا گیا گزرا ابھی میں نہیں کہ ایک دو ماہ کا کرایہ ہی ادا نہ کر سکتا۔ آپ
نے خواہ مخواہ آرام کرنے کے لئے ہسپتال کا انتخاب کر لیا" ____ عمران
نے کرسی گھسیٹ کر سر سلطان کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا اور سر سلطان
آہستہ سے ہنس پڑے۔
"ان لوگوں نے تو پوری کوشش کی تھی کہ میں مستقل آرام پہ چلا جاؤں
لیکن خدا کو شاید ابھی میری زندگی منظور تھی" ____ سر سلطان نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
"کون لوگ تھے اور کیوں انہوں نے ایسا کیا ہے۔ آپ مجھے تفصیل سے
بتائیے" ____ عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک مرد اور ایک عورت تھی۔ میں رات کو کام کر کے تقریباً ایک بجے
سویا تھا کہ ان میں سے ایک کی آواز سن کر میری آنکھ کھل گئی۔ ان دونوں
نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔ میرے کمرے کی بڑی
بتی جل رہی تھی۔ ان دونوں نے چہروں پہ نقاب باندھ رکھے تھے۔ لیکن چست
لباس کی وجہ سے انہیں دیکھتے ہی پتہ چل گیا کہ ان میں سے ایک مرد ہے۔
اور ایک عورت۔ وہ مرد بات کر رہا تھا۔ گو اس نے مقامی زبان اور لہجے
میں بات کی تھی۔ لیکن میں پہچان گیا کہ وہ بہرحال مقامی نہیں ہے بلکہ غیر ملکی
ہے۔ اس نے میرا نام لے کر مجھے آواز دی تھی۔ وہ مجھ سے سیکرٹ سروس
کے بارے میں تفصیلات طلب کر رہے تھے" ____ سر سلطان نے کہنا
شروع کر دیا اور پھر انہوں نے آخری بار بے ہوش ہونے تک پوری تفصیل
آہستہ آہستہ سنا ڈالی۔ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔
"تو آپ نے انہیں دانش منزل کے متعلق بھی بتا دیا اور اس فارمولے
کے متعلق بھی" ____ عمران نے کہا۔
"میرے ذہن میں یہ باتیں موجود ہیں۔ کہ میں نے شاید نیم غشی کے عالم
میں یہ سب کچھ بتایا ہے۔ اور ایک بات جو میں خاص طور پہ تمہیں بتانا چاہتا
ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ان میں سے مرد کا نام ٹامور اور عورت کا جوڈتھ تھا۔
لیکن میں حتمی طور پہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ شاید یہ نام ان کی باتوں کے درمیان
اس وقت میرے ذہن میں موجود رہے۔ جب میں آخری بار بے ہوش
ہو رہا تھا بس ذہن میں بہرحال یہ نام موجود ہیں" ____ سر سلطان نے
کہا۔
"آپ نے درست سنا ہے۔ اور اب ساری بات واضح ہو گئی ہے۔

مجھے اور فیاض کو بے ہوش کرنے والا بھی یہی آدمی ٹامور ہے۔ اور سپیشل سیل
سے فارمولا اڑانے کی بھی کوشش اسی نے کی تھی۔ لیکن پھر شاید انہیں
معلوم ہو گیا کہ فارمولا نقلی ہے۔ اور یقیناً انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اب
یہ کیس اور فارمولا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے۔ اس لئے انہوں نے
آپ پر تشدد کر کے اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔
بہرحال فکر نہ کریں۔ جلد ہی انہیں آپ کو لگنے والی ہر ضرب کا پورا پورا حساب
دینا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ ہیں کون۔ کیا تم انہیں جانتے ہو"۔۔۔۔ سر سلطان نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس ٹامور کا پورا نام جارج ٹامور ہے۔ اور اس کا تعلق آرمینیا سے
ہے۔ دوسری اس کی ساتھی عورت۔ یہ عورت ایک مشہور صحافی کے روپ
میں لیبارٹری انچارج ڈاکٹر حسن سے واردات سے ایک روز پہلے ملی تھی۔
میں نے ان کی رہائش گاہ ٹریس کر لی تھی۔ لیکن وہ پہلے ہی اسے چھوڑ چکے
تھے۔ میں یہی سمجھا تھا کہ شاید وہ فلم کے ساتھ واپس چلے گئے ہوں گے اور
بعد میں واپس آئیں گے۔ لیکن آپ کے ساتھ ہونے والی واردات سے
پتہ چل گیا ہے۔ کہ وہ ابھی یہیں ہیں۔ اب میں انہیں تلاش کر لوں گا۔ آپ
ذرا اس ٹامور کے قدوقامت کی تفصیل مجھے بتا دیں"۔۔۔۔ عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سر سلطان نے اسے ٹامور کے قدوقامت
کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ آرام کریں۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"
عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے۔ میں شرمندہ ہوں۔ کہ میں نے انہیں دانش منزل کے
متعلق بتا دیا ہے۔ لیکن یقین کرو۔ میں نے یہ بات صرف نیم بے ہوشی
کے عالم میں بتائی ہے۔ پھر بھی میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا ہے"۔۔۔۔
سر سلطان نے انتہائی ندامت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

"ارے۔ آپ نے یہ بتا کر تو میری مشکل حل کر دی ہے۔ اس کے لئے
تو مجھے آپ کا مشکور ہونا چاہیئے۔ آپ الٹی بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم صرف مجھے تسلی دینے کے لئے یہ بات کر رہے ہو۔ بہرحال
میں سخت شرمندہ ہوں۔ اللہ مجھے معاف کرے"۔۔۔۔ سر سلطان
نے کہا۔

"سر سلطان۔ آپ نے دانش منزل کے متعلق بتا کر انہیں ایک
ٹارگٹ دے دیا ہے۔ اب ظاہر ہے انہوں نے فارمولا حاصل
کرنے کے لئے دانش منزل پر ریڈ کرنا ہے۔ اس طرح ہمیں انہیں
ٹریپ کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ ورنہ ہمیں ان کو پکڑنے میں
دقت ہوتی۔ اب معاملہ بالکل سیدھا ہو گیا ہے۔ اس لئے تو میں
کہہ رہا تھا کہ مجھے تو آپ کا مشکور ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہ بات ہے تو پھر میرے دل پر بوجھ ہٹ گیا ہے۔
خدایا تیرا شکر ہے ورنہ ضمیر کی یہ خلش مجھے یقیناً مار ڈالتی"۔۔۔۔
سر سلطان نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک ہسپتال میں مجھے کوئی سرکاری افسر نظر نہیں آیا۔

اور نہ ہی آپ کے بچے یہاں نظر آتے ہیں۔ ورنہ آپ جیسے بڑے افسر کا ہسپتال پہنچ جانے کے بعد تو یہاں ہر طرف سرکاری سرکار نظر آرہی ہوتی" عمران نے شاید موضوع بدلنے کے لئے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک کسی کو اطلاع ہی نہیں ہے۔ میں نے سب سے پہلے تمہیں اس لئے بلوایا تھا تاکہ یہ ساری معلومات تم تک پہنچا دوں۔ اور ویسے بھی یہ خصوصی ہسپتال ہے۔ یہاں تو کوئی ویسے بھی نہیں آسکتا اور بچے گاؤں گئے ہوئے ہیں" ــــــ سر سلطان نے جواب دیا۔

"اچھا۔ آپ آرام کریں۔ خدا حافظ" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر دفتر سے باہر آگیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہسپتال سے نکل کر تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ لیکن عمران نے دانش منزل کے سامنے والے راستے کی بجائے خفیہ راستے سے اندر جانے کو ترجیح دی۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ ٹامور اور اس کے ساتھی عمارت کی نگرانی کر رہے ہوں۔

"خیریت عمران صاحب۔ آپ خفیہ راستے سے آئے ہیں" ــــــ عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھ کر استقبال کرتے ہوئے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے جواب میں سر سلطان کے ساتھ ہونے والی واردات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو یہ ٹامور سر سلطان کے پاس جا پہنچا" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں خفیہ راستے سے آیا ہوں۔ کہ ہو سکتا ہے کہ ٹامور کے ساتھی نگرانی کر رہے ہوں۔ بہرحال تم بتاؤ۔ آرمینیا سے ٹامور کے بارے میں کچھ معلومات ملیں" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک تو ٹائی سن نے کوئی اطلاع نہیں دی۔ وہ وہاں رہتا تو نہیں کہ اسے خود ہی معلوم ہو۔ ظاہر ہے اسے آرمینیا پہنچ کر معلومات حاصل کرنی پڑیں گی" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ــــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ــــــ جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"جولیا۔ دو ممبرز کو دانش منزل بھیج دو۔ انہوں نے یہاں یہ چیک کرنا ہے کہ کوئی آدمی دانش منزل کی نگرانی تو نہیں کر رہا۔ اگر کوئی ایسا آدمی انہیں نظر آئے تو انہیں کہہ دینا کہ وہ اسے بے ہوش کر کے دانش منزل پہنچا دیں" ــــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رانا ہاؤس کی نگرانی۔ اوہ تو باس کوئی کیس شروع ہو گیا ہے" ــــــ جولیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی کیس ہے۔ جس کے سلسلے میں عمران اور فیاض کو بیہوش کیا گیا تھا" ــــــ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی صدیقی اور نعمانی کی ڈیوٹی لگا دیتی ہوں"

جولیانے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" تم نے اب دانش منزل کا حفاظتی نظام ہر وقت آن رکھنا ہے اور خود بھی ہوشیار رہنا ہے۔ یہ لوگ کسی بھی وقت یہاں ریڈ کر سکتے ہیں" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مگر کیا آپ جا رہے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ذرا لائبریری چیک کرتا ہوں۔ شاید ٹامور اور جوڈتھ کے ناموں کے سلسلے میں کسی فائل میں کچھ موجود ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

" اس سر سلطان نے آخر یہ کیوں کہا کہ عمران ہوش میں آچکا ہے، اس سے وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا"۔۔۔ جوڈتھ نے سامنے بیٹھے ہوئے ٹامور سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو آنکھیں بند کئے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

" کیا۔۔ کیا کہا تم نے"۔۔۔ ٹامور نے چونک کر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

" تم کس سوچ میں ڈوبے ہوئے ہو۔ آخر اتنی پریشانی کس لئے ہے۔ پہلے تو تم کبھی اتنے پریشان نہ ہوئے تھے۔ اس عمارت کا ہمیں پتہ چل گیا ہے جس میں وہ فارمولا ہے۔ گو عمارت قلعہ نما ہے لیکن بہرحال ہے تو عمارت۔ ہم کسی بھی طریقے سے اندر داخل ہو کر فارمولا حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کام ہمارے لئے نیا تو نہیں"۔۔۔ جوڈتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ہیڈکوارٹر نہیں چاہتا کہ ہم کسی طرح بھی سیکرٹ سروس
سے ٹکرائیں۔ میں نے واپسی کے بعد جب تم سو گئی تھیں ہیڈکوارٹر
سے اس بارے میں بات کی تھی۔ کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ کوئی پلاننگ
بنانے کے بعد میں باس جیفرے سے ضرور اسے ڈسکس کرتا ہوں اس
کے مشورے میری پلاننگ کو اور زیادہ کامیاب بنا دیتے ہیں۔ میں
نے رات کو اس عمارت کے دیکھنے کے بعد اس پر ریڈ کرنے کی
پلاننگ کر لی تھی۔ لیکن باس نے سختی سے منع کر دیا۔ کیونکہ میں
ہیڈکوارٹر کی یہی ہدایات ہیں کہ فارمولا اس طرح اڑایا جائے کہ
سیکرٹ سروس سے براہِ راست ٹکراؤ نہ ہو۔ اور نہ ہی ہماری
تنظیم کا نام سامنے آئے۔ ورنہ یہ لوگ ہمارے فارمولا حاصل کر
لینے کے باوجود پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ باس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس انتہائی طاقتور اور فعال سروس ہے۔ گو اس کی
روح علی عمران کو سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے بغیر بھی اس سروس کو
آسان شکار نہ سمجھا جائے۔ اس نے کہا ہے کہ اب سیکرٹ سروس
اس عمارت کے گرد اپنا جال اسطرح بچھا دے گی کہ جیسے ہی ہم اس
پر ریڈ کریں گے وہ فوری طور پر ہمیں جکڑ لیں گے۔ اس لئے اس نے
کہا ہے کہ ہم اس عمارت پر براہِ راست ریڈ کرنے کی بجائے
اس طرح کی پلاننگ کریں کہ عمارت پر ریڈ بھی نہ ہو اور فارمولا بھی
باہر آ جائے" ـــــ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوہ واقعی باس جیفرے نے بات تو ٹھیک کی ہے۔ میں
نے تو تمہیں کہا تھا کہ اس بوڑھے کو مار ڈالو۔ اس طرح کسی کو پتہ

نہ چلتا کہ ہم نے اس سے کیا پوچھا ہے۔ لیکن اب تو واقعی یہ سروس
پوری طرح ہوشیار ہو چکی ہو گی" ـــــ جوڈتھ نے اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" اس سر سلطان کے مرنے کے بعد تم نہیں جانتیں کہ یہاں کیا
حالات ہو جاتے۔ شاید ایک ایک آدمی کی تلاشی لی جاتی۔ اور ہم
بُری طرح پھنس کر رہ جاتے۔ بہرحال اب میں کوئی ایسی پلاننگ
سوچ رہا ہوں کہ جس سے واقعی اس عمارت پر ریڈ بھی نہ کرنا پڑے۔
اور فارمولا بھی ہم حاصل کر لیں" ـــــ ٹامور نے کہا۔
" ایک بات اور۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ سیکرٹ سروس نے
وہ فارمولا وہاں سے ہٹا دیا ہو" ـــــ جوڈتھ نے کہا۔
" ہو تو سکتا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو گا نہیں۔ کیونکہ یہ
لوگ اپنے انتظامات کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں۔ بہرحال یہ بعد کی بات
ہے۔ تم عمران کی کیا بات کر رہی تھیں" ـــــ ٹامور نے کہا۔
" میں کہہ رہی تھی کہ وہ سر سلطان آخر ہمیں کیوں یہ یقین دلانا
چاہتا تھا کہ عمران ہوش میں آ گیا ہے۔ جب کہ ہمیں معلوم ہے کہ
ایسا ممکن ہی نہیں۔ اس بات سے وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا"
جوڈتھ نے کہا۔
" معلوم نہیں۔ ویسے جس انداز میں وہ بات کر رہا تھا اس سے
تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ حالانکہ میں ہیڈکوارٹر کے
مطابق ان ریز کا کوئی توڑ ابھی ایجاد نہیں ہو سکا۔ اور تم جانتی ہو
کہ میں ہیڈکوارٹر کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی" ـــــ ٹامور نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ یہ ریز فائرنگ انہوں نے خود ہی ہمیں سپلائی کی ہے۔ اور مین ہیڈ کوارٹر جو کہتا ہے وہ پتھر پر لکیر ہوتی ہے۔ آج تک تو کبھی غلط ثابت نہیں ہوئی"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

" لیکن وہ سر سلطان کا لہجہ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں۔ کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔ اور ساتھ پڑی ہوئی میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سلیمان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

" یہ عمران کا فلیٹ ہے۔ میں ایکریمیا سے ان کا ایک دوست آرتھر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ ٹامور نے بڑے دوستانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ ان کا فلیٹ ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کے ایک دوست نے پاکیشیا سے مجھے بتایا ہے۔ کہ وہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں ہیں۔ میرے پاس یہی نمبر تھا۔ آپ کے پاس ہسپتال کا نمبر ہو تو مجھے بتا دیجئے۔ میں ان کی عیادت کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

" وہ اب ٹھیک ہو چکے ہیں اور ہسپتال سے واپس آ گئے ہیں۔ لیکن اس وقت فلیٹ پر موجود نہیں ہیں۔ آپ اپنا نمبر بتا دیجئے۔

میں انہیں بتا دوں گا۔ وہ آپ سے بات کر لیں گے"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہو گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ حالانکہ مجھے یہی بتایا گیا تھا کہ وہ اس قدر بیمار ہیں کہ ڈاکٹروں نے بھی ان کے فوری علاج سے مایوسی کا اظہار کر دیا ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے لہجے میں مصنوعی مسرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ ڈاکٹروں کا یہی خیال تھا۔ لیکن وہ ٹھیک ہو گئے ہیں"۔ سلیمان نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ میں پھر کسی وقت فون کر لوں گا۔ تھینک یو"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کیا ہوا۔ کیا واقعی عمران ہوش میں آ گیا ہے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ وہ اس کا باورچی سلیمان تو یہی بتا رہا ہے۔ اور جس انداز میں اس سے بات ہوئی ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ واقعی وہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ بلیک تھنڈر کے سائنسدان اس قدر احمق تو نہیں ہیں کہ اتنا بڑا دعویٰ کریں اور اس پس ماندہ ملک کے ڈاکٹر ان کے دعوے کو غلط ثابت کر دیں"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

" میرا خیال ہے۔ یہ سب کچھ ایک پلاننگ کے تحت بتایا جا رہا ہے۔ ورنہ ایسا ممکن ہی نہیں"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"ممکن تو نہیں۔ لیکن اگر واقعی ایسا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم ہر لحاظ
سے ناکام ہو چکے ہیں۔ اور اب یہ عمران ہمارے پیچھے بھوت کی طرح لگ
جائے گا۔ مجھے دوبارہ باس جیفرے سے بات کرنی ہوگی"۔۔۔ ٹامور نے
کہا۔

"ارے ارے۔ اُسے یہ بات بھی نہ کہنا کہ عمران ہوش میں آچکا ہے۔
اور میں ہیڈ کوارٹر کی بات غلط ثابت ہو گئی ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ اس
معاملے میں کس قدر سخت ہے۔ چھوڑو اگر ہوش میں آ بھی گیا ہے تو کیا ہوا۔
ہمیں تو بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ تم اس بارے میں کچھ سوچو۔
میرا خیال ہے۔ اگر ہم کسی بڑے اور اہم آدمی کو یرغمال بنا کر اس کی
رہائی کے لئے یہ مطالبہ کر دیں کہ اس کی رہائی فارمولے کے بدلے میں
ہو سکتی ہے۔ تو ہمارا ورک کامیاب رہے گا"۔۔۔ جوڈتھ نے
کہا۔

"نہیں یہ گھٹیا مجرموں جیسی حرکت ہے۔ اور ہم بلیک تھنڈر کے
سپیشل ایجنٹ ہیں۔ ہمیں تو کوئی ایسی پلاننگ کرنی چاہیئے۔ جو
ہمارے شایان شان ہو۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ۔
یہ پلاننگ ٹھیک رہے گی"۔۔۔ ٹامور نے یک لخت مسرت بھرے
لہجے میں کہا تو جوڈتھ چونک کر سوالیہ نظروں سے ٹامور کو دیکھنے لگی۔

"فارمولے پر کام تو لیبارٹری میں ہو رہا ہے اگر ہم لیبارٹری میں گھس کر کسی
ذمہ دار سائنسدان کو کور کر لیں تو پھر یہ فارمولا سرکاری طور پر سیکرٹ
سروس کی تحویل سے واپس لیبارٹری منگوایا جا سکتا ہے۔ اور ایک
بار وہ اس دانش منزل سے لیبارٹری پہنچ گیا تو پھر وہاں سے

آسانی سے اڑایا جا سکتا ہے"۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"بات تو واقعی ٹھیک ہے۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ میں ڈاکٹر حسن سے
ملی ہوں۔ تمہارا قد و قامت بالکل ڈاکٹر حسن جیسا ہے۔ تم اس کی جگہ
آسانی سے لے سکتے ہو۔ تم مقامی زبان بھی بول لیتے ہو۔ اور سائنس کے
بارے میں بھی تمہارا علم وسیع ہے۔ تم اس کا رول آسانی سے نبھا لو
گے"۔۔۔ جوڈتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اسی آئیڈیے پر کام شروع کرتے ہیں۔ مجھے یقین
ہے کہ ہم کامیاب رہیں گے"۔۔۔ ٹامور نے کہا اور جوڈتھ نے بھی
اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھے ہوئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ بلیک زیرو اس کے لئے چائے بنانے کچن میں گیا ہوا تھا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں آرمینیا سے ٹائی سن بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس ——— کیا رپورٹ ہے۔ تم نے رپورٹ دینے میں کافی وقت لگا دیا ہے اوور" ——— عمران کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"باس۔ جو پتہ آپ نے دیا تھا۔ وہ پتہ ایک خالی مکان کا تھا جس کا مالک ایک بوڑھا آدمی ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ مکان صرف ایک ہفتے کے لئے گزشتہ ماہ ایک آدمی نے لیا تھا جس کا نام الیگزینڈر تھا۔ پھر کسی نے نہیں لیا۔ بہرحال میں نے زیر زمین دنیا میں

روابط بڑھائے۔ اور دوبارہ ٹامور کے بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کر دیں۔ اس لئے اتنی دیر ہوئی ہے رپورٹ دینے میں" ——— ٹائی سن نے بڑے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"بہرحال کیا رپورٹ ہے اوور" ——— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ جارج ٹامور ایک پیشہ ور قاتل رہا ہے۔ زیر زمین دنیا اسے اصل نام کی بجائے ٹائی ماسٹر کے نام سے جانتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے شکار کے ساتھ انتہائی دلچسپ حرکات اور شرارتیں کرتا رہتا ہے۔ لیکن کوئی بھی اس کے صحیح پتے یا حلیے سے واقف نہ تھا۔ کیونکہ وہ زیر زمین دنیا میں نظر نہیں آتا۔ اس کا صرف نام ہی ہر ایک آدمی نے سنا ہوا ہے۔ بہرحال میں نے اسے تلاش کر لیا۔ یہاں ایک کلب ہے۔ پاکن کلب۔ وہ اس کا مالک ہے۔ اور اس کلب میں وہ صرف جارج کے نام سے مشہور ہے۔ زیادہ تر اس کا وقت آرمینیا سے باہر ہی گزرتا ہے۔ سنا ہے وہ اسلحے کی سمگلنگ میں بھی ملوث ہے۔ اس کی رہائش گاہ پر صرف دو ملازم رہتے ہیں۔ میں نے انہیں ٹٹولا تو ایک عجیب بات کا علم ہوا ہے کہ وہ دراصل کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کا ایجنٹ ہے۔ اس تنظیم کا نام بلیک تھنڈر بتایا گیا ہے۔ اور وہ زیادہ تر آفشتان میں رہتا ہے۔ وہاں ہی کام کرتا ہے۔ کبھی کبھار آرمینیا آتا ہے اور ایک دو ہفتے رہ کر واپس چلا جاتا ہے۔ اب بھی وہ گزشتہ دو ہفتوں سے آرمینیا نہیں آیا۔ آفشتان میں اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا سلور طلز کلب میں ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ سلور طلز کلب بھی اسی کی ملکیت ہے۔

اب اگر آپ حکم دیں تو میں آفشاٹن جا کر مزید معلومات حاصل کروں اوور" ۔۔۔ ٹائی سن نے کہا۔

"نہیں۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم واپس چلے جاؤ" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ اور ریسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے بلیک زیرو چائے کے دو کپ اٹھائے آپریشن روم میں آیا۔ اور اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اٹھا کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ٹائی سن کی رپورٹ آ رہی تھی باس" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بس ایک چونکا دینے والی بات سامنے آئی ہے کہ ٹامور کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بلیک تھنڈر ۔۔۔ تو اس بار پھر بلیک تھنڈر سامنے آ رہی ہے لیکن یہ کیسی تنظیم ہے کہ ہر بار نیا ایجنٹ بھیج دیتی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی ایڈوانس تنظیم ہے۔ آدمیوں کے لحاظ سے بھی اور سائنسی ایجادات کے لحاظ سے بھی" ۔۔۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اس کے خلاف بھرپور انداز میں کام کرنا چاہئے۔ تاکہ اس کا خاتمہ ہو سکے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی اس کی ضرورت پیش ہی نہیں آئی۔ کیونکہ صرف چند ایجنٹ ہی سامنے آئے ہیں۔ ویسے تو اس کی کوئی ایسی سرگرمی سامنے نہیں آئی جس سے معلوم ہو کہ پاکیشیا کی سلامتی یا مسلم ممالک کی سلامتی کو یا دنیا کو اس تنظیم سے کوئی خطرہ ہو۔ چھوٹے چھوٹے مشنز کے لئے وہ ایجنٹ بھیج

دیتی ہے۔ بہرحال اس نام کے سامنے آنے کے بعد صورت حال زیادہ سنجیدہ ہو گئی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سنجیدہ ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"اس لئے کہ یہ لوگ انتہائی جدید ترین سائنسی آلات استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے دانش منزل کے حفاظتی نظام کو فیل بھی کر سکتے ہیں۔ اور فارمولا بھی اڑا سکتے ہیں۔ جبکہ عملی طور پر صورت حال یہ ہے کہ سرسلطان پر حملے کے بعد اب تک نہ ہی انہوں نے دانش منزل کی نگرانی کی ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور سرگرمی سامنے آئی ہے۔ اس لئے مجھے شک پڑتا ہے کہ یہ لوگ کسی گہری پلاننگ میں مصروف ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ فارمولا یہاں سے کسی اور جگہ شفٹ نہ کر دیا جائے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"فارمولا تو یہیں رہے گا۔ کیونکہ یہاں صرف یہی فارمولا نہیں ہے۔ اور بھی بے حد قیمتی فارمولے موجود ہیں۔ البتہ اب اس ٹامور اور اس کی ساتھی عورت کو ٹریس کرنے کے لئے مجھے بھی کوئی نہ کوئی چارہ ڈالنا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا چارہ ڈالیں گے۔ ان کا کچھ پتہ تو چلے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر حسن کی طرف سے ایک کانفرنس کرائی جا سکتی ہے۔ جس میں اس فارمولے کے متعلق مقالہ جات پڑھوائے جا سکتے ہیں۔ یا وہاں ڈاکٹر حسن کی طرف سے نجی طور پر یہ بات کرائی جا سکتی ہے کہ فارمولے کی حفاظت کے لئے اسے سیکرٹ سروس کی تحویل میں دیا گیا تھا۔ لیکن سیکرٹ سروس

کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے کے بعد اس پر ہونے والے تجربات میں چونکہ دقتیں پیدا
ہو گئی تھیں۔ اس لئے اُسے وہاں سے واپس لے کر ایک اور آدمی رانا تہور
علی کی حفاظت میں دے دیا گیا ہے۔
" رانا تہور علی۔ ایک پرائیویٹ سیکورٹی کمپنی چلاتا ہے۔ اس ایجنسی کا
ہیڈ کوارٹر رانا ہاؤس ہے۔ جب فارمولے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو رانا
تہور علی اُسے فوری طور پر لیبارٹری پہنچا دیتا ہے۔ اور پھر واپس لے آتا ہے"
عمران نے چائے پیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔
" باس۔ شاید ابھی تک اس۔ ٹی۔ ایس گیس کے اثرات آپ کے ذہن
پر موجود ہیں۔ اس قدر اہم فارمولا اور ایک پرائیویٹ حفاظتی کمپنی کی تحویل
میں کوئی حکومت بھی نہیں دے سکتی۔ یہ آئیڈیا ہی غلط ہے۔ کسی کو اس پر
یقین ہی نہ آئے گا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔
" چلو۔ رانا تہور علی کو سائنسدان بنا دو۔ اور رانا ہاؤس میں اس کی ذاتی
لیبارٹری بنا دو۔ پھر تو کام چل جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
" آپ کا مطلب یہ ہے کہ کسی طرح اس جارج ٹامور کو یہ معلوم ہو سکے۔ کہ
فارمولا اب دانش منزل میں نہیں ہے۔ بلکہ یہاں سے کسی اور جگہ پہنچ گیا
ہے۔ یہی چاہتے ہیں ناں آپ" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔
" ہاں۔ میں جارج ٹامور کو اس کے بل سے باہر نکالنا چاہتا ہوں۔ وہ
نجانے کیوں بل میں چھپ کر بیٹھ گیا ہے" ـــــ عمران نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
" تو اس کے لئے اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کی کیا ضرورت ہے۔ ملٹری انٹیلیجنس
کے دفتر تک یہ بات پہنچا دیں کہ فارمولا سیکرٹ سروس کی تحویل سے واپس

لے لیا گیا ہے۔ بلیک تھنڈر تک بات خود بخود پہنچ جائے گی" ـــــ بلیک زیرو
نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران یک لخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی
آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی
" تم نے اپنی چائے میں کشتہ مقوی دماغ تو نہیں ڈال لیا" ـــــ
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" کشتہ مقوی دماغ ـــ کیا مطلب" ـــــ بلیک زیرو نے حیران
ہو کر پوچھا۔
" آغا سلیمان پاشا یہ کشتہ بنا کر کھاتا رہتا ہے۔ اسی طرح اُسے
اپنی تنخواہوں، اوور ٹائموں اور بونسوں کا ایک ایک پیسہ یاد رہتا ہے۔
جو اس نے وصول کرنا ہوتا ہے۔ اور اب تمہارا ذہن بھی بالکل سلیمان
کی طرح کام کرنے لگ گیا ہے۔ جب کہ میرا یہ حال ہو رہا ہے کہ سلیمان
کی تنخواہیں بھولتے بھولتے سب کچھ بھولنا شروع ہو گیا ہے۔ ویری گڈ۔
بلیک زیرو۔ آج تمہارے ذہن نے واقعی کام دکھایا ہے" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔
" میرے ذہن میں بھی اچانک خیال آ گیا تھا کہ ان لوگوں کو آخر کس
طرح یہ معلوم ہو گیا کہ فارمولا سپیشل سٹور سے سیکرٹ سروس کی تحویل میں
چلا گیا ہے۔ اس کا علم یا تو صدر مملکت کو تھا یا سر سلطان کو اور یا صرف
ملٹری انٹیلی جنس والوں کو۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ یقیناً ملٹری انٹیلی
جنس کے دفتر میں بلیک تھنڈر کا کوئی نہ کوئی مخبر موجود ہے" ـــــ بلیک زیرو
نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
" تم نے بالکل صحیح بات سوچی ہے اور بروقت۔ اس کا مطلب ہے۔

اب مجھے آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کا بل یاد رکھنا پڑے گا۔ ورنہ تو میرے دماغ کی بیٹری اسی طرح کمزور ہوتی گئی تو پھر کسی روز سڑکوں پر چھکیاں سجاتا پھرتا نظر آؤں گا“۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”آپ ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو فون کر رہے ہیں“۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ کیوں کوئی خاص بات ہے“۔۔۔ عمران نے کریڈل دباتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ملٹری انٹیلی جنس کا نیا سربراہ مقرر ہوا ہے۔ کرنل اسد۔ میں نے اُسے فون کیا تھا۔ اس نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں بات کرنی چاہی تو میں نے اُسے ڈانٹ دیا تھا“۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”کمال ہے۔ میرے بے ہوش ہوتے ہی اس قدر انقلاب۔ آپریشن ہو گیا ہے یا ابھی ہونا ہے“۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپریشن۔ کیسا آپریشن“۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔ ظاہر ہے عمران نے بات ہی ایسی کر دی تھی کہ جس کا پہلی بات سے کوئی لنک بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

”میرا مطلب ہے تبدیلی جنس کا آپریشن۔ کیونکہ ایک ہی صنف ایسی ہے جس سے بے تکلفی کے نتیجے میں ڈانٹ سننی پڑتی ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

”ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز

سنائی دی۔

”ایکسٹو۔ چیف سے بات کراؤ“۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر“۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

”یس سر۔ کرنل اسد بول رہا ہوں“۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا اور عمران مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ بلیک زیرو کی ڈانٹ کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ کرنل صاحب کا لہجہ اس قدر مؤدبانہ ہے۔

”کرنل اسد۔ آپ کو معلوم ہے کہ سپر میزائل کا فارمولا سپیشل سٹور سے سیکرٹ سروس کی تحویل میں دے دیا گیا ہے“۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس سر“۔۔۔ کرنل اسد نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں تھیں۔

”یہ فارمولا آپ نے کس کے ہاتھ سر سلطان تک پہنچایا تھا“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”میں نے خود پہنچایا تھا۔ سر سلطان نے یہی ہدایت کی تھی۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے“۔۔۔ کرنل اسد اس بار اپنی حیرت نہ چھپا سکا تھا۔

”نہیں۔ یہ فارمولا واپس لیبارٹری میں بھجوانا ہے۔ سر سلطان چونکہ بیمار ہیں۔ اس لئے میرا خاص نمائندہ کل یہ فارمولا خود جا کر لیبارٹری میں ڈاکٹر محسن کے حوالے کرے گا۔ آپ ایسا کریں کہ اپنا کوئی خاص آدمی اس کے ساتھ بھیج دیں۔ تاکہ اُسے کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے“

عمران نے کہا۔
"جیسے آپ کا حکم ہو۔ اگر آپ فرمائیں تو میں خود ساتھ چلا جاؤں"۔۔۔
کرنل اسد نے کہا۔
"نہیں۔ آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنے کسی آدمی
کو بھیج دیں۔ اتنا کافی ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے سر۔ میں میجر واسطی کو بھیج دوں گا۔ وہ انتہائی ذمہ دار
آدمی ہے"۔۔۔ کرنل اسد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"آپ اُسے کل صبح دس بجے کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو پر بھجوا دیں۔
وہ صرف اپنا نام بتا دے گا۔ میرے نمائندے کا نام علی عمران ہے"۔۔۔
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے سر۔ میجر واسطی کل صبح دس بجے عمران صاحب کے فلیٹ
پر پہنچ جائے گا"۔۔۔ کرنل اسد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"فارمولا تو آج شام کو ہی میں اپنے نمائندے کے حوالے کر دوں گا۔
لیکن رات کے وقت لیبارٹری میں جانا اچھا نہیں ہے۔ اس لئے دن
کے وقت فارمولا دے جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔
"لو بھئی۔ چارہ تو ڈال دیا گیا ہے۔ اب دیکھو کون اس چارے
پر منہ مارتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"آپ نے ٹائم کم کر دیا ہے بہرحال ہو سکتا ہے کام بن جائے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"بلیک تھنڈر بہت تیز اور با وسائل تنظیم ہے۔ اس کے لئے اتنا
ہی وقت بہت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آج رات ہی میرے فلیٹ پر
چھاپا مار دیا جائے گا۔ اس لئے تو میں نے خاص طور پر کرنل اسد کو بتایا

ہے کہ فارمولا آج ہی حوالے کر دیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"اگر آپ کہیں تو ممبرز کی ڈیوٹی لگا دوں آپ کے فلیٹ کے باہر"۔
بلیک زیرو نے کہا۔
"نہیں۔ اس طرح ممبرز سامنے بھی آ سکتے ہیں۔ میں خود ہی نمٹ
لوں گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔

ٹیکسی جیسے ہی ایک کوٹھی کے پھاٹک پر جا کر رکی۔ ٹامور اور
جوڈتھ دونوں ٹیکسی سے اتر آئے۔ ٹامور نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو
کرایہ ادا کیا اور پھر کال بیل بجانے کے لئے ستون کی طرف بڑھ گیا۔
ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی بیک کی اور اُسے واپس لے گیا۔ ٹامور مقامی
میک اپ میں تھا۔ جب کہ جوڈتھ کے چہرے پر ایسا میک اپ تھا۔
کہ وہ قدرے ادھیڑ عمر کی کوئی معزز ایکریمین عورت لگ رہی تھی۔
ٹامور نے کال بیل کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور
ایک ملازم باہر آ گیا۔

"ڈاکٹر اعظم صاحب ہیں"۔۔۔ ٹامور نے مقامی لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں"۔۔۔ ملازم نے جواب دیا۔

"تو انہیں کہو کہ ایکریمیا سے مادام الزبتھ ان سے ملنے آئی ہیں"
ٹامور نے ساتھ کھڑی جوڈتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آیئے۔ ڈرائنگ روم میں تشریف لایئے"۔۔۔ ملازم شاید
ایکریمیا کا نام سن کر ہی مرعوب ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے بڑے ادب سے
ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"آیئے مادام"۔۔۔ ٹامور نے بھی مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہٹتے
ہوئے جوڈتھ سے کہا۔

"تھینک یو"۔۔۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔
کوٹھی خاصی وسیع تھی لیکن اپنی طرز تعمیر کے لحاظ سے خاصی پرانی لگ رہی تھی۔
ملازم انہیں لان سے گزار کر برآمدے میں لے آیا برآمدے کے کونے میں ایک
دروازہ کھول کر اس نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور جوڈتھ اور ٹامور
دروازہ کراس کر کے کمرے میں آ گئے۔ یہ ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا
ہوا تھا۔ فرنیچر گو پرانا تھا۔ لیکن اس کی صفائی ستھرائی سے مکینوں کی
سلیقہ مندی نمایاں ہو رہی تھی۔ وہ دونوں صوفوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی
دیر بعد وہی ملازم اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں
سرخ رنگ کے مشروب کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔

"ڈاکٹر صاحب ابھی آ رہے ہیں"۔۔۔ ملازم نے ایک ایک گلاس
ان دونوں کے سامنے رکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ٹامور نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹامور نے گلاس اٹھا کر مشروب کی چسکی لی۔
تو اس کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"خاصا لذیذ مشروب ہے"۔۔۔ ٹامور نے کہا تو جوڈتھ نے بھی
مسکراتے ہوئے گلاس اٹھا لیا۔ اور جب انہوں نے گلاس ختم کر کے
واپس میز پر رکھے تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد لیکن کمزور

سے جسم کا بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گاؤن تھا۔ آنکھوں پر نظر کا نفیس سا چشمہ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں۔ میرا نام ڈاکٹر اعظم ہے"۔۔۔ بوڑھے نے حیرت بھرے انداز میں ٹامورا اور جوڈتھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مسرور ہے جناب۔ اور میں یہاں ایک کمپنی میں ملازم ہوں۔ یہ مادام جوڈتھ ہیں۔ ایکریمیا کی مشہور سائنسدان ہیں۔ ڈاکٹر حسن کی کلاس فیلو ہیں۔ ہماری کمپنی بھی ایکریمین ہے۔ ہماری کمپنی کے ڈائریکٹر جنرل جناب مائیکل جوزف کی عزیزہ بھی ہیں۔ اس لئے ان کے پاس ہی ٹھہری ہوئی ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر حسن سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ ان کے پاس آپ کا پتہ بھی تھا۔ چنانچہ ہمارے ڈائریکٹر جنرل صاحب نے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں انہیں ڈاکٹر حسن صاحب سے ملوا لاؤں"۔۔۔ ٹامورا نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ ڈاکٹر حسن میرا بیٹا ہے۔ لیکن وہ اب یہاں نہیں رہتا"۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے جو ڈاکٹر حسن کے والد تھے نے مسکراتے ہوئے جوڈتھ سے مخاطب ہو کر انگریزی میں کہا۔

"اچھا۔ ویری سیڈ۔ مجھے تو بڑی خواہش تھی ان سے ملنے کی۔ میں اتفاق سے پاکیشیا آئی ہوئی تھی۔ میں نے سوچا کہ پرانے تعلقات کی تجدید ہو جائے گی۔ ڈاکٹر حسن میرے کلاس فیلو بھی رہے ہیں اور ہوسٹل میں بھی ہمارے کمرے ساتھ ساتھ تھے۔ انہوں نے مجھے یہی پتہ دیا تھا۔ اور دیکھیں کہ تب سے میں نے یہ پتہ سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ اس بات

کو کافی طویل عرصہ ہو چکا ہے۔ کیا ڈاکٹر حسن ملک سے باہر ہیں"۔۔۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ملک سے باہر تو نہیں۔ ہے تو یہیں۔ لیکن وہ کسی خفیہ لیبارٹری کا انچارج ہے اور مستقل طور پر وہیں رہتا ہے۔ کبھی کبھار ملنے آجاتا ہے لیکن اب تو گزشتہ دو ماہ سے نہیں آسکا۔ البتہ اس کے فون آتے رہتے ہیں"۔ ڈاکٹر اعظم نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ فون پر میری ان سے بات کرا سکتے ہیں پلیز"۔۔۔ جوڈتھ نے بڑے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ ایک منٹ"۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا اور اٹھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آکر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئے۔

"میں نے ملازم سے کہہ دیا ہے۔ وہ فون یہیں لا رہا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا اور چند لمحوں بعد ملازم جو فون اٹھائے اندر داخل ہوا اس نے فون ڈاکٹر اعظم کے سامنے میز پر رکھا اور اس کا پلگ لگا کر وہ واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ ڈاکٹر اعظم نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ٹامورا اور جوڈتھ دونوں کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس۔ زیرو لیبارٹری"۔۔۔ ایک ہلکی سی آواز ساتھ بیٹھے ہوئے ٹامورا کے کانوں میں پڑی۔

"ڈاکٹر حسن سے بات کراؤ۔ میں ان کا والد ڈاکٹر اعظم بول رہا ہوں"۔ ڈاکٹر اعظم نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ٹامور چونکہ ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے ریسیور سے نکلنے والی آواز ہلکی سی اس کے کانوں تک بھی بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"ہیلو۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"حسن۔ میں ڈاکٹر اعظم بات کر رہا ہوں گھر سے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"اوہ ڈیڈی آپ۔ خیریت ہے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایکریمیا میں تمہاری کلاس فیلو مادام الزبتھ تم سے ملنے یہاں میرے پاس آئی ہیں۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ تم یہاں نہیں رہتے بلکہ کسی لیبارٹری میں رہتے ہو تو انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ فون پر ہی بات کرا دی جائے۔ اس لئے میں نے فون کیا ہے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"مادام الزبتھ۔ کلاس فیلو"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لو خود ہی بات کر لو"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے ریسیور سامنے بیٹھی ہوئی جوڈتھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیجئے۔ ڈاکٹر حسن لائن پر ہیں۔ بات کر لیجئے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے ریسیور دیتے ہوئے جوڈتھ سے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر حسن۔ میں الزبتھ بول رہی ہوں۔ الزبتھ رابنسن"۔۔۔۔۔ جوڈتھ

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ الزبتھ رابنسن۔ اوہ تم۔ تم پاکیشیا آئی ہو۔ ویری گڈ۔ اوہ کتنے طویل عرصے بعد تمہاری آواز سنی ہے۔ لیکن تمہارا تو لہجہ اور آواز بھی یکسر بدل گئی ہے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن کا لہجہ یک لخت بے تکلفانہ ہو گیا تھا۔

"عرصہ بھی تو دیکھو کتنا گزر گیا ہے۔ تمہاری آواز میں بھی تو اب وہ جوانی والی کھنک نہیں رہی۔ بہرحال میں یہاں آئی تو میرا دل چاہا کہ تم سے مل لوں۔ لیکن تمہارے ڈیڈی بتا رہے ہیں کہ تم دو دو ماہ گھر ہی نہیں آتے۔ میں نے تو کل واپس جانا ہے"۔۔۔۔۔ الزبتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ ایکریمیا میں اس کے ڈاکٹر حسن سے خاصے تعلقات رہے ہیں۔

"میں ابھی آیا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ ٹامور مسکرا دیا۔

"اوہ۔ الزبتھ۔ تم نے واقعی کمال کیا ہے۔ کہ اتنے عرصے تک مجھے یاد رکھا ہے۔ اور نہ صرف یاد رکھا ہے بلکہ گھر کا پتہ بھی یاد رکھا ہے۔ تم سے ملے ہوئے کتنا طویل عرصہ گزر گیا ہے۔ اور اگر تم ایکریمیا سے یہاں مجھ سے ملنے آ سکتی ہو تو میں اب اتنا کٹھور بھی نہیں ہوں کہ لیبارٹری سے گھر تک نہ آ سکوں۔ میں ایک گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں۔ پھر اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کریں گے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو ڈیئر۔ ویری تھینک فل ٹو یو"۔۔۔۔۔ الزبتھ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے دل کی گہرائیوں سے اس کا شکریہ ادا کر رہی ہو۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اتنے طویل عرصے بعد تمہاری کمپنی مجھے پھر سے جوان کر دے گی۔ مگر ڈیئر۔ ڈیڈی سے کچھ مت کہنا۔ وہ پرانے وقتوں کے لوگ ہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے ڈیڈی تو باہر چلے گئے ہیں۔ میں اس وقت اکیلی ہوں"۔۔۔۔ الزبتھ نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ اگر یہ بات ہے تو ڈیئر میں تمہیں بتا دوں۔ کہ تم آج بھی میرے دل پر اسی طرح راج کرتی ہو۔ جیسے اکیمیا میں کرتی تھی۔ میں آ رہا ہوں ڈیئر۔ بس ایک گھنٹہ لگے گا۔ پھر خوب باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے کہا۔

"او۔کے۔ آ جاؤ۔ جس قدر جلدی ہو سکے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسری طرف سے بھی او۔کے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ خود آ رہا ہے۔ الزبتھ آج بھی اُسے یاد ہے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے ٹامور سے کہا۔ اور ٹامور مسکرا دیا۔

"میں ذرا ڈاکٹر اعظم اور اس ملازم کا بندوبست کر لوں۔ تاکہ کوئی الجھن باقی نہ رہے"۔۔۔۔ ٹامور نے صوفے سے اٹھتے ہوئے آہستہ سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ جوڈتھ خاموش بیٹھی رہی۔ تقریباً دس منٹ بعد ٹامور واپس آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا رہا"۔۔۔۔ جوڈتھ نے چونک کر کہا۔

"دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے اور لاشیں پچھلے کمرے میں ڈال دی ہیں"۔ ٹامور نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے انسانوں

کی بجائے ضرر رساں کیڑوں کو ہلاک کر دیا ہو۔

"الزبتھ والی تمہاری ترکیب واقعی کامیاب رہی ہے۔ ورنہ شاید ہی وہ لیبارٹری سے یہاں آتا"۔۔۔۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوانی کی محبتیں آسانی سے فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ اور پھر یہ مشرقی لوگ تو اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی جنونی ہوتے ہیں۔ اس لئے جب میں نے ڈاکٹر حسن کے سابقہ حالات کی پڑتال کرائی اور مجھے الزبتھ کے بارے میں بتایا گیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ ترکیب اُسے لیبارٹری سے نکالنے میں کامیاب رہے گی"۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوڈتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے تم نے ملازم کو تو ختم کر دیا۔ اب پھاٹک کھولنے کون جائے گا"۔۔ خاموش بیٹھے بیٹھے جوڈتھ نے چونک کر کہا۔

"اُسے آنے تو دو۔ پھاٹک بھی کھل جائے گا"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔ اور پھر وہ خاموش بیٹھے بار بار گھڑیاں دیکھتے رہے۔ جب پون گھنٹہ گزر گیا تو ٹامور اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ جوڈتھ بھی اٹھ کر دروازے میں آ کھڑی ہوئی۔ پانچ منٹ بعد پھاٹک پر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور ٹامور تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ اُسی لمحے برآمدے میں لگی کال بیل بج اٹھی۔ ٹامور نے بڑے پھاٹک کا کنڈہ کھولا اور پھر پھاٹک کھول کر ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں جا کر رک گئی۔ ٹامور نے پھاٹک بند کیا اور اطمینان سے چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر حسن اس دوران کار سے نیچے اتر کر حیرت سے اپنی طرف

آتے ہوئے ٹامور کو دیکھ رہا تھا۔

"تم کون ہو۔ وہ ملازم ریاض کہاں ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریاض بیمار ہو گیا تھا۔ میں اس کا رشتہ دار ہوں"۔۔۔۔ ٹامور نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ڈیڈی کہاں ہیں اور وہ مہمان"۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب باتھ روم گئے ہیں اور مہمان خاتون ڈرائنگ روم میں تشریف رکھتی ہیں"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا اور ڈاکٹر حسن سر ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے ہو کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ٹامور بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

"ہیلو ڈاکٹر حسن"۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن کے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی جوڈتھ نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"الزبتھ۔ اوہ اوہ۔ تم کون ہو۔ تم الزبتھ تو نہیں ہو"۔۔۔۔ ڈاکٹر حسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے پیچھے آنے والے ٹامور کا بازو گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کا دستہ پوری قوت سے ڈاکٹر حسن کی کھوپڑی کے عقبی حصے پر پڑا۔ تو ڈاکٹر حسن چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل سامنے صوفے پر جا گرا۔ صوفے پر گر کر اس نے پلٹ کر اٹھنا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑ کر قالین پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اور ایک ہی بھرپور ضرب سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

"مجھے تو یوں لگتا ہے کہ ٹامور کو واپس بلا لیا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھے۔

"واپس بلا لیا گیا ہے۔ آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"دیکھو۔ سر سلطان پر حملہ ہوئے کئی روز گزر چکے ہیں۔ سر سلطان بھی صحت یاب ہو کر واپس کام پر آ گئے ہیں۔ لیکن نہ ہی اس دوران کسی نے دانش منزل پر حملہ کیا ہے۔ نہ ہی کوئی اس کی نگرانی کرتا ہوا پایا گیا ہے۔ نہ میرے فلیٹ پر ریڈ ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ ہماری تجویز کامیاب ہوئی ہے، کہ ملٹری انٹیلی جنس کے آفس میں موجود بلیک تھنڈر کے مخبر کے ذریعے یہ اطلاع ٹامور تک پہنچائی جائے کہ فارمولا دانش منزل سے واپس لیبارٹری بھیجا جا رہا ہے۔ نہ ہی اس شہر میں کوئی مشکوک آدمی سامنے آیا ہے۔ ہر

طرف بس خاموشی ہی خاموشی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بلیک تھنڈر کو جیسے ہی
یہ معلوم ہوا کہ فارمولا سیکرٹ سروس کی تحویل میں آیا ہے۔ اس نے
فارمولے کے حصول کا مشن ہی ختم کر دیا ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہوگا۔ بلیک تھنڈر کے کئی ایجنٹ
پہلے بھی آپ کے مقابلے میں شکست کھا چکے ہیں۔ اور وہ آپ کی
صلاحیتوں سے خائف بھی ہیں۔ اس لئے انہوں نے پہلے آپ کو طویل
عرصے کے لئے بے ہوش کرنے کی پلاننگ کی۔ حالانکہ اس وقت
فارمولا لیبارٹری میں تھا اور ہمارا اس سے کوئی براہِ راست تعلق
بھی نہ تھا۔ لیکن اب یقیناً انہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ آپ ان کی توقع سے
پہلے ہی ہوش میں آ گئے ہیں اور فارمولا بھی براہِ راست سیکرٹ
سروس کی تحویل میں چلا گیا ہے تو انہوں نے یقیناً مشن ختم کر دیا ہوگا۔
اگر ہمیشہ کے لئے ختم نہ کیا ہوگا تو فی الحال ضرور ختم کر دیا ہے۔ ورنہ
اب تک کوئی نہ کوئی کارروائی تو بہرحال ضرور ہو جاتی"۔۔۔۔ بلیک زیرو
نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی تو عمران نے
چونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان
کی آواز سنائی دی۔

"ارے اتنی چوٹیں کھانے کے بعد بھی بول رہے ہیں آپ۔ میں نے

تو سنا ہے کہ ایک ہی چوٹ دل پر لگ جائے تو آدمی کا بولنے کو دل ہی
نہیں چاہتا۔ جنگلوں اور صحراؤں میں خاموش گھومتا پھرتا رہتا ہے"۔
عمران نے اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"چوٹ دل پر لگ جاتی تو شاید یہی نتیجہ نکلتا"۔۔۔۔ سر سلطان
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ وہ ٹامور اپنے ساتھ ایک محترمہ کو لے تو آیا تھا اب
آپ ہی نہ اُسے لفٹ کرائیں تو۔۔۔۔۔۔"۔ عمران نے شرارت بھرے
لہجے میں کہا۔

"زندگی میں ایک محترمہ کو لفٹ کرا کر آج تک پچھتا رہا ہوں۔ تم
دوسری کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ فقرہ آپ آنٹی کے سامنے بول دیں ایمان سے۔
آپ کو بہادری کا سب سے بڑا اعزاز دلا دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے
کہا اور سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم بے حد شریر ہو۔ بہرحال میں نے فون اس لئے کیا ہے۔ کہ ابھی
ڈاکٹر حسن کا فون آیا ہے لیبارٹری سے۔ اُسے ریسرچ کے سلسلے
میں فوری طور پر وہ فارمولا چاہیئے۔ اس کا کہنا ہے کہ فارمولے
کے بغیر ریسرچ کا کام آگے نہیں بڑھ پا رہا"۔۔۔۔ سر سلطان نے
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دیتا ہوں فارمولا"۔۔۔۔ عمران نے مطمئن سے
لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ ٹامور وغیرہ مجرم جو اس فارمولے کے پیچھے کام کر رہے

ہیں ان کا کیا ہوگا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں تو یہی معلوم ہے کہ فارمولا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے۔ انہیں تو خبر بھی نہ ہوگی کہ فارمولا واپس لیبارٹری پہنچ چکا ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ ملٹری انٹیلی جنس کو مزید چوکنا کردیں اور ڈاکٹر حسن سے بھی کہہ دیں کہ وہ بھی محتاط رہیں اور تیسری بات یہ کہ وہ مجرم شاید آپ پر تشدد کرکے مطمئن ہوچکے ہیں وہ واپس چلے گئے ہیں۔ اس لئے اب فارمولے کو روک کر ریسرچ میں رکاوٹ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے" ۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"واپس چلے گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس کے بعد ان کی طرف سے کوئی کارروائی سامنے نہیں آئی۔ اور نہ ہی ان کا کہیں پتہ چل رہا ہے۔ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ بہرحال اگر وہ حرکت میں بھی آئے تو سیکرٹ سروس کے خلاف آئیں گے۔ اس لئے فارمولا واپس بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم فارمولا میرے پاس بھجوا دو۔ میں اُسے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے حوالے کر دیتا ہوں۔ وہ اُسے ڈاکٹر حسن تک پہنچا دے گا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل اسد کو یہ بتلائے بغیر اپنے پاس بلالیں کہ آپ اس کے ہاتھ فارمولا بھیجنا چاہتے ہیں۔

کیونکہ مجھے شک ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس میں اس مجرم تنظیم کا کوئی مخبر موجود ہے میں نے پہلے ہی فارمولا لیبارٹری بھیجنے کی بات جان بوجھ کر کرنل اسد سے کی تھی۔ لیکن اس کا کوئی ردعمل سامنے تو نہیں آیا اس کے باوجود احتیاط ضروری ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔ اور ریسیور رکھ دیا۔

"تو مقصد یہ ہوا کہ مشن ختم ہوگیا" ۔۔۔۔ عمران کے ریسیور رکھتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سارا کام خفیہ طور پر ہوگا۔ تاکہ مجرموں کو علم نہ ہوسکے۔ تم البتہ پوری طرح ہوشیار رہو گے۔ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ اس بار ہم مکمل طور پر اندھیرے میں ہیں۔ کسی طرف سے کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں مل رہا۔ بہرحال کوئی پتہ نہیں کس وقت کیا ہو جائے۔ وہ فارمولا لے آؤ۔ میں خود اُسے سر سلطان کے دفتر تک پہنچا آتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو مخصوص ریکارڈ روم کی طرف جاتا تھا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران فارمولا لے کر سر سلطان کے دفتر میں داخل ہو رہا تھا۔ سر سلطان کے ساتھ نیلے سوٹ میں ملبوس ایک لمبا تڑنگا آدمی موجود تھا۔ جس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ اور اُسے دیکھتے ہی عمران پہچان گیا کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کا نیا چیف کرنل اسد ہے۔

کرنل اسد سے عمران کافی عرصے سے واقف تھا۔ کرنل اسد انتہائی کم گو۔ سنجیدہ اور کام کرنے والا آدمی تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس میں رہتے

ہوئے اس نے کافی کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ اس لئے سابقہ
چیف کی ایک حادثے میں موت کے بعد اُسے ملٹری انٹیلی جنس کا چیف
بننے کے بعد اس سے یہ پہلی ملاقات تھی۔

"اخاہ جناب شیر صاحب بھی موجود ہیں دربار شاہی میں۔ ویسے ایک بات
ہے۔ بادشاہوں کے دربار میں شیر بیٹھے سجتے بھی ہیں۔ بشرطیکہ وہ صرف
قالین کے ہی شیر نہ ہوں"۔۔۔۔ عمران نے لفظ اسد اور سلطان سے
بیک وقت فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام اسد ہے۔ عمران صاحب"۔۔۔۔ کرنل اسد نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ وہ چونکہ عمران کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے
اس نے عمران کی بات کا بُرا نہ منایا تھا۔

"ایک شاعر کا نام بھی اسد تھا۔ اسد اللہ خان غالب اس نے
جب تک اپنا تخلص اسد رکھا۔ کسی نے نہ پوچھا۔ مگر جیسے ہی اس نے
اسد چھوڑ کر غالب تخلص اختیار کیا۔ وہ واقعی سب پر غالب آگیا۔
اس لئے بھائی اگر شہرت چاہتے ہو تو اسد کی بجائے شیر رکھ لو نام
مطلب تو ایک ہی ہے۔ بس ذرا مونچھیں بڑی کرنی پڑیں گی"۔۔۔۔ عمران
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور کرنل اسد صرف مسکرا دیئے۔ جب کہ سر
سلطان ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے عمران کو دیکھتے رہے۔

"میں نے اور بھی ضروری کام کرنے ہیں۔ اس لئے اگر فارمولا لے آئے ہو
تو کرنل اسد کو دے دو"۔۔۔۔ سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے۔ یہ فارمولے والا کام غیر ضروری ہے جناب
جب تک آپ ضروری کام کرتے رہے کسی نے آپ کو نہ پوچھا۔ لیکن جیسے

ہی آپ نے غیر ضروری کام کیا۔ پوچھنے والے پہنچ گئے۔ اب بھی آپ اسے
غیر ضروری ہی کہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیب سے
ایک چھوٹی سی ڈبیا نکال کر اس نے سر سلطان کی طرف بڑھا دی اس
پر ایس۔ ایم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا تھا"۔۔۔۔ کرنل اسد نے چونک کر حیرت بھرے لہجے
میں سر سلطان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اُسے سر سلطان
پر ہونے والے تشدد کا علم ہی نہ تھا۔ کیونکہ اس بات کو خفیہ رکھا گیا تھا۔
اور سرکاری طور پر بھی بتایا گیا تھا کہ سر سلطان اچانک بیمار ہو گئے تھے۔
اس لئے انہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا اور اب وہ تندرست ہو
گئے ہیں۔

"یہ ایسے ہی فضول باتیں کرتا رہتا ہے۔ کرنل اسد۔ یہ فارمولا لو اور
انتہائی حفاظت کے ساتھ تم اسے ڈاکٹر حسن تک پہنچا دو۔ اور جیسا کہ میں
نے پہلے تمہیں تفصیل بتائی ہے۔ تم نے اب ہر لحاظ سے چوکنا اور محتاط
رہنا ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈبیا
اٹھا کر کرنل اسد کی طرف بڑھا دی۔

"جی بہتر۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔ کرنل اسد نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ فارمولا اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں
احتیاط سے رکھ لیا تھا۔

"ڈاکٹر حسن سے اس کی رسید لے کر مجھے بھجوا دینا"۔۔۔۔ سر سلطان
نے کہا۔ اور کرنل اسد نے اثبات میں سر ہلانے کے بعد باقاعدہ فوجی
انداز میں سیلوٹ کیا۔ اور عمران سے مصافحہ کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم

اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا ضرورت تھی ایسی بات اس کے سامنے کرنے کی۔ جسے چھپایا گیا تھا" سر سلطان نے کرنل اسد کے باہر جاتے ہی ناخوشگوار لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بزرگ کہتے ہیں عبرت کے لئے ایسے واقعات کو بار بار دوہراتے رہنا چاہیے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان بے اختیار ہنس دیئے۔ اسی لمحے انہیں صدر مملکت کی طرف سے کال آگئی تو عمران اٹھا اور واپس اپنے فلیٹ پر جانے کے لئے چل پڑا۔ کیونکہ ایک لحاظ سے واقعی یہ مشن ختم ہو چکا تھا۔

ٹائیگر نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"اوہ ٹائیگر تم۔ آؤ بیٹھو۔ آج ادھر کیسے بھول پڑے"۔۔۔ دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے کی بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک بھاری جسم والے آدمی نے چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ براڈوے کلب کا مالک نکلسن تھا اور ٹائیگر کا گہرا دوست تھا۔

"آج کل تم دفتر میں ہی بیٹھے رہتے ہو۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ نہ تمہارا کوئی کارنامہ سنا ہے اور نہ ہی تمہارے آدمیوں کا"۔۔۔ ٹائیگر نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے تکلفانہ سے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ میرا دھندہ انٹیلی جنس کے سر پر ہی چلتا ہے۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض بیمار تھا۔ اس کی عدم موجودگی میں چارج انسپکٹر عاطف کے پاس آگیا۔ اور اس سے میری کبھی نہیں بنی۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ اب سنا ہے کہ فیاض ٹھیک ہو گیا ہے۔ اور دفتر

آنے لگ گیا ہے۔ اس لئے اب جلد ہی تم میرے کارنامے دوبارہ سن لو
گے" ـــــ نکلسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" اچھا تو سوپر فیاض باقاعدہ تمہاری سرپرستی کرتا ہے۔ بہت خوب۔
جس کام کو روکنے کی وہ حکومت سے تنخواہ لیتا ہے۔ وہی کام رشوت
لے کر خود کرواتا ہے" ـــــ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔
" ارے نہیں۔ تم سمجھے نہیں۔ رشوت وہ نہیں لیتا۔ اور نہ ہی اس کی
سرپرستی میں کام ہوتا ہے۔ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ کلب کے تہہ خانوں میں
موجود سٹاک چیک نہیں کرتا۔ ورنہ تو تمہیں معلوم ہے کہ میرے پاس
حکومت کی طرف سے باقاعدہ لائسنس موجود ہے۔ لیکن لائسنس میں
جتنی تعداد درج ہے۔ اس سے تو کلب چلنے سے رہا" ـــــ نکلسن نے
کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔
" اوہ۔ مطلب ہے سٹاک چیکنگ نہیں ہوتی۔ او۔ کے۔ بہرحال یہ
تمہارا اور فیاض کا مسئلہ ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ ان پولیس والوں
کی آنکھیں بدلتے دیر نہیں لگتی۔ اس لئے اتنا زیادہ اعتماد نہ کر لیا کرو۔
ان پر" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" میں جانتا ہوں۔ اناڑی نہیں ہوں۔ طویل عرصے سے یہ دھندہ کر
رہا ہوں۔ اور فیاض کو ہر ماہ ایک معقول رقم خاموشی سے مل جاتی ہے اور
بس۔ ویسے اگر اس نے کسی روز آنکھیں بدلیں بھی سہی تو سٹاک
اُسے لائسنس میں درج تعداد سے بھی کم ہی ملے گا" ـــــ نکلسن نے
کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
" تم سناؤ کیا کرتے پھر رہے ہو آج کل۔ بڑے عرصے بعد چکر لگایا ہے

تم نے" ـــــ نکلسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" ہاں۔ ایک غیر ملکی مجرم تنظیم نے خاصا بڑا کام دے رکھا تھا۔ اسی میں
مصروف رہا ہوں۔ لیکن ایک مسئلہ ایسا درمیان میں آیا ہے کہ کوئی
کلیو ہی نہیں مل رہا" ـــــ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" کیسا کلیو۔ مجھے بتاؤ۔ شاید میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں" ـــــ نکلسن
نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
" ایک آدمی جس کا نام ٹامور ہے اس کی ایک ساتھی عورت ہے۔
اس ٹامور کا تعلق آرمینیا سے ہے۔ انہیں تلاش کرنا ہے۔ انہوں نے
نشیمن کالونی کی ایک کوٹھی نمبر پانچ سو پانچ اے بلاک کرایہ پر حاصل
کی تھی۔ لیکن وہاں پراپرٹی ڈیلر کو فرضی نام و پتہ لکھوایا گیا تھا۔ اس کے
بعد وہ اُسے اچانک چھوڑ کر چلے گئے۔ بس تب سے ان کا سراغ نہیں مل
رہا۔ تم بھی نشیمن کالونی کے اے بلاک میں ہی رہتے ہو۔ اس لئے میں
نے سوچا کہ شاید تمہارے ذہن میں کوئی بات ہو" ـــــ ٹائیگر نے
کہا۔
" کوٹھی نمبر پانچ سو پانچ۔ اوہ ایک منٹ۔ اس میں تو کافی سارے
غیر ملکی رہتے تھے۔ میں آتے جاتے انہیں اکثر دیکھتا رہا ہوں۔ لیکن میں
نے کبھی توجہ نہیں کی۔ وہ چھوڑ گئے ہیں یہ کوٹھی۔ ایک منٹ۔ اوہ ایک
منٹ" ـــــ نکلسن بات کرتے کرتے چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے
میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔
" ردکی کو بھیجو میرے پاس فوراً" ـــــ نکلسن نے تیز لہجے میں کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

"کس بات پر چونکے ہو" ——— ٹائیگر نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں ایک غیر ملکی کا چہرہ آرہا ہے۔ میں کل روکی کی رہائش گاہ پر گیا تھا۔ ایک ضروری کام تھا۔ وہاں ساتھ والی کوٹھی سے میں نے ایک غیر ملکی کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ میرے ذہن میں یہ خیال آرہا ہے۔ کہ کہیں اسے میں نے نشیمن کالونی میں تو نہ دیکھا تھا۔ روکی کو پتہ ہوگا۔ کہ یہ غیر ملکی کون ہیں اور کب وہاں آئے ہیں۔ وہ ایسے معاملات میں خاصا باخبر رہتا ہے" ——— نکلسن نے کہا۔ اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ کافی سہما ہوا سا لگ رہا تھا۔

"یس باس" ——— آنے والے نے اس طرح خوف زدہ سے لہجے میں کہا جیسے اس سے کوئی بڑی غلطی ہو گئی ہو۔

"روکی۔ تمہاری کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی میں غیر ملکی رہتے ہیں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو" ——— نکلسن نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"غیر ملکی باس۔ زیادہ تو نہیں جانتا۔ کیونکہ وہ زیادہ باہر نکلتے ہی نہیں۔ تقریباً ہفتہ ہوا ہے انہیں وہاں آئے ہوئے۔ البتہ ان میں سے ایک سے بات چیت کا موقع مجھے مل گیا تھا۔ وہ بھی بیکری پر مل گیا تھا۔ میں نے خود اس سے اپنا تعارف کرایا اور اُسے بتایا کہ میں اس کا ہمسایہ ہوں اس نے اپنا نام فرانز بتایا تھا۔ بس اتنا جانتا ہوں باس" ——— روکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے ساتھ کوئی عورت بھی ہے" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے تو نہیں دیکھی ان کے ساتھ کوئی عورت" ——— روکی نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آرمینیا کبھی گئے ہو" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"آرمینیا۔ اوہ نہیں جناب۔ میں تو کبھی نہیں گیا۔ صرف نام سنا ہوا ہے" ——— روکی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم آرمینیا اور ایکریمیا کے باشندوں کے درمیان ان کے چہروں اور قد و قامت کے لحاظ سے فرق کر سکتے ہو" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی بالکل کر سکتا ہوں۔ آرمینیا والوں کی آنکھوں کی ساخت ایکریمیوں سے تھوڑی سی مختلف ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر تو محسوس نہیں ہوتیں لیکن اگر غور کیا جائے تو فرق کا پتہ لگ جاتا ہے۔ آرمینیا والوں کی فائٹ فلمیں زیادہ تعداد میں آتی ہیں اس لئے مجھے معلوم ہے" ——— روکی نے کہا۔ تو ٹائیگر چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔

"ویری گڈ۔ تم تو بڑے ذہین آدمی ہو۔ اب ذرا سوچ کر بتاؤ کہ جس غیر ملکی سے تم بیکری پر ملے تھے۔ اس کی آنکھیں کیسی تھیں۔ چونکہ تم نے اُسے قریب سے دیکھا تھا اس لئے تم فرق محسوس کر سکتے ہو۔ ورنہ دور سے دیکھنے سے یہ فرق محسوس نہیں ہو سکتا" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ایک منٹ۔ میں نے واقعی غور ہی نہیں کیا" ——— روکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور چند لمحوں کے لئے اس نے آنکھیں بھی بند کر لیں جیسے تصور میں وہ اس غیر ملکی کو سامنے رکھ کر چیک کر رہا ہو۔

"میرا خیال ہے جناب کہ وہ ایکریمی نہ تھا۔ آرمینیائی ہی تھا۔ لیکن میرا خیال ہے جناب۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اس وقت غور کر لیتا ویسے

اگر آپ حکم دیں تو میں اب خاص طور پر اس بات کو نوٹ کر دوں گا" ـــــ روکی نے کہا۔

"تمہارا گھر کہاں ہے۔ کیا پتہ ہے" ـــــ ٹائیگر نے پوچھا۔

"گرین ٹاؤن۔ کوٹھی نمبر تیرہ سو آٹھ۔ بی بلاک" ـــــ روکی نے جواب دیا۔

"یہ غیر ملکی کس کوٹھی میں رہتے ہیں" ـــــ ٹائیگر نے پوچھا۔

"تیرہ سو نو میں جناب۔ بائیں ہاتھ پر ملحقہ کوٹھی ہے" ـــــ روکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب تم جاؤ۔ اور سنو۔ ہمارے درمیان ہونے والی باتیں اس کمرے سے باہر نہیں جانی چاہئیں اور خاص طور پر ان غیر ملکیوں کو تمہاری کسی بھی حرکت سے قطعاً نہیں چونکنا چاہئے" ـــــ ٹائیگر کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسا آپ حکم دیں ویسا ہی ہو گا" ـــــ روکی نے جواب دیا۔

"جاؤ روکی۔ ٹائیگر صاحب نے جو کہا ہے۔ اس کا خیال رکھنا" ـــــ نکلسن نے کہا جو اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یس باس۔ میں ٹائیگر صاحب سے اچھی طرح واقف ہوں" ـــــ روکی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر تیزی سے باہر چلا گیا۔

"میرا خیال ہے۔ اب تم خود انہیں چیک کرو گے" ـــــ روکی کے باہر جاتے ہی نکلسن نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی نہیں۔ ابھی تو میں ایک اور ضروری کام میں الجھا ہوا ہوں۔

البتہ فرصت ملنے پر شاید چیک کر دوں۔ اچھا اب مجھے اجازت۔ تم سے ملاقات ہو گئی۔ یہی کافی ہے" ـــــ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ اتنی جلدی۔ بیٹھو۔ ایک تو تم بس ہوا کے گھوڑے پر سوار آتے ہو۔ بیٹھو۔ میں نے تو ابھی تم سے پینے کے لئے بھی نہیں پوچھا" ـــــ نکلسن نے چونک کر کہا۔

"فی الحال نہیں۔ پھر کبھی سہی۔ گڈ بائی" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے گرین ٹاؤن کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ گو نکلسن اور روکی کو تو اس نے ٹال دیا تھا۔ لیکن اب وہ بغیر کوئی وقت ضائع کئے انہیں چیک کر لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دارالحکومت کی سب سے وسیع کالونی گرین ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ اور پھر بی بلاک میں واقع ایک ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں اس نے کار روکی اسے لاک کیا اور اطمینان سے قدم بڑھاتا آگے بڑھ گیا۔ وہ پہلے تو اس کوٹھی نمبر تیرہ سو نو کو ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر تیرہ سو نو کی مخالف سمت والے فٹ پاتھ پر اس طرح چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا جیسے وہ یہیں کا مکین ہو اور صرف ٹہلنے کے لئے باہر نکلا ہو۔ اس کی نظریں کوٹھی کے بند پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک ایک سیاہ رنگ کی کار تیز رفتاری سے چلتی ہوئی کوٹھی کے پاس آ کر رکی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ باقی کار خالی تھی۔ ٹائیگر ایک درخت کی اوٹ میں رک گیا۔ کار میں سے وہ غیر ملکی نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد

پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک غیر ملکی نوجوان نے باہر جھانکا اور پھر تیزی
سے واپس کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور
کار اندر چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی پھاٹک دوبارہ بند ہو گیا۔ ٹائیگر جو اس
دوران درخت کی اوٹ میں کھڑا غور سے کار سے نکلنے والے غیر ملکی کو
دیکھ رہا تھا۔ اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ اس غیر ملکی کا تعلق لازماً آرمینیا سے
ہی ہے۔ چنانچہ وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس ریسٹورنٹ
کی طرف بڑھ گیا جس کی پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔ اس نے کار
کا دروازہ کھولا اور سٹیرنگ پر بیٹھ کر اس نے کار کا دروازہ بند کر کے
سائیڈ سیٹ اٹھائی اور اس کے نیچے باکس میں موجود ایک ڈکٹافون خائر
پسٹل اور ڈکٹا فون کا ریسیور اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر سیٹ
بند کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے چلاتا ہوا اس سڑک کی طرف
لے گیا جو ان غیر ملکیوں کی کوٹھی کے عقب میں کوٹھی کے فرنٹ کی طرف جاتی
تھی۔ گو اس نے دیکھ لیا تھا کہ عقبی طرف بھی ایک کوٹھی غیر ملکیوں کی کوٹھی سے
ملحقہ ہے۔ لیکن وہ پوری طرح چیک کر لینا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی اس کی
کار عقبی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچی وہ وہاں گیٹ پر لگے ہوئے "کرایہ کے لئے
خالی ہے" کا بورڈ دیکھ کر تقریباً اچھل پڑا۔ اس نے کار کچھ فاصلے پر لے جا کر
ایک سائیڈ پر پارک کی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس
کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔ سڑک پر کاروں اور دوسری گاڑیوں کا خاصا
رش تھا کیونکہ یہ کالونی مکمل طور پر آباد تھی۔ اور دارالحکومت کی خاصی
پرانی آبادی تھی۔ کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے رک کر اس نے ادھر ادھر
دیکھا۔ اور پھر جھک کر اپنے بوٹ کے تسمے باندھنے میں مصروف ہو گیا۔

کیونکہ ایک بوڑھا آدمی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسی کی طرف آ رہا تھا۔
کوٹھی کے پھاٹک پر بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ جب بوڑھا اس کے پاس سے
گزر کر آگے بڑھ گیا تو ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنا بٹوہ
نکالا اور اس کے اندر رکھی ہوئی ایک مخصوص تار باہر نکال کر وہ آگے
بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے وہ تار تالے کے سوراخ میں ڈال کر
اس طرح گھمانی شروع کر دی جیسے وہ تالا چابی سے کھول رہا ہو۔ چند
لمحوں بعد کلک کی آواز کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان
سے تالا کنڈے سے نکالا اور پھر اطمینان سے اندر داخل ہو گیا جیسے کوٹھی
کا اصل مالک بھی وہی ہو۔ پھاٹک کو اندر سے بند کر کے اس نے بورڈ
کو ایک طرف جھاڑی میں اچھال دیا۔ اس کے بعد وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا عمارت کے اندرونی حصے میں داخل ہو گیا۔ اندر کے کمرے
لاکڈ نہ تھے۔ اس لئے چند لمحوں بعد وہ پائیں باغ میں پہنچ گیا۔ غیر ملکیوں
کی کوٹھی کا عقبی حصہ اور اس کوٹھی کا عقبی حصہ ایک دوسرے سے
متصل تھا۔ دونوں کوٹھیاں ایک منزلہ تھیں۔ اس لئے ٹائیگر چھت
پر چڑھ کر بھی دوسری طرف کے ماحول کو چیک نہ کر سکتا تھا وہ دیوار
کے ساتھ لگ کر کافی دیر کھڑا دوسری طرف سے آنے والی آہٹ
وغیرہ کو چیک کرتا رہا۔ لیکن دوسری طرف کے پائیں باغ میں خاموشی
تھی۔ ٹائیگر نے دونوں ہاتھ اونچے کئے اور پھر ہائی جمپ کے انداز
میں وہ اچھلا اور اس نے ہاتھ دیوار کی منڈیر پر جما کر جسم کو
بازوؤں کے بل اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کا
سر دیوار سے بلند ہو گیا تو اس نے دیکھا کہ اس کوٹھی کا پائیں باغ

ویران پڑا تھا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر دیوار پر چڑھ گیا۔ دیوار پر
اپنا توازن قائم کر کے اس نے جیب سے ڈکٹا فون فائر کرنے والا
پسٹل نکالا۔ اور اس کا رخ غیر ملکیوں کی کوٹھی کے عقبی کھڑکی کی طرف
کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی ہلکی سی آواز سے ڈکٹا فون بٹن ہوا میں
اڑتا ہوا برآمدے کی اسی کھلی کھڑکی کے اندر چلا گیا۔ اور ٹائیگر نے
واپس چھلانگ لگا دی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی کوٹھی کے برآمدے
میں آیا اور اس نے جیب سے ڈکٹا فون کا رسیور نکال کر اُسے آن
کرنا شروع کر دیا۔ ڈکٹا فون چونکہ کوٹھی کے اندر کسی کمرے میں جا لگا تھا
اس لئے اُسے یقین تھا کہ عمارت کے اندر ہونے والی گفتگو وہ اس ڈکٹا
فون کے ذریعے آسانی سے سن سکے گا۔ اور وہی ہوا جیسے ہی اس نے
رسیور آن کیا۔ رسیور میں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک
مدھم سی مردانہ آواز آئی۔

"لاشیں ٹھکانے لگا دیں سٹیفن" ـــــ بولنے والے کا لہجہ تحکمانہ
تھا اور ٹائیگر لاشوں کا سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس باس۔ میں انہیں گٹر میں ڈال آیا ہوں" ـــــ ایک اور
آواز سنائی دی۔

"ارے کہیں گٹر میں بُو نہ پھیل جائے۔ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے
عقبی باغ میں دبا دینا تھا" ـــــ پہلے والی آواز سنائی دی۔

"اوہ نہیں باس۔ گٹر میں پانی فل رفتار سے چل رہا ہے۔ یہ
لاشیں خود بخود بہتی ہوئیں کہیں دور نکل جائیں گی۔ یہ آبادی بہت بڑی
ہے۔ اس لئے کسی کو کیا پتہ لگے گا کہ لاشیں کہاں سے پھینکی گئی ہیں"

سٹیفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان میں سے ایک لاش یہاں کے مشہور سائنسدان کی ہے۔
ایسا نہ ہو کہ اُسے پہچان لیا جائے" ـــــ پہلی آواز سنائی دی۔
اور ٹائیگر مشہور سائنسدان کے الفاظ سن کر ایک بار پھر بے اختیار
چونک پڑا۔

"باس۔ جب تک یہ لاشیں کسی جگہ جا کر چیک ہوں گی۔ تب
تک تو یہ گل سڑ چکی ہوں گیں۔ کیسے پہچانی جائیں گی آپ بے فکر
رہیں باس" ـــــ سٹیفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ ویسے بھی باس جلد ہی لیبارٹری سے واپس آ
جائے گا۔ اور اس کے بعد اگر کوئی لاشیں پہچان بھی لیتا ہے تو کیا
فرق پڑتا ہے" ـــــ پہلی آواز نے کہا اور پھر قدموں کی آوازیں
دور جاتی سنائی دیں۔ ٹائیگر کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی
تھیں۔ کیونکہ مشہور سائنسدان، لیبارٹری اور لاشوں کے الفاظ سن
کر اُسے احساس ہو رہا تھا کہ اگر یہ غیر ملکی وہ لوگ نہیں ہیں جن کی
تلاش کا حکم دیا گیا تھا تب بھی یہ لوگ کسی بڑے جرم میں ضرور ملوث ہیں
لیکن الجھن یہ تھی کہ اُسے کسی چیز کی تفصیل معلوم نہ تھی۔ اُسے عمران
نے صرف ایک غیر ملکی مرد اور ایک عورت کے قد و قامت بتا کر
انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس نے اس مرد کا نام ٹامور
بتایا تھا اور اس کی قومیت کے سلسلے میں صرف اتنا بتایا تھا۔ کہ
اس کا تعلق آرمینیا سے ہے۔ عورت کا نام بھی معلوم نہ تھا۔ البتہ عمران
نے اُسے نشیمن کالونی والی کوٹھی کے متعلق بتایا تھا کہ یہ دونوں

وہاں سے غائب ہوئے ہیں۔ گو عمران نے اُسے کئی روز پہلے انہیں
ٹریس کرنے کا کہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے صرف قد و قامت اور قوم
سے تو اتنے بڑے دارالحکومت میں کسی کو ٹریس نہ کیا جا سکتا تھا۔
اور نہ ہی عمران نے دوبارہ اس سے رپورٹ مانگی تھی۔ لیکن ٹائیگر
مسلسل اپنی کوششوں میں لگا رہا تھا اور پھر اُسے بس اتفاق
سے یہ معلوم ہوا تھا کہ براڈ ویو کلب کا مالک اور اس کا دوست
نشیمن کالونی کی اُسی سڑک پر ہی رہتا ہے۔ جس پر وہ کوٹھی موجود
تھی جس کی نشاندہی عمران نے کی تھی۔ چنانچہ وہ صرف ایک مفروضے
کے تحت نکلسن کے پاس گیا تھا کہ نکلسن نے شاید ان غیر ملکیوں کو دیکھا
ہو۔ اس طرح کم از کم ان کے حلیے تو اُسے معلوم ہو سکتے ہیں اور پھر
وہاں سے روکی کے بیان پر وہ یہاں آیا تھا۔ اور اب یہاں لاشوں
مشہور سائنسدان اور لیبارٹری کے الفاظ اس کے سامنے آئے
تھے۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ پہلے وہ کوشش کر کے
گٹر سے وہ لاشیں نکال لے۔ تاکہ انہیں پہچانا جا سکے۔ اس طرح
اُسے صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان غیر ملکیوں نے کیا جرم کیا
ہے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ یہ آبادی بے حد وسیع تھی اور ان غیر ملکیوں
کی کوٹھی سے نکلنے والا گٹر نجانے کہاں جا کر مین گٹر میں شامل
ہوتا تھا۔ اس لئے وہ فوری طور پر ان لاشوں کو چیک نہ کر سکتا
تھا۔ چنانچہ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ پہلے وہ عمران کو فون کر کے اس
سے بات کرے۔ اس کے بعد جس طرح عمران حکم دے ویسے ہی
آئندہ اقدام کرے۔ چنانچہ وہ ریسیور جیب میں رکھے تیزی سے

واپس مڑا۔ اس کا خیال تھا کہ اُسے ریسٹورنٹ سے جا کر فون کرنا
پڑے گا۔ لیکن پھر ایک کمرے سے گزرتے ہوئے اس کی نظر دیوار
کے ساتھ نصب ایک سٹینڈ پر رکھے فون پر پڑ گئی۔ وہ تیزی سے فون کی
طرف بڑھا۔ فون پر گرد کی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ لیکن ریسیور اٹھا کر کان
سے لگاتے ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ فون میں ٹون موجود ہے۔ چنانچہ اس
نے تیزی سے پہلے عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
لیکن سلیمان نے اُسے بتایا کہ عمران فلیٹ میں موجود نہیں ہے۔
چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پریس کیا اور پھر ایکسٹو کے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ اُسے یقین تھا۔ کہ ایکسٹو کے پاس
ایسے انتظامات بہرحال موجود ہوتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو عمران کو چاہے
وہ جہاں بھی ہو ٹریس کر سکتا ہے۔

"ایکسٹو" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز
سنائی دی۔

"جناب میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ میں نے عمران صاحب کو انتہائی
اہم رپورٹ دے کر ان سے آئندہ کے اقدامات کے بارے
میں ہدایات لینی ہیں۔ لیکن عمران صاحب فلیٹ میں موجود نہیں
ہیں۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے" ___ ٹائیگر نے جلدی
جلدی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس ٹرانسمیٹر واچ نہیں ہے" ___ ایکسٹو
نے اُسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ٹرانسمیٹر واچ تو ہے جناب۔ لیکن عمران صاحب نے حکم دے

رکھا ہے کہ ٹرانسمیٹر صرف اس وقت استعمال کیا جائے جب انتہائی
مجبوری ہو۔ کیونکہ ٹرانسمیٹر کال کیچ بھی ہو سکتی ہے جناب"۔۔۔ ٹائیگر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"عمران سر سلطان کے دفتر گیا تھا وہاں فون کر کے چیک کر
لو"۔۔۔ دوسری طرف سے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ٹائیگر نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر
سر سلطان کے دفتر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"۔۔۔ رابطہ قائم
ہوتے ہی سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔
"میں عمران صاحب کا دوست بول رہا ہوں۔ اگر عمران صاحب
سر سلطان کے پاس ہوں تو ان سے کہیں کہ ٹائیگر کا فون ہے"۔۔۔
ٹائیگر نے کہا۔
"عمران صاحب ایک گھنٹہ پہلے یہاں سے جا چکے ہیں"۔۔۔
دوسری طرف سے پی۔ اے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
اب ظاہر ہے سوائے ٹرانسمیٹر واچ استعمال کرنے کے اور کوئی
چارہ نہ تھا۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر واچ پر عمران کی مخصوص فریکونسی
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اور پھر بار بار بٹن دبا کر اس نے
کال دینی شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد ڈائل پر مخصوص ہندسہ جل
اٹھا۔
"ہیلو۔۔۔ ٹائیگر کالنگ اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے عمران
کی آواز سنائی دی۔
"عمران صاحب۔ میں گرین ٹاؤن سے بول رہا ہوں۔ اس غیر ملکی ٹامور
اور اس کی ساتھی عورت کی تلاش کے سلسلے میں مجھے یہ معلومات ملی ہیں
کہ یہاں گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر تیرہ سو نو میں چند غیر ملکی رہتے ہیں جن کے
متعلق تصدیق کی کہ ان کا تعلق آرمینیا سے ہے۔ چنانچہ میں ان کی چیکنگ
کے لئے یہاں آیا۔ جس وقت میں یہاں پہنچا تو ایک سیاہ رنگ کی کار
جسے ایک غیر ملکی چلا رہا تھا۔ وہاں پہنچا۔ یہ غیر ملکی قطعی آرمینیا کا باشندہ
ہے۔ وہ کار سمیت کوٹھی کے اندر چلا گیا۔ میں نے ڈکٹا فون کوٹھی کے
اندر پہنچا دیا۔ تاکہ مزید چیکنگ کر سکوں۔ اس ڈکٹا فون کے ذریعے جو بات
فوری طور پر سامنے آئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں نے دو
اشخاص جن میں سے ایک کسی مشہور سائنسدان کی ہے گسٹر میں پھنسی ہیں
اور لیبارٹری کا لفظ بھی بات چیت میں آیا ہے اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مشہور سائنسدان، لیبارٹری۔ اوہ پوری تفصیل سے بات چیت
دوہراؤ اوور"۔۔۔ عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ تھا۔ اور جواب میں
ٹائیگر نے سٹیفن اور اس کے باس کے درمیان ہونے والی بات چیت
تقریباً لفظ بلفظ دوہرا دی۔
"کوٹھی میں اندازاً کتنے افراد موجود ہوں گے اوور"۔۔۔ عمران
نے پوچھا۔
"اندازاً چار یا پانچ تو ہوں گے۔ ویسے باتیں تو صرف دو کی ہی سنی گئی

ہیں اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو اوور"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ان غیر ملکیوں کی کوٹھی کے عقبی طرف اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ تم وہیں رکو۔ میں خود آ رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں ان غیر ملکیوں کی کوٹھی کے عقب میں اس سے ملحقہ خالی کوٹھی میں موجود ہوں۔ کیا میں اس خالی کوٹھی کے اندر رکوں یا باہر سڑک پر اوور"۔ ٹائیگر نے وضاحت کے لئے پوچھا۔

"اسی خالی کوٹھی میں رکو۔ میں آ رہا ہوں اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹائیگر نے ونڈ بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر تیزی سے کمرے سے گزر کر بیرونی لان کی طرف بڑھ گیا۔ لان کراس کر کے اس نے پھاٹک کھولا اور باہر آ کر وہ سڑک پر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے کوٹھی کا مکین باہر نکل کر وقت گزارنے کے لئے سڑک پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے عمران کی کار تیزی سے اپنی طرف آتی دکھائی دی اور ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا تو عمران نے کار اس کی سائیڈ پر روک دی۔

"کار اندر لے آئیں۔ کوٹھی خالی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر پھاٹک کو پورا کھول دیا۔ عمران نے کار تھوڑی سی بیک کی اور پھر اسے موڑ کر اندر لے گیا۔ ٹائیگر نے پھاٹک بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں عمران کار سے اتر رہا تھا۔

"وہ ڈکٹا فون ریسیور کہاں ہے۔ کوئی اور آواز سنی تم نے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اسے آف کر کے میں آپ کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ پہلے میں نے آپ کے فلیٹ فون کیا۔ وہاں آپ نہ ملے تو ایکسٹو کو فون کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ سر سلطان صاحب کے دفتر گئے ہیں۔ وہاں فون کیا تو ان کے پی۔ اے نے بتایا کہ آپ ایک گھنٹہ قبل وہاں سے جا چکے ہیں۔ اس لئے مجبوراً ٹرانسمیٹر کال کی۔ اور پھر آپ کا انتظار کر رہا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"آؤ"۔۔۔۔ عمران نے صرف اتنا کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے کوٹھی کی اندرونی عمارت سے ہوتے ہوئے عقبی لان میں پہنچ گئے۔

"اس کوٹھی کا پائیں باغ سنسان پڑا ہے۔ میں نے چیک کر کے ڈکٹا فون بٹن پیش کیا تھا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہائی جمپ لیا۔ پھر جیسے ہی اس کے ہاتھ دیوار کی منڈیر پر جمے اس کا جسم کسی چھلاوے کی طرح اڑتا ہوا ایک لمحہ کے لئے دیوار پر نظر آیا۔ دوسرے لمحے وہ ہلکے سے دھماکے سے دوسری طرف کود چکا تھا۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور وہ بھی دوسری طرف کود گیا۔ چند لمحے وہ اسی طرح دیوار کی جڑ میں دبکے بیٹھے رہے۔ پھر اٹھ کر تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران نے مشین پسٹل ہاتھ میں لے لیا تھا۔ ٹائیگر نے بھی ریوالور نکال لیا۔ سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے وہ کوٹھی کے سامنے کے رخ پر آئے اور عمران نے سائیڈ پر رک کر سر دوسری طرف نکال کر جھانکا۔ مگر سامنے کے رخ پر کوئی آدمی

موجود نہ تھا۔ البتہ پورچ میں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ عمران آہستہ سے آگے بڑھا اور پھر برآمدے کے کونے میں آگیا۔ برآمدہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ تھا۔ کوٹھی پر مکمل خاموشی طاری تھی۔ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ وہ درمیانی راہداری سے گزر کر ایک کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر مکمل خاموشی تھی۔ عمران نے سر آگے کر کے جھانکا۔ کمرے میں کوئی آدمی نہ تھا۔ لیکن اس کمرے کے کونے میں ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا جس کی دوسری طرف جلتی ہوئی لائٹ سے پتہ چل رہا تھا کہ دوسرے کمرے میں کوئی موجود ہے۔ عمران کمرے کے اندر داخل ہوا اور محتاط انداز میں دوسرے دروازے کی طرف بڑھا۔ ٹائیگر بھی اندر داخل ہوا۔ اس کی تیز نظروں نے ایک لمحے میں کمرے کا جائزہ لے لیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران دوسرے دروازے تک پہنچتا۔ اچانک چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا سا نکل کر ان دونوں پر پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کیمرے کے شٹر سے بھی زیادہ تیزی سے تاریک ہو گیا ہو۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں رہا وہ اپنے سامنے کسی کے گرنے کے دھماکے کا تھا۔ پھر جس طرح گہرے تاریک بادلوں میں آسمانی بجلی کوندتی ہے اس طرح اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں روشنی کی ایک لکیر سی نمایاں ہوئی۔ اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اچانک اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑی۔ اُسے یوں محسوس

ہوا جیسے اس کے جسم میں دوڑتے ہوئے خون میں کسی نے آگ کے شعلے داخل کر دیئے ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے کمرے میں ہے۔ جس کی چھت پر ایک بلب لگا ہوا تھا جس سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔ وہ لوہے کی کرسی جو فرش میں نصب تھی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور کرسی کے بازوؤں کے گرد موجود راڈز نے اس کے جسم کو جکڑا ہوا تھا۔ ایسی ہی دوسری کرسی پر عمران بھی موجود تھا۔ اور ایک غیر ملکی عمران کی کرسی کے ساتھ کھڑا عمران کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ انجکشن لگانے کے بعد وہ آدمی پلٹا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا سامنے والے دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ اور اُسی لمحے اس نے عمران کے جسم میں حرکت محسوس کی اور پھر چند لمحوں بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔

"یعنی ہم صحیح جگہ پہنچ گئے ہیں" ——— عمران نے ٹائیگر کو ہوش میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر نیچے کر کے اپنی ٹانگ کو عقبی پائے تک پہنچانے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے پیر سیدھا کر لیا۔ کیونکہ کرسی کی نشست کے نیچے لوہے کی مضبوط چادر موجود تھی۔

"لیکن انہیں ہماری آمد کا کیسے علم ہو گیا جب کہ ڈکٹا فون کا انہیں علم نہ ہو سکا تھا" ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں نے منع کیا ہوا ہے۔ کہ اشد ضرورت کے بغیر

ٹرانسمیٹر کال نہ کی جائے۔ اور تم نے اس کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی سے
ٹرانسمیٹر کال کر دی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کوٹھی میں لازماً ٹرانسمیٹر
کال کیچر موجود ہے۔ اور جس سائنسی انداز سے ہمیں بے ہوش کیا گیا
تھا۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ایسے جدید انتظامات موجود
ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے اب
وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں کس طرح ٹریپ کیا گیا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ
مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا غیر ملکی اندر داخل ہوا
اس کو دیکھتے ہی ٹائیگر پہچان گیا کہ یہ وہی آدمی ہے جو اس سیاہ کار
میں اس کے سامنے کوٹھی کے اندر آیا تھا۔ اس کے پیچھے مشین
گنوں سے مسلح دو آدمی تھے۔

"تم میں سے عمران کس کا نام ہے اور ٹائیگر کس کا"۔۔۔ لمبے تڑنگے
غیر ملکی نے عمران اور ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور اس کی آواز سنتے ہی ٹائیگر ایک بار پھر پہچان گیا کہ ڈکٹا فون کے
ذریعے جو بات چیت اس نے سنی تھی اس میں باس یہی تھا۔

"اگر تمہیں یہ نام پسند ہوں تو جس کا چاہو رکھ دو۔ ہم کیا کہہ سکتے
ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم ہو عمران۔ میں تمہاری آواز پہچان گیا ہوں۔ ٹرانسمیٹر کال
تمہیں کی گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ٹائیگر ہے جس نے ہماری
کوٹھی کے اندر ڈکٹا فون پھینکا تھا"۔۔۔ اس غیر ملکی نے چونک کر کہا۔
اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"کیا تم نے یہاں کوٹھی میں کوئی کال کیچر نصب کیا ہوا ہے"۔۔۔

عمران نے کہا۔

"نہیں۔ بس اتفاق سے اس وقت باس کو کال کرنے کے لئے
ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر نے کال کیچ کر لی۔ اس
طرح ہمیں پتہ لگ گیا کہ ہمارے خلاف کیا ہو رہا ہے۔ میں نے تمہاری
کال سننے کے بعد باس کو کال کر کے ساری صورت حال بتائی۔ تو
اس نے بھی حکم دیا کہ تم دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوں تمہیں گرفتار
کر لیا جائے۔ اور جب تک وہ نہ آئے تمہیں بے ہوش رکھا جائے۔
چنانچہ ہم نے ایسے ہی کیا ہے۔ اب باس آ رہا ہے۔ اس لئے تمہیں
ہوش میں لایا گیا ہے"۔۔۔ اس غیر ملکی نے بڑے مطمئن سے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس کا نام ٹامور ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور وہ
غیر ملکی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ باس کا نام ٹامور ہے۔ اور اب چونکہ تمہارا خاتمہ یقینی
ہے۔ اس لئے تمہارے پوچھنے سے پہلے ہی بتا دوں کہ باس
ٹامور نے اپنی ذہانت سے سپر میزائل کا اصل فارمولا بھی حاصل کر
لیا ہے"۔۔۔ اس غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے
ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"اس نے لیبارٹری میں کسی سائنسدان کی جگہ لے لی تھی"۔۔۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ تاکہ تمہیں باس کی ذہانت کا پتہ
چل جائے۔ باس کو معلوم ہو گیا تھا کہ اصل فارمولا سیکرٹ سروس

کے ہیڈ کوارٹر میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ لیکن باس کے ہیڈ کوارٹر نے اُسے منع کر دیا تھا کہ کسی طرح بھی سیکرٹ سروس کے ساتھ مقابلہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ باس نے اپنی ذہانت سے ایک دوسرا پلان بنایا۔ باس نے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر حسن کے بارے میں ایکریمیا سے تفصیلی معلومات منگوائیں تو یہ بات سامنے آئی کہ ڈاکٹر حسن طالب علمی کے دور میں اپنی ایک ہم جماعت الزبتھ نامی لڑکی سے بے حد محبت کرتا تھا۔ جو یونیورسٹی سے فارغ ہو جانے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک خط و کتابت سے جاری رہی۔ پھر ختم ہو گئی۔ باس نے اس الزبتھ کے بارے میں انکوائری کرائی تو اُسے پتہ چلا کہ الزبتھ یونیورسٹی سے فارغ ہو کر کچھ عرصے تک ایک سرکاری لیبارٹری میں کام کرتی رہی۔ اس کے بعد کسی خفیہ دفاعی لیبارٹری میں چلی گئی۔ اور شاید اسی وجہ سے اس کا رابطہ ڈاکٹر حسن سے ختم ہو گیا۔ چنانچہ باس نے اپنی ساتھی مادام جوڈتھ کو الزبتھ کا نام دیا۔ اور ڈاکٹر حسن کے باپ ڈاکٹر اعظم کی کوٹھی میں دونوں پہنچ گئے۔ وہاں سے ڈاکٹر اعظم نے فون کر کے ان دونوں کی بات کرائی۔ چونکہ دونوں کو بچھڑے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا اس لئے آواز اور لہجے کے فرق کی رکاوٹ بھی درمیان میں حائل نہ ہوئی اور ڈاکٹر حسن الزبتھ سے ملنے کے لئے فوری طور پر اپنے باپ کے گھر پہنچ گیا۔ جہاں باس اور مادام نے اس کے باپ اور اس کے ملازم کو قتل کر دیا۔ اور پھر ڈاکٹر حسن پر تشدد کر کے ان سے لیبارٹری میں اس کے کردار اور سارے حفاظتی انتظامات کے بارے میں پوری تفصیلات حاصل کر لی تھیں۔ اور اس کے بعد ڈاکٹر حسن کا

مخصوص میک اپ کر کے باس ٹامود لیبارٹری پہنچ گیا۔ ڈاکٹر حسن کو بھی قتل کر دیا گیا۔ مادام ان کے گھر میں رہیں تاکہ اگر کوئی فون آئے تو وہ اُسے کوٹھی آنے سے روک سکیں۔ جب کہ مجھے بلا کر ڈاکٹر حسن۔ اس کے باپ ڈاکٹر اعظم اور اس ملازم کی لاشیں دی گئیں تاکہ میں انہیں خفیہ طور پر ٹھکانے لگا دوں۔ یہ وہی لاشیں تھیں۔ جن کا ذکر اس ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر کال میں کیا تھا۔ باس نے ڈاکٹر حسن کے روپ میں اصل فارمولا طلب کیا اور فارمولا اس تک پہنچا دیا گیا۔ اب باس واپس آ رہا ہے“ —— اس غیر ملکی نے پوری تفصیل سے سارے حالات بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے حیرت ہے کہ تمہارے اس ٹامود جیسے احمق کو آخر بلیک تھنڈر نے کس طرح اپنا ایجنٹ منتخب کر لیا ہے“ —— عمران نے اس کی زبانی پوری تفصیل سکون سے سننے کے بعد منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ باس کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ اور تم کیسے کہہ رہے ہو کہ وہ احمق ہے“ —— اس غیر ملکی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”تمہارا باس پہلے نقلی فارمولا اپنے ہیڈ کوارٹر لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اس وقت کسی کو اس کے متعلق معلوم نہ تھا۔ لیکن اب تو وہ فارمولا چھوڑ ایک سوئی بھی باہر نہ لے جا سکے گا۔ اور ڈاکٹر حسن کی موت کا علم ہوتے ہی پورے ملک کے ادارے تمہارے باس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ اُسے کم از کم پہلے فارمولا باہر بھیجنے کے خصوصی انتظامات تو کر لینے چاہئیں تھے“ —— عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔ اور وہ غیر ملکی بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

" نہ باس احمق ہے اور نہ بلیک تھنڈر احمق ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ایسے انتظامات کے بارے میں کوئی پلاننگ نہیں کی گئی ہو گی۔ اور باس عام لوگوں کی طرح فارمولا جیب میں ڈال کر ائیرپورٹ پر پہنچ جائے گا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ فارمولا باس نے ایکریمیا کے سفارت خانے کے حوالے کر دینا ہے۔ اور وہاں سے وہ سفارتی بیگ میں ایکریمیا پہنچ جائے گا۔ جہاں سے وہ تنظیم کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے گا۔ اب بولو۔ فارمولے کو کوئی ایجنسی کیسے روک سکے گی "۔۔۔۔ اس غیر ملکی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" تو بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا تو کسی کو بھی علم نہیں۔ البتہ ذیلی ہیڈ کوارٹر تو دنیا کے ہر ملک میں موجود ہوں گے۔ ہم جس گروپ سے تعلق رکھتے ہیں اس کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ اور تنظیم ہی گروپ کو جہاں چاہے کام دے کر بھیج سکتی ہے۔ بہرحال باس کسی بھی لمحے پہنچنے والا ہو گا۔ اس لئے تم اپنے عقیدے کے مطابق آخری بار جو دعائیں مانگنا چاہتے ہو مانگ لو۔ اس کے بعد شاید تمہیں اس کا بھی موقع نہ مل سکے "

اس غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد اس کے دونوں مسلح ساتھی بھی کمرے سے باہر نکل گئے۔ اور دروازہ بند کر دیا گیا۔

جیسے ہی دروازہ بند ہوا اور قدموں کی دور جاتی ہوئی آواز معدوم

ہوئی۔ عمران نے اپنے سانس کو اس طرح ناک کے راستے باہر نکالنا شروع کیا کہ سانس کے باہر نکلنے کے ساتھ ساتھ اس کا تنا ہوا سینہ اور جسم بھی ساتھ ہی اکڑتا چلا گیا۔ پھر اس نے سانس روکا۔ اور اپنے سکڑتے ہوئے جسم کو فرش پر رکھے ہوئے پیروں کے زور پر اوپر کو کھسکانا شروع کر دیا۔ گو راڈز کافی ٹائٹ تھے۔ لیکن جسم سکڑ جانے کی وجہ سے کسی حد تک جسم اوپر کو سرک گیا۔ پھر عمران نے سانس لیا اور پہلے کی طرح اُسے باہر نکال کر اپنے جسم کو مزید سکیڑا اور پیروں کے زور کی وجہ سے اس بار اس کا جسم چند انچ اور اوپر کو کھسک گیا اب وہ سیٹ سے قدرے اوپر کو اٹھ گیا تھا۔ عمران نے بار بار یہ عمل دوہرانا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ گھٹنے موڑ کر سیٹ پر رکھ چکا تھا۔ اور اس کا سینہ آدھے سے زیادہ ان راڈز کی گرفت سے اونچا ہو کر باہر آچکا تھا۔ اس کے بعد باقی جسم کو اس نے سکیڑ کر اور جھٹکے دے کر اوپر اٹھانا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ سب سے اوپر والے راڈ سے باہر نکلے۔ عمران نے دونوں ہاتھ راڈز پر رکھے اور اس کا اوپر والا جسم کرسی کے آگے کی طرف جھکتا چلا گیا۔ اس طرح اس کا نچلا جسم اوپر کو اٹھتا گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ قلابازی کھا کر فرش پر کھڑا ہو چکا تھا۔ جب کہ کرسی کے راڈز ویسے ہی موجود تھے۔ ٹائیگر نے بھی اس دوران عمران کی پیروی کرتے ہوئے کوشش کی تھی۔ لیکن چونکہ اُسے باڈی بلڈنگ کا شوق تھا۔ اور وہ سینے کو سخت اور چوڑا کرنے کی ورزش کرنے کا بے حد شوقین تھا۔ اس لئے اس کا سینہ راڈز میں صرف ایک ڈیڑھ انچ ہی کھسک سکا تھا۔ عمران دوڑتا

ہوا ٹائیگر کے عقب میں آیا اور اس نے اس کی کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن کو پیر سے ٹھوکر ماری تو راڈز کھل گئے اور ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن نہ صرف اسلحہ غائب تھا بلکہ ہاتھوں میں موجود ٹرانسمیٹر واچ بھی اتار لی گئی تھی۔ یہی حال ٹائیگر کا تھا۔

"آؤ" ــــــ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے کھولا۔ دروازہ چونکہ دوسری طرف سے بند نہ تھا۔ اس لئے وہ کھلتا گیا۔ باہر راہداری تھی۔ جس کی چھت پر لگی ہوئی ٹیوب جل رہی تھی۔ عمران نے سر باہر نکال کر جھانکا تو راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ جن کے اوپر دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران راہداری میں آ گیا۔ اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر دوسری طرف دیوار کے ساتھ چل رہا تھا۔ اوپر والا دروازہ ایک کمرے میں کھلتا گیا۔ جس میں بلب جل رہا تھا مگر خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اندر جھانکا اور پھر تیزی سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس کمرے سے باہر راہداری میں آ گیا۔ کیونکہ کوٹھی پر چھائے ہوئے سکوت سے پتہ چلتا تھا کہ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد وہ ساری کوٹھی میں گھوم گئے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ بلکہ نیچے ایک بڑے سے تہہ خانے کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا اور روشنی جل رہی تھی۔ وہ جب نیچے تہہ خانے میں پہنچے تو وہاں بھی ایک دیوار کی حالت بتا رہی

تھی۔ کہ وہاں پہلے کوئی مشینری نصب تھی جسے اتارا گیا ہے۔ ایک طرف رکھی ہوئی چھوٹی سی میز پر ایک کاغذ موجود تھا۔ عمران نے کاغذ اٹھایا تو اس پر پورا خط درج تھا۔

"چونکہ ہیڈ کوارٹر نے تمہیں قتل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اس لئے تمہیں قتل نہیں کیا جا رہا۔ تمہاری کرسیوں کے راڈز ریڈیو کنٹرولڈ ہیں اس لئے ہم نے انہیں کھول دیا ہے۔ میری نے میرے کہنے پر تمہیں اس مشن کی پوری تفصیل بتا دی ہو گی اور جس وقت تم یہ الفاظ پڑھ رہے ہو گے فارمولا ایکریمیا کے سفارتی بیگ میں محفوظ ہو کر ایکریمیا پہنچ بھی چکا ہو گا اور ہم سب بھی پاکیشیا سے باہر جا چکے ہوں گے اپنی اور اپنے ساتھی کی زندگی کو ہیڈ کوارٹر کی طرف سے انعام سمجھنا تمہارا مخلص جارج ٹامور اور جوڈتھ"۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے خط جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جارج ٹامور نے یہ خط لکھ کر اس کے چہرے پر پوری طاقت سے تھپڑ مار دیا ہو۔ اسے اب معلوم ہو گیا تھا۔ کہ ان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ کیونکہ باہر آ کر انہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ رات کا اندھیرا گہرا پڑ چکا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ انہیں کسی گیس کی مدد سے مسلسل بے ہوش رکھا گیا ہے۔ اور اس دوران انہوں نے یہ عمارت خالی کر دی۔ اور وہ غیر ملکی شاید آخری بار جاتے ہوئے یہاں آیا تھا۔ اور اس کا مقصد صرف عمران کو صرف ٹامور کے کارنامے کی تفصیل بتانی تھی۔ لیکن صرف ایک بات اس کے حق میں جاتی تھی کہ خط میں یہ لکھا گیا تھا کہ ریڈیو کنٹرول کی مدد سے ان کی کرسیوں کے راڈز کھولے

گئے ہیں۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ راڈز ابھی تک موجود تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی تک ٹامور اور اس کے ساتھی ملک سے باہر نہیں گئے۔ لازماً انہوں نے یہ پلاننگ کی ہو گی کہ جب وہ ملک سے باہر جانے لگیں گے تب وہ کسی ریڈیو کنٹرول آلے کی مدد سے کرسیوں کے راڈز کھول دیں گے۔ اور ظاہر ہے پھر عمران کو باہر نکلنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ اور اس دوران وہ اطمینان سے ملک سے دور جا چکے ہوں گے۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کی کار چونکہ عقبی کوٹھی میں تھی اس لئے عمران نے پھاٹک کے ذریعے باہر جانے کی بجائے پائیں باغ کا رخ کیا اور تھوڑی دیر بعد دیوار پھاند کر وہ عقبی کوٹھی کے پورچ میں موجود اپنی کار تک پہنچ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ لیکن کار کے قریب پہنچ کر اس کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے کیونکہ کار کے چاروں ٹائر فلیٹ کر دیئے گئے تھے۔

"تمہاری کار کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے پوچھا۔

"یہاں سے کچھ دور سائیڈ پر کھڑی ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ آؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

اسرائیل میں مکمل ہونے والا ایک تہلکہ خیز ایڈونچر

سنیک سرکل خاص نمبر

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم۔ اے

سنیک سرکل ___ اسرائیل کا وہ خوفناک منصوبہ۔ جس کے تحت وہ پوری دنیا کو یہودی سلطنت کا روپ دینا چاہتا تھا۔

سنیک سرکل ___ ایک ایسا منصوبہ۔ جس پر اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے تھے۔

سپیشل سیل ___ اسرائیل میں قائم کردہ ایک ایسا شعبہ جس کے تحت پاکیشیا میں دہشت گردی کا نہ ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز کیا جارہا تھا۔

سپیشل سیل ___ جس کے بارے میں اطلاع ملتے ہی عمران اور پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑی۔

سپیشل سیل ___ جس کے خاتمے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جب اسرائیل میں داخل ہونا چاہا تو ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جال بچھا دیئے گئے اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسرائیل میں داخلے کے لئے ایک ایسے راستے کا انتخاب کرلیا جس کا تصور ہی لرزا دینے والا تھا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو سکے۔ یا۔ ؟

جم مارکر ___ اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف جو اپنی پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آگیا۔

جم مارکر ___ جس نے ایک ایسی حرکت کی کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اس پر نازل ہوا اور جم مارکر چیخ چیخ کر موت کو پکارنے لگا۔ مگر موت نے اس کے قریب آنے سے بھی انکار کر دیا ___ جم مارکر ___ کا انتہائی عبرت ناک انجام۔ ؟

کرنل ڈیوڈ ___ جی۔ پی۔ فائیو کا سربراہ ___ جس نے اس بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا حتمی فیصلہ کر رکھا تھا۔ کیا وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو سکا یا نہیں۔ ؟

سپیشل سیل ___ حکومت اسرائیل کا انتہائی خفیہ پروجیکٹ ___ جس کے خاتمے کا اعلان خود حکومت کو کرنے پر مجبور ہونا پڑا ___ کیوں۔ ؟ کیا وہ پاکیشیا دشمنی سے باز آگئے تھے یا۔ ؟

سنیک سرکل ___ اسرائیل کا وہ منصوبہ، جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کیلئے اسرائیل نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنے تمام وسائل جھونک دیئے۔

انتہائی خوفناک اور تیز ترین جان لیوا ایکشن۔ سانس روک دینے والا بے پناہ سسپنس۔ انتہائی تیز رفتار ٹیمپو۔ مسلسل اور جان لیوا جدوجہد۔ یقینی موت کے تیزی سے پھیلتے ہوئے بھیانک سائے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

مران سیریز
پر مائینڈ ایجنٹ
مظہر کلیم ایم اے

ہوں جب میں چھٹی جماعت کا طالب علم تھا۔ اس قدر طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا مسلسل مطالعہ ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ واقعی اچھا لکھتے ہیں لیکن آجکل آپ کی کتب میں عمران کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز جا رہا ہے سیکرٹ سروس تو اب ــــ عمران کے ساتھ صرف رسم پوری کرنے کے لئے لگی رہتی ہے ورنہ سارا مشن تو اکیلا عمران ہی مکمل کر لیتا ہے آپ سے درخواست ہے کہ سیکرٹ سروس کو بھی کام کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے مظاہرے کا موقع دیجیئے

محترم خالد محمود شفقی صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ عمران کی تیز کارکردگی پر آپ کا شکوہ بجا لیکن آپ نے شاید محسوس نہیں کیا کہ عمران کی اس تیز کارکردگی کی چند دوسری وجوہات بھی ہیں بحیثیت ایکسٹو اس کے کچھ ایسے ذرائع بھی ہیں جن کی مدد سے وہ بہت سی ایسی معلومات حاصل کر لیتا ہے جن تک سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ پھر وہ ٹائیگر، جوزف جوانا حتیٰ کہ وقت پڑنے پر سلیمان کو بھی اپنی کارکردگی بڑھانے کے لئے استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ اس طرح لامحالہ اس کی کارکردگی ناول میں سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران سے زیادہ تیز محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جہاں حالات اور سچویشنز، سیکرٹ سروس کے ممبران کو کام کرنے کا موقع دیتے ہیں وہاں ان کی کارکردگی بھی سامنے آجاتی ہے۔ امید ہے ــــ ان تمام وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کا شکوہ ضرور دُور ہو گیا ہوگا۔

اب اجازت دیجیئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

کال بیل کی آواز سنتے ہی جوڈتھ جو برآمدے میں موجود ایک کرسی پر بڑی بے چینی کے عالم میں بیٹھی ہوئی تھی اچھل کر کرسی سے اٹھی۔ اور دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس وقت ڈاکٹر حسن کے والد ڈاکٹر اعظم کی کوٹھی پر موجود تھی۔ ڈاکٹر اعظم، ڈاکٹر حسن اور ملازم کی لاشیں اس نے ٹیری کے ذریعے ان کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دی تھیں تاکہ وہ انہیں اطمینان سے ٹھکانے لگا سکے۔ اور وہ خود اس کوٹھی میں اس لئے رک گئی تھی تاکہ اگر کوئی آدمی ڈاکٹر اعظم سے ملنے آئے یا کوئی کال آئے تو وہ اسے کور کر سکے خطرہ تھا کہ کہیں ڈاکٹر اعظم اور ملازم کی عدم موجودگی سے یہ راز نہ کھل جائے کہ ڈاکٹر حسن کی جگہ ٹامور نے لی ہے۔ وہ سارا دن یہاں رہی تھی۔ کیونکہ ٹامور صبح سویرے ڈاکٹر حسن کا میک اپ کر کے اس کی کار میں واپس لیبارٹری گیا تھا۔ ڈاکٹر حسن نے انہیں بتا دیا تھا کہ وہ لیبارٹری میں کہہ آیا ہے کہ وہ صبح کو واپس آئے گا۔

اس لئے ٹامور نے رات وہیں ڈاکٹر حسن کے والد کی کوٹھی میں ہی گزاری تھی۔ اور صبح سویرے گیا تھا۔ اور اب رات گئے پہلی کال بیل بجی تھی ۔ اور چونکہ ٹامور نے جاتے ہوئے اس کے ساتھ طے کر لیا تھا کہ وہ کال بیل کو تین بار مخصوص وقفوں سے بجائے گا۔ اس لئے جیسے ہی ان مخصوص وقفوں کے ساتھ کال بیل بجی جوڈتھ کو معلوم ہو گیا کہ ٹامور واپس آیا ہے یہ اور بات ہے کہ صبح سے اب تک نہ ہی کسی کی فون کال آئی تھی اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر اعظم سے ملنے آیا تھا۔ شاید ڈاکٹر اعظم ریٹائر ہو کر اطمینان سے گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہے تھے۔ ڈاکٹر حسن نے ہی انہیں بتایا تھا کہ وہ اپنے والد کے اکلوتے لڑکے ہیں اور ان کی والدہ کا چار سال قبل انتقال ہو چکا ہے ۔

"کون ہے"۔۔۔ جوڈتھ نے چھوٹے پھاٹک کے پاس جا کر احتیاطاً پوچھا۔

"جوڈتھ جلدی سے باہر آجاؤ۔ میں ٹامور ہوں"۔۔۔ باہر سے ٹامور کی آواز سنائی دی۔ اور جوڈتھ نے جلدی سے پھاٹک کھولا۔ اور باہر نکل آئی۔ ٹامور اس وقت اپنے اصل چہرے میں تھا۔ اور کار بھی وہ نہ تھی جو ڈاکٹر حسن کی تھی۔ بلکہ مختلف کار تھی ۔

"آؤ بیٹھو۔ جلدی کرو"۔۔۔ ٹامور نے کہا اور تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف لپکا۔ جوڈتھ نے جلدی سے گھوم کر کار کی دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ٹامور نے بجلی کی سی تیزی سے کار بیک کی اور پھر اُسے خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑانے لگا۔

"کیا بات ہے۔ تم پریشان ہو۔ کیا کام نہیں ہو سکا"۔۔۔ جوڈتھ نے

ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"ارے نہیں جوڈتھ۔ ایسا بھلا ممکن ہے کہ ٹامور کسی کام میں ہاتھ ڈالے اور کام نہ ہو۔ کام مکمل ہو چکا ہے۔ میں نے اصل فارمولا بھی حاصل کر لیا ہے۔ اور اُسے ٹھکانے تک پہنچانے کے بعد یہاں آیا ہوں۔ تفصیل بتاتا ہوں" ٹامور نے کہا اور جوڈتھ نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک اور رہائشی کالونی میں داخل ہوئی۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک بڑی کوٹھی کے پھاٹک پر مڑ کر رک گئی۔ ٹامور نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک غیر ملکی نوجوان نے باہر جھانکا اور پھر تیزی سے اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور ٹامور کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے۔

"ٹیری کہاں ہے"۔ ٹامور نے برآمدے میں موجود غیر ملکیوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس اندر ہیں"۔۔۔ ایک نوجوان نے جواب دیا۔ اُسی لمحے ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی راہداری سے برآمدے میں آ گیا۔

"کیا ہوا ٹیری"۔۔۔ ٹامور نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"۔۔۔ ٹیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آؤ"۔۔۔ ٹامور نے کہا اور پھر وہ تینوں تیزی سے قدم بڑھاتے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

"بیٹھو اور مجھے تفصیل بتاؤ"۔۔۔ ٹامور نے ایک صوفے پر خود بیٹھتے ہوئے جوڈتھ اور ٹیری کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وہ دونوں بدستور ریڈیو کنٹرولڈ کرسیوں کے اندر جکڑے

ہوئے وہاں موجود ہیں۔ یہ کرسیاں میں نے ہنگامی طور پر وہاں نصب کرائی تھیں۔ پھر آپ کی ٹرانسمیٹر کال ملنے پر میں نے کوٹھی سے سارا سامان اور ساتھیوں کو یہاں شفٹ کر دیا۔ اور ان دونوں کو انجکشن لگا کر ہوش میں لایا گیا۔ اور اس کے بعد میں نے انہیں خود جا کر سارے منصوبے کی تفصیلات بتائیں اور انہیں یہ کہہ کر واپس آ گیا کہ ابھی باس آئیں گے تو ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ کار میں نے ایک ویران جگہ پر چھوڑی اور یہاں پہنچ گیا"۔۔۔۔ ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا باتیں ہوئیں۔ مجھے پوری تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔۔ ٹامور نے پوچھا۔ اور ٹیری نے عمران اور اپنے درمیان ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی۔ جوڈتھ خاموش بیٹھی یہ سب کچھ سنتی رہی۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن تھی جیسے اُسے کسی بات کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اُسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ خاصا باخبر آدمی ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ یہ عمران کا ذکر درمیان میں کیسے آ گیا ہے۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ اور یہ ٹیری اور اس کے ساتھی اپنا ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے ہیں"۔۔۔۔ آخر جوڈتھ سے نہ رہا گیا تو وہ بے اختیار بول پڑی۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں۔ میں ڈاکٹر حسن کی جگہ لینے کے لئے لیبارٹری جاتے ہوئے پہلے ٹیری سے ملا تھا اور اُسے میں نے ہدایات دی تھیں

کہ وہ جا کر ان تینوں کی لاشیں تم سے وصول کرے اور پھر انہیں ٹھکانے لگا دے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے اُسے یہ بھی ہدایت دی تھی۔ کہ دو آدمی وہ ڈاکٹر اعظم والی کوٹھی کی نگرانی پر لگا دے۔ تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں تمہاری مدد کی جا سکے۔ اس کے ساتھ میں اسس سے سپیشل اے۔ دن ٹرانسمیٹر بھی ساتھ لے گیا تھا۔ اُسے ہدایات دے گیا تھا کہ کسی بھی صورت حال میں وہ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے مجھ سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ لیبارٹری جا کر میں نے فارمولا منگوایا۔ اسس دوران اچانک ٹیری کی کال آ گئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ ٹرانسمیٹر پر ایک کال کیچ کی گئی ہے۔ جس کے مطابق کسی آدمی ٹائیگر نے ان کی عقبی کوٹھی سے کوئی ڈکٹا فون ان کی کوٹھی کے اندر پہنچایا ہے۔ اور اُسے لاشوں کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ اور اس نے یہ ٹرانسمیٹر کال عمران کو کی ہے۔ جسے وہ باسس کہہ رہا تھا اور عمران نے اُسے وہیں رکنے کا کہہ کر خود آنے کے لئے کہا ہے۔ ٹیری نے مجھ سے پوچھا کہ ان حالات میں کیا اس ٹائیگر اور عمران کو گولی مار دی جائے۔ میں نے اُسے حکم دیا کہ ایک تو عمران کے متعلق مین ہیڈ کوارٹر نے خصوصی حکم دیا ہوا ہے۔ کہ اُسے قتل نہ کیا جائے اور دوسرا اگر انہیں قتل کیا گیا تو ہمارا اڈہ ان کی نظروں میں آ سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے اُسے حکم دیا کہ اس عمران اور ٹائیگر کو بے ہوش کر کے رکھا جائے۔ جب فارمولا مل جائے گا۔ اس کے بعد میں مزید ہدایات دوں گا۔ فارمولا ملنے کے بعد مجھے لیبارٹری سے نکلنے کے لئے لازماً شام کا انتظار کرنا تھا۔ چنانچہ میں نے ٹیری کو کال کیا اور اُسے بڑے کمرے میں ریڈیو کنٹرول راڈز چیئرز نصب

کر کے انہیں اس پر بند کر دیا جائے اور اس دوران کوٹھی سے ساری تنصیبات ہٹا دی جائیں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ پھر لیبارٹری سے نکلتے ہوئے میں نے اُسے کہہ دیا کہ وہ انہیں ہوش میں لا کر ان کو بتا دے کہ فارمولا حاصل ہو چکا ہے۔ اور یہ فارمولا ایکریمیا کے سفارت خانے کے ذریعے باہر نکالا جائے گا۔ اس کے بعد وہ اس عمارت کو خالی کر کے یہاں آ جائیں۔ لیبارٹری سے نکلنے کے بعد میں پہلے پوائنٹ پر اتر گیا وہاں سے کار بدل کر اور میک اپ اتار کر میں آرمینیا کے سفارت خانے پہنچا اور میں نے تھرڈ سیکرٹری فرنیک کے حوالے وہ فارمولا کیا اور پھر تمہارے پاس آیا۔ اور تمہیں لے کر یہاں آ گیا ہوں۔ وہ دونوں ابھی تک کرسیوں میں جکڑے ہوئے اس خالی کوٹھی میں موجود ہیں۔ اب میں باس چیفرے سے بات کرتا ہوں۔ کہ عمران قابو میں ہے۔ اگر وہ حکم دے تو اُسے آسانی سے قتل کیا جا سکتا ہے۔ یا اگر وہ ایسا نہ کرے تو ہم یہاں سے ایک بٹن دبا کر انہیں آزاد کر دیں گے۔ تہہ خانے میں ٹیری نے ہماری طرف سے ایک خط لکھ کر رکھ دیا ہے اگر انہیں زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تب بھی وہ زیادہ سے زیادہ ایکریمین سفارت خانے کی طرف بھاگیں گے۔ لیکن ظاہر ہے۔ وہاں سے انہیں کچھ نہ ملے گا۔ ہمارے متعلق ان کا تاثر یہی ہو گا کہ ہم ملک سے جا چکے ہیں۔ میں اور تم ان کے سامنے کبھی نہیں آئے۔ ٹیری اور اس کے آدمی جب سے یہاں آئے ہیں۔ مستقل ایک ہی میک اپ میں رہ رہے ہیں۔ اس لئے یہ سب اپنے میک اپ ختم کر کے اصل چہروں میں آ جائیں گے۔ ان کے پاسپورٹ وغیرہ اصلی ہیں۔ یہ کسی بھی وقت

اطمینان سے واپس جا سکتے ہیں۔ میں اور تم اس دوران یہاں کی سیر کریں گے اور پھر اطمینان سے واپس چلے جائیں گے"۔۔۔۔ ٹامور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" میرا تو خیال ہے کہ انہیں زندہ رکھے جانے کی بجائے گولی مار دینی چاہئے۔ ہیڈ کوارٹر کو کہا جا سکتا ہے۔ کہ مقابلے میں وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ یا پھر انہیں آزاد کرنے سے پہلے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے" جوڈتھ نے کہا۔

" آئندہ ایسی بات منہ سے نہ نکالنا جوڈتھ۔ ہیڈ کوارٹر اپنے ہر حکم کی تعمیل قطعی طور پر اپنی مرضی کے مطابق چاہتا ہے۔ اگر اُسے کسی بھی وقت یہ معلوم ہو جائے کہ کسی ایجنٹ نے اس سے غلط بیانی کی ہے تو اُسے انتہائی عبرت ناک سزا دی جاتی ہے۔ اور جہاں تک یہاں سے نکلنے کا تعلق ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ پہلے بھی ہم اپنے طور پر مشن مکمل کر چکے تھے۔ لیکن فارمولا جعلی نکلا۔ ہو سکتا ہے اس بار بھی کوئی ایسا ہی چکر ہو۔ اس لئے جب تک یہ اطلاع ہیڈ کوارٹر سے نہیں مل جاتی کہ فارمولا درست ہے۔ ہمارا یہاں سے جانا مشن کے لئے بہتر نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ ٹامور نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

" سوری ٹامور۔ میں نے تو صرف مذاق کیا تھا ورنہ ظاہر ہے۔ ہیڈ کوارٹر کے کسی حکم کی خلاف ورزی کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتی" جوڈتھ نے کہا۔

" آئندہ ایسا مذاق کبھی مت کرنا۔ ٹیری جا کر سپیشل لانگ رینج

ٹرانسمیٹر لے آؤ تاکہ میں چیف سے بات کر کے اس عمران اور اس کے ساتھی کے
متعلق فائنل ہدایات لے لوں"۔۔۔ ٹامور نے جوڈتھ سے بات کرتے
کرتے سامنے بیٹھے ہوئے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔ ٹیری اٹھ کر تیز
تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ٹیری باس جیفرے کا خاص آدمی ہے۔ اس لئے انتہائی محتاط رہا
کرو"۔۔۔ ٹیری کے باہر جاتے ہی ٹامور نے سرگوشی کے انداز میں
جوڈتھ سے کہا اور جوڈتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیری واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص
ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر ٹامور کے سامنے میز پر
رکھ دیا۔

"میں نے فریکونسی ایڈجسٹ کر دی ہے باس"۔۔۔ ٹیری نے کہا
اور ٹامور نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایسٹ ون کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور"۔۔۔ ٹامور نے
ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر ایسٹ تھری اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر
سے مشینی آواز ابھری۔

"ایسٹ ون۔ سپیشل کوڈ۔ زیرو تھری کالنگ فرام پی۔ اے اوور"
ٹامور نے دوبارہ کہا۔

"او کے اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد اسی مشینی آواز نے جواب دیا۔
اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو۔۔۔ جیفرے اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر

میں سے چیف جیفرے کی آواز سنائی دی۔

"ٹامور بول رہا ہوں باس"۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں اوور"۔۔۔ باس جیفرے نے
پوچھا اور جواب میں ٹامور نے مشن مکمل ہونے اور عمران اور اس کے
ساتھی ٹائیگر کے گرفتار ہونے کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دیں۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے آخر کار ایک اور بڑا کارنامہ
سرانجام دے ہی دیا۔ میں تمہاری اور جوڈتھ دونوں کی کارکردگی سے
بے حد خوش ہوں۔ مین ہیڈ کوارٹر سے میں نے یہ مشن چیلنج کے طور پر حاصل
کیا تھا کیونکہ اس سے پہلے مین ہیڈ کوارٹر کے تین سیکشنز اپنے اپنے
مشنز میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ لیکن اب ہمارے سیکشن کو یہ
فخر حاصل ہے کہ ہمارا سیکشن ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے۔ اس
عمران کے بارے میں مین ہیڈ کوارٹر نے جو حکم دے رکھا ہے۔ اس سے
میں نے پہلے بھی تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔ اور اس حکم کی اس وقت تک
پابندی لازمی ہے جب تک کہ ہیڈ کوارٹر اس حکم میں تبدیلی نہیں کر دیتا۔
لیکن تم ان دونوں کو ابھی آزاد مت کرو۔ جب تک کہ فارمولا لے جانے
والی فلائٹ پاکیشیا سے روانہ نہ ہو جائے اوور"۔۔۔ جیفرے نے
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور
دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹیری تم اور تمہارے سارے ساتھی اب اپنے اصل چہروں میں رہیں

گے۔ میں جوڈتھ سمیت اب پوائنٹ تھری پر رہوں گا۔ جیسے ہی باس فارمولا او کے کرلے گا۔ میں تمہیں فون کرکے بتا دوں گا۔ اور تم نے ان دونوں کو آزاد کر دینا ہے۔ اور اس کے بعد تم نے یہ ساری مشینری پیک کرکے پروگرام کے مطابق آرمینیا کے سفارت خانے پہنچا دینی ہے۔ اور خود بھی واپس چلے جانا ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ پیٹری نے جواب دیا۔

"آؤ جوڈتھ۔ اب ہم اطمینان سے چند دن یہاں کی سیر و تفریح کریں گے"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا اور جوڈتھ سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران اور ٹائیگر غیر ملکیوں کی عقبی کوٹھی کے پھاٹک سے نکل کر چند ہی لمحوں میں ایک سائیڈ پر موجود ٹائیگر کی کار تک پہنچ گئے۔ عمران نے ٹائیگر کو سٹیئرنگ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کسی پبلک فون بوتھ پر چلو جلدی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ کار تیزی سے دوڑتی ہوئی کالونی کے چوک سے نکلی اور ٹائیگر نے اس کا رخ ایک نزدیکی مارکیٹ کی طرف کر دیا جہاں پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ چند لمحوں بعد اس نے کار ایک فون بوتھ کے سامنے روک دی۔ عمران نیچے اترا اور تیزی سے فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے کوٹ کے اندر موجود چھوٹی سی ریزگاری والی جیب سے سکے نکال کر فون پیس میں ڈالے اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ پی۔اے۔ٹو جنرل منیجر کارگو" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سیکرٹ سروس۔ جنرل منیجر سے بات کراؤ" ـــ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ گو ٹائیگر بوتھ سے کچھ دور کار کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود عمران نے احتیاطاً چیف آف سیکرٹ سروس کے الفاظ کہنے کی بجائے صرف سیکرٹ سروس کے الفاظ کہے تھے۔ اور لہجہ بھی ایکسٹو جیسا نہ بنایا تھا۔ اس معاملے میں وہ انتہائی محتاط رہتا تھا۔

"یس سر" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"جنرل منیجر کارگو الطاف بول رہا ہوں" ـــ بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"مسٹر الطاف۔ میں چیف آف سیکرٹ سروس کا سپیشل ایجنٹ علی عمران بول رہا ہوں" ـــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ فرمایئے" ـــ جنرل منیجر نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سفارت خانوں سے سفارتی بیگ کس وقت کارگو سے بھیجے جاتے ہیں" ـــ عمران نے پوچھا۔

"شام چھ بجے تمام سفارت خانوں سے سفارتی بیگ کارگو آفس پہنچ جاتے ہیں اور پھر جو پہلی فلائٹ جس ملک کی ہوتی ہے۔ اس پر اس ملک کا سفارتی بیگ بھجوا دیا جاتا ہے" ـــ جنرل منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آرمینیا کا سفارتی بیگ بھجوایا جا چکا ہے۔ یا ابھی کارگو میں موجود ہے" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"آرمینیا کا۔ مجھے معلوم کرنا ہوگا۔ ایک منٹ دیجئے" ـــ جنرل منیجر نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــ جنرل منیجر نے کہا۔

"یس" ـــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ کارگو آفس سے وہ ایئرپورٹ بھجوایا جا چکا ہے۔ آرمینیا جانے والی فلائٹ رات آٹھ بجے جاتی ہے۔ اور اس وقت ساڑھے آٹھ بج چکے ہیں۔ اس لئے وہ بیگ تو چلا گیا ہوگا۔ بشرطیکہ فلائٹ لیٹ نہ ہو" ـــ جنرل منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ تھینک یو" ـــ عمران نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر ایک بار پھر جیب سے سکے نکال کر فون پیس میں ڈالے۔ اور تیزی سے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایئرپورٹ ایکس چینج" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف ٹریفک آفیسر سے بات کراؤ۔ میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں" ـــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف ٹریفک آفیسر احمد حسن بول رہا ہوں" ـــ چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ـــــ چیف ٹریفک آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"آرمینیا جانے والی فلائٹ کیا اپنے وقت پر چلی گئی ہے یا لیٹ ہے" عمران نے پوچھا۔

"آرمینیا فلائٹ آدھے گھنٹے بعد جا رہی ہے۔ آج وہ ایک گھنٹہ لیٹ ہو گئی ہے کیونکہ وہ آئی ایک گھنٹہ لیٹ ہے" ـــــ چیف ٹریفک آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی لیٹ ہے کا کیا مطلب ہوا" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آرمینیا پاکیشیا کا فلائٹ روٹ نہیں ہے۔ اس لئے وہاں سے فلائٹ یہاں آتی ہے اور یہاں سے واپس جاتی ہے۔ راستے میں موسم کی خرابی کی وجہ سے فلائٹ لیٹ آئی ہے۔ اس لئے لیٹ جا رہی ہے" ـــــ چیف ٹریفک آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلائٹ کی روانگی سے کتنی دیر پہلے کارگو لوڈ کر دیا جاتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"آدھا گھنٹہ پہلے۔ اب لوڈ ہو رہا ہو گا۔ مگر آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں" ـــــ چیف ٹریفک آفیسر سے، شاید اب برداشت نہ ہو سکا تھا اس لئے وہ پوچھ بیٹھا۔

"تھینک یو" ـــــ عمران نے کہا۔ اور رسیور ہک پر لٹکا کر اس نے ایک بار پھر سکے نکالے اور فون پیس میں ڈال کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ سپر میزائل کا فارمولا لیبارٹری سے اڑا لیا گیا ہے۔ اور میرا آئیڈیا ہے کہ اسے آرمینیا کے سفارتی بیگ کے ذریعے آرمینیا بھیجا جا رہا ہے۔ فلائٹ آدھے گھنٹے بعد روانہ ہو رہی ہے۔ اور جہاں سے میں بول رہا ہوں۔ وہاں سے ایئر پورٹ پہنچتے پہنچتے لازماً آدھا گھنٹہ لگ جائے گا۔ اس لئے آپ ایئر پورٹ کے جنرل مینیجر کو کہہ کر فلائٹ رکوا دیں اور سر سلطان کو فون کر کے فوراً ایئر پورٹ پہنچنے کے لئے کہہ دیں۔ سفارتی بیگ کھولنے کے لئے ان کی تحریری اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ اس وقت کوٹھی میں ہوں گے۔ اس لئے ان کا ایئر پورٹ پہنچنا ضروری ہے۔ میرے متعلق جنرل مینیجر سے کہہ دیں کہ وہ میرے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ البتہ انہیں سر سلطان کے پہنچنے سے قبل اس بات کا علم نہیں ہونا چاہئے کہ فلائٹ کیوں رکوائی جا رہی ہے" عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے رسیور ہک سے لٹکایا اور فون بوتھ سے نکل کر کار کی طرف بڑھ گیا۔

"چلو اب ایئر پورٹ جانا ہے" ـــــ عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے بغیر کچھ کہے کار آگے بڑھا دی۔

"کیا آپ اس ٹامور کو وہاں چیک کرنا چاہتے ہیں" ـــــ ٹائیگر نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"ٹامور سے زیادہ اہم وہ فادمولا ہے" ___ عمران نے مختصر سا
جواب دیا اور ٹائیگر نے مزید کوئی بات نہ کی۔ عمران کے ذہن میں صرف
آئیڈیا تھا کہ چونکہ ٹامور کا تعلق آرمینیا سے ہے۔ اور اس ٹیری کی
آنکھوں کی ساخت بھی بتا رہی تھی کہ اس کا تعلق آرمینیا سے ہے۔
اور گو اس ٹیری نے آرمینیا کی بجائے اپنے آپ کو ایکریمین ظاہر کرنے
کی کوشش کی تھی اور خاص طور پر اسے یہ بتایا تھا کہ فادمولا ایکریمیا
جانے والے سفارتی بیگ سے بھیجا جا رہا ہے۔ اس لئے عمران کا خیال
تھا کہ یہ فادمولا لازماً آرمینیائی سفارت خانے کے ذریعے آرمینیا ہی
بھیجا جائے گا۔ ورنہ وہ ٹیری کبھی خاص طور پر سفارتی بیگ اور ایکریمیا
کا نام نہ لیتا۔ ان کا مقصد صرف اتنا تھا کہ عمران ایکریمی سفارتخانے
کے چکر میں الجھا رہے۔ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ عمران اس میک اپ
باکس کی وجہ سے یہ معلوم کر چکا ہے کہ ٹامور کا تعلق ایکریمیا سے نہیں
بلکہ آرمینیا سے ہے۔

ٹائیگر خاصی تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا ایئر پورٹ کی طرف بڑھا
چلا جا رہا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ایئر پورٹ پہنچتے پہنچتے انہیں
چالیس منٹ لگ ہی گئے۔ گاڑی ایئر پورٹ کی مخصوص پارکنگ میں
روک کر عمران، ٹائیگر کو ساتھ لئے سیدھا جنرل منیجر کے دفتر کی طرف
بڑھ گیا۔ جنرل منیجر کے آفس کے سامنے سر سلطان کی ذاتی گاڑی
کھڑی انہیں نظر آ گئی۔ ان کا ذاتی ڈرائیور بھی گاڑی کے ساتھ ہی
موجود تھا۔

"سالار، سر سلطان کس وقت آئے ہیں" ___ عمران نے ڈرائیور

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ سر ابھی چند منٹ ہوئے یہاں پہنچے ہیں"
ڈرائیور نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ سر
سلطان کا ذاتی ڈرائیور تھا۔ اس لئے عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔
اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"سیکرٹ سروس" ___ عمران نے دروازے پر کھڑے چپڑاسی
کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی وہ پردہ ہٹا کر دفتر میں داخل ہو گیا

"آؤ عمران" ___ سر سلطان نے جو کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ
بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑے
ہوتے۔ اور ظاہر ہے۔ جب سیکرٹری وزارت خارجہ جیسا اعلیٰ ترین
افسر اٹھ رہا ہو۔ تو جنرل منیجر کیسے بیٹھا رہ سکتا تھا۔ وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ جنرل منیجر راٹھور صاحب ہیں۔ اور یہ ہے علی عمران۔ سیکرٹ سروس
کے چیف کا خصوصی نمائندہ" ___ سر سلطان نے عمران اور جنرل منیجر
کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی جناب" ___ جنرل منیجر نے قدرے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آرمینیا والی فلائیٹ روک دی گئی ہے یا نہیں" ___ عمران نے
بھی رسمی سا جواب دیتے ہوئے سوال کر دیا۔

"جی ہاں تکنیکی خرابی کا بہانہ کر کے اس کی روانگی تا اطلاع ثانی ملتوی
کر دی گئی ہے" ___ جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"آرمینیا کا سفارتی بیگ یہاں منگوائیں لیکن اس طرح کہ کم سے کم افراد کو اس کا علم ہو سکے اور بیگ کو کسی بریف کیس میں رکھ کر اتارا جائے اور یہاں لے آیا جائے تاکہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ جہاز سے کوئی سفارتی بیگ اتارا گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور جنرل منیجر نے سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کسی کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گئے۔

"کیا سلسلہ ہے عمران۔ مجھے تو تمہارے چیف نے صرف اتنا کہا ہے کہ میں فوری طور پر ائیرپورٹ جنرل منیجر کے دفتر پہنچ جاؤں۔ عمران وہاں پہنچ رہا ہے" ـــــ سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ جنرل منیجر صاحب کو سفارتی بیگ کھولنے کی تحریری اجازت دے دیں۔ اس لئے آپ کو یہاں بھجوایا گیا ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور جنرل منیجر انتہائی حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا جو سیکرٹری وزارت خارجہ سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے سیکرٹری وزارت خارجہ کے عہدے کی اسکو قطعی پرواہ ہی نہ ہو۔

"بہتر" ـــــ سر سلطان نے جواب دیا۔ اور جنرل منیجر سے کاغذ لے کر اس نے اس پر سفارتی بیگ کھولنے کا حکم لکھا اور نیچے دستخط کر کے جنرل منیجر کی طرف بڑھا دیا۔

"صبح اسے دفتر بھجوا کر مہر لگوا لیں" ـــــ سر سلطان نے قلم بند کر کے اُسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــــ جنرل منیجر نے کاغذ واپس لیتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے باوردی چپڑاسی اندر داخل ہوا۔ اور اس نے ٹرے میں رکھے ہوئے ہاٹ کافی کے کپ انتہائی احترام سے سر سلطان، جنرل منیجر، عمران اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے سامنے تپائیوں پر

رکھے اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"لیجئے جناب" ـــــ جنرل منیجر نے عمران اور سر سلطان سے کہا۔ اور انہوں نے کافی سپ کرنی شروع کر دی۔ ٹائیگر بھی خاموش بیٹھا کافی سپ کرتا رہا۔ پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے جنرل منیجر کو سلام کیا اور بریف کیس ان کے سامنے میز پر ادب سے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ" ـــــ جنرل منیجر نے آنے والے سے کہا۔ اور وہ خاموشی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

اس آدمی کے باہر جانے کے بعد جنرل منیجر نے بریف کیس کھولا۔ اور اس میں موجود آرمینیا کا سفارتی بیگ نکال کر اس نے میز پر رکھا اور خالی بریف کیس ایک طرف رکھ دیا۔ عمران کرسی سے اٹھ کر میز کی طرف بڑھا اور سفارتی بیگ کو اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔

"یہ آرمینیا والے ایکریمیا کی طرح بیگ کے دونوں اطراف میں مہریں نہیں لگاتے" ـــــ عمران نے جنرل منیجر کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں جناب۔ میں تو شاید پہلی بار سفارتی بیگ دیکھ رہا ہوں۔ یہ سارا کام کارگو شعبے کا ہوتا ہے۔ اور میں پوری سروس میں انتظامی شعبے میں رہا ہوں۔ کارگو میں کبھی نہیں رہا" ـــــ جنرل منیجر نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بیگ کو تو میں ویسے بھی کھول سکتا ہوں۔ خواہ مخواہ سر سلطان کو رات کو تکلیف ہوئی۔ میں سمجھا تھا کہ ایکریمیا والوں کی طرح انہوں نے

بیگ کی دونوں سائیڈوں پر بھی مہریں لگائی ہوں گی۔ اس لئے لامحالہ مہر توڑنی پڑے گی" ___ عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ بیگ چپٹا تھا۔ اور اس کی ایک سائیڈ کی سلائی پر جگہ جگہ سفارت خانے کی مخصوص مہریں "لاکھ" کی مدد سے لگائی گئی تھیں۔ جب کہ دوسرا سرا ویسے ہی سلا ہوا تھا۔ البتہ اسے گم سلائی کے طور پر سیا گیا تھا۔

"کیسے کھولو گے اسے" ___ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پولیس تو پتھر کی بنی ہوئی زبان کھول لیتی ہے۔ مجھ سے یہ بیگ کی سلائی بھی نہ کھولی جائے گی۔ سیکرٹ سروس بھی تو خفیہ پولیس جیسی ہی ہوتی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ان کے چہرے پر عمران کے جواب سے شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ عمران کا جواب بتا رہا تھا کہ اس پر چھائی ہوئی سنجیدگی کی تہہ ختم ہوتی جا رہی ہے اور انہیں معلوم تھا کہ اگر عمران کا ذہن اپنی اصل پٹڑی پر چڑھ گیا تو پھر جنرل مینیجر کے سامنے ان کی اعلیٰ ترین پوسٹ کا سارا بھرم جاتا رہے گا۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے عمران کے جواب کے بعد اور کوئی بات نہ کی تھی بلکہ دم سادھ کر بیٹھ گئے تھے۔ چند لمحوں بعد عمران نے ناخن کی مدد سے ایک دھاگہ توڑا اور پھر اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا تو بیگ کا نچلا حصہ کھلتا چلا گیا۔ اور اس کھلتے ہوئے حصے میں سے لفافوں کے مختلف بنڈل نیچے گرنے لگے۔ یہ بنڈل علیحدہ علیحدہ ضخامت کے تھے۔ سارے بنڈل باہر نکال کر عمران نے بیگ میز پر رکھا اور پھر ایک ایک بنڈل کو اٹھا کر چیک کرنے لگا۔ وہ انہیں زور

سے دبا کر دیکھتا اور پھر رکھ دیتا۔ پھر ایک موٹا سا بنڈل اٹھا کر اس نے اسے جیسے ہی دبایا وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے اس کی رسی کھولی۔ اور دوسرے ملے لفافوں کے درمیان رکھی ہوئی موٹے گتے کی ایک ڈبیا جو گول تھی باہر نکل آئی۔ اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کے اندر سے ایک مائیکرو فلم رول نکال لیا۔ اس کے چہرے پر اس رول کے باہر آتے ہی انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات چھا گئے۔

سر سلطان رول دیکھتے ہی یک لخت چونک کر بولنے ہی لگے تھے

"خاموش رہیں آپ" ___ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور سر سلطان کے بولنے کے لئے کھلنے والے ہونٹ ایک جھٹکے سے بھینچ گئے۔ البتہ جنرل مینیجر کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ جیسے انہیں اپنے حواس پر یقین نہ آ رہا ہو۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ کوئی آدمی چاہے اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہی کیوں نہ ہو۔ سر سلطان جیسے اعلیٰ ترین سرکاری افسر کو اس طرح بھی جھڑک سکتا ہے۔ لیکن اس کے سامنے عمران نے انہیں بری طرح جھڑک دیا تھا اور سر سلطان بغیر کوئی احتجاج کئے خاموش ہو گئے تھے۔ عمران نے فلم رول اپنی جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے وہ کاغذ نکال لیا جس پر جارج ٹامور اور بوڈتھ کی طرف سے خط تھا۔ اس نے میز پر رکھا ہوا قلم اٹھایا اور اس خط کے نیچے مقامی زبان میں لکھنا شروع کر دیا۔

"بلیک تھنڈر کے پاس شاید اب کوئی ایسا ایجنٹ باقی نہیں رہا جس میں عقل نام کی کوئی چیز موجود ہو۔ اس لئے اس نے ٹامور اور بوڈتھ جیسے احمقوں کو مشن پر بھیج دیا گیا ہے اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر میرا مشورہ ہے

کہ اُسے اپنا نام بلیک تھنڈر کی بجائے ویران کھنڈر رکھ لینا چاہیئے۔ ایسا ویران کھنڈر جس میں الوؤں کا بسیرا ہوتا ہے۔ خیر اندیش۔ علی عمران۔

مقامی زبان میں یہ پیغام لکھ کر عمران نے کاغذ تہہ کیا اور اسے اس گتے کی ڈبیا میں بند کر کے اس کا ڈھکن اسی طرح بند کر دیا۔ جیسے کہ وہ پہلے بند تھا۔ ڈبیا کے اوپر ہاتھ سے لفظ پرائیویٹ لکھا ہوا تھا۔ اور نیچے ایک دستخط اور مہر تھی۔ عمران نے غور سے ان دستخطوں اور مہر کو دیکھا۔ اور پھر ڈبیا کو واپس لفافوں کے اندر پہلے کی طرح رکھ کر اس نے بنڈل باندھا اور پھر سارے بنڈل دوبارہ بیگ میں ڈال کر وہ ٹائیگر کی طرف مڑا۔

"ٹائیگر باہر سے کوئی مضبوط سا تیلا اٹھا لاؤ تاکہ دوبارہ گم سلائی کر دی جائے"۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک باریک مگر خاصا لمبا لیڈیز ہیرپن تھا۔

"ارے یہ کس کا ہیرپن اتار لائے ہو"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور سر سلطان اور جنرل منیجر بھی حیرت سے اس لیڈیز ہیرپن کو دیکھنے لگے۔

"اتار نہیں لایا۔ کاؤنٹر پر بیٹھی ایک محترمہ سے ادھار لے آیا ہوں" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔ اس نے دھاگے کا ایک سرا ہیرپن کے ایک مڑے ہوئے حصے کے اندر ڈال کر اُسے بل دیا اور پھر ہیرپن کو انگلیوں میں دبا کر اس نے بیگ کو بالکل اس

طرح سینا شروع کر دیا جیسے سوئی سے کوئی ماہر درزی سیتا ہے۔ چند لمحوں بعد خالی ہیرپن اس کے ہاتھ میں تھا اور دھاگا بیگ کے اندر غائب ہو چکا تھا۔ اور وہ کھلا حصہ سل بھی چکا تھا۔ اور بظاہر دیکھنے سے کسی طرح بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ اسے کھولا گیا ہے۔

"لیجئے صاحب۔ اسے واپس بھجوا دیجئے۔ اب اس کا کام ختم" عمران نے بیگ جنرل منیجر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"فلائٹ روانہ کر دی جائے"۔۔۔۔ جنرل منیجر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اور مسافروں سے معذرت بھی کر لیجئے"۔۔۔۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ جنرل منیجر نے خاموشی سے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھایا اور سفارتی بیگ کو اس کے اندر رکھ کر بیگ بند کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا کر ہدایات دینے میں مصروف ہو گئے۔ ان کے رسیور رکھنے کے تھوڑی دیر بعد وہی آدمی جو پہلے بریف کیس لے آیا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے خاموشی سے وہ بریف کیس اٹھایا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"وہ اجازت نامہ مجھے دے دیجئے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ اور آپ نے بھی اپنی زبان بند رکھنی ہے۔ کہ اس بیگ کے ساتھ کیا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جنرل منیجر سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ذمہ دار آدمی ہوں" جنرل منیجر نے کہا اور دراز کھول کر اس میں سے سر سلطان کا لکھا

ہوا اجازت نامہ نکال کر اس نے عمران کے حوالے کر دیا۔

"او۔ کے سر سلطان۔ آپ کو بھی تکلیف ہوئی اور جنرل منیجر صاحب کو بھی۔ خدا حافظ" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے ایئر پورٹ سے نکل کر شہر کی طرف اڑی جا رہی تھی۔

"تم مجھے میرے فلیٹ پر ڈراپ کر کے واپس چلے جاؤ" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے عمران کو اس کے فلیٹ کے سامنے اتارا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی عمران سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے کی بجائے فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس کی ذاتی کار موجود تھی۔

چونکہ وہ دانش منزل سے سر سلطان کے دفتر فارمولا پہنچانے گیا تھا۔ اس لئے وہ وہاں سے کار لے کر گیا تھا۔ اور یہی کار غیر ملکیوں کی عقبی سمت کوٹھی میں موجود تھی۔ عمران نے کار نکالی اور پھر اسے دوڑاتا ہوا وہ سیدھا دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سب سے پہلے اس فارمولے کو دانش منزل میں محفوظ کرنا چاہتا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا وہ فارمولا مل گیا ہے" ——— عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے احتراماً کھڑے ہوتے ہوئے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ حق بہ حقدار رسید۔ بلکہ واپس رسید۔ یہ لو اسے رکھ آؤ۔ اس کے دانش منزل سے باہر جانے سے پاکیشیا کو بہت شدید

نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ڈاکٹر حسن جیسے سائنسدان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جیب سے مائیکرو فلم نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ۔ لیکن اسے کیسے اڑایا گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس ٹامور نے ڈاکٹر حسن کی کوئی سابقہ دوست کا کھوج نکالا۔ اور پھر اپنی ساتھی جوڈتھ کو شاید دوست بنا کر وہ ڈاکٹر حسن کے والد ڈاکٹر اعظم سے ملے۔ ڈاکٹر اعظم نے ڈاکٹر حسن کو اطلاع دی ہوگی اور ڈاکٹر حسن اپنی سابقہ دوست سے ملنے لیبارٹری سے گھر پہنچے۔ اس کے بعد اس ٹامور نے ان کا روپ دھارا اور لیبارٹری پہنچ کر سر سلطان کے ذریعے فارمولا منگوا لیا۔ اور پھر اطمینان سے باہر آ گیا۔ بہرحال فارمولا تم لاک روم میں رکھ آؤ۔ باقی تفصیل بعد میں" ——— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو اٹھ کر تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر اور تنویر کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ آرمینیا سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری کے متعلق فوری طور پر معلومات حاصل کریں۔

اور جہاں بھی اس کی رہائش گاہ ہو۔ یا اس وقت جہاں بھی وہ تھرڈ سیکرٹری موجود ہو۔ اُسے فوراً اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیں۔ اس کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کا وقت دیا جا سکتا ہے۔ اور چونکہ معاملہ سفارت خانے کا ہے۔ اس لئے انہیں پوری طرح محتاط رہ کر کام کرنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے تو تفصیل بتائیے۔ کہ کس طرح ان سب باتوں کا علم ہوا اور آپ نے فارمولا واپس حاصل کر لیا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے اُسے ٹائیگر کی کال سے لے کر ایئرپورٹ پہنچنے اور فارمولا حاصل کرنے کی تفصیل بتا دی۔

"آپ نے شاید اس بات سے اندازہ لگایا کہ ٹامور کا تعلق آرمینیا سے ہے۔ اس لئے وہ فارمولا آرمینیا کے سفارتی بیگ کے ذریعے باہر بھجوائے گا۔ تو کیا اس بلیک تھنڈر کے پیچھے آرمینیا کی حکومت ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ آرمینیا تو بہت چھوٹا سا ملک ہے۔ وہاں اتنی بڑی اور باوسائل تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اوّل تو بن ہی نہیں سکتا اور اگر بن بھی جائے تو اس قدر خفیہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن اس بار وہ شاید یہ سوچ کر آرمینیا میں اپنے گروپ کو سامنے لاتے ہیں کہ اس سے

پہلے آرمینیا کا کوئی ایجنٹ یہاں پاکیشیا نہیں آیا۔ اور ہم ظاہر ہے ان سے واقف ہی نہ ہو سکتے تھے۔ باقی سفارت خانے میں ایسے افراد آسانی سے مل جاتے ہیں جو آسانی سے بک سکتے ہیں اصل میں حماقت واقعی اس ٹامور سے ہوئی ہے۔ جس نے اپنے آدمی کے ذریعے خاص طور پر میرے ذہن میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کی ہے کہ فارمولا ایکریمی سفارت خانے کے سفارتی بیگ کے ذریعے باہر نکالا جائے گا۔ اُسے دراصل معلوم ہی نہیں ہے کہ میں اس کی اصل قومیت کے بارے میں معلومات حاصل کر چکا ہوں۔ اگر وہ میک اپ باکس مجھے نہ ملتا تو شاید میں بھی اُسے ایکریمین ہی سمجھتا رہتا۔ کیونکہ ایکریمیا کی ریاست جس کی سرحدیں اس آرمینیا سے ملتی ہیں کے افراد کی آنکھیں بھی بالکل اس طرح مخصوص ساخت کی ہوتی ہیں۔ لیکن اس ساخت کو خصوصی طور پر اگر مارک کیا جائے تو اس کا پتہ چلتا ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر وہ ایکریمین سفارتی بیگ والی بات نہ کرتا تو شاید میرے ذہن میں بھی یہ آئیڈیا نہ آتا اور میں ایئرپورٹس پر ہی نگرانی تک محدود رہ جاتا۔ اس طرح فارمولا یقینی طور پر آرمینیا پہنچ جاتا۔ اور پھر اس کے بعد بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر۔ البتہ یہ فائدہ ہو جاتا کہ اس فارمولا کے حصول کے لئے مجھے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کو لازماً ٹریس کرنا پڑتا۔ اس طرح ہو سکتا ہے یہ بلیک تھنڈر واقعی بلیک تھنڈر میں تبدیل ہو جاتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔

"اب اس ٹامور اور جوڈتھ کو کہاں سے ڈھونڈا جائے فارمولا

تو مل گیا لیکن حیرت ہے کہ یہ دونوں ایجنٹ ابھی تک سامنے ہی نہیں آئے۔ حالانکہ وہ دو بار اپنا مشن مکمل بھی کر چکے ہیں"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار واقعی حیرت انگیز واقعات سامنے آئے ہیں کہ دونوں ایجنٹوں کے بارے میں ہمیں معلوم بھی ہے۔ لیکن آج تک نہ ان کا کوئی کلیو مل سکا ہے۔ اور نہ وہ سامنے آئے ہیں۔ اس کے باوجود دونوں بار انتہائی حیرت انگیز انداز میں انہوں نے مشن بھی مکمل کر لیا تھا۔ پہلی بار تو واقعی ایک چانس کی وجہ سے فارمولا بچ گیا تھا۔ دوسری بار البتہ ان کی اس حماقت کی وجہ سے بچا ہے۔ کہ انہوں نے مجھے باقاعدہ ہوش میں لا کر میرے سامنے اپنے کارنامے کی ڈینگیں مارنی شروع کر دیں"۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں عمران صاحب۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ آخر بلیک تھنڈر آپ کو زندہ کیوں رکھنا چاہتا ہے۔ اسے آخر ایسی کیا مجبوری ہے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"شاید یہ بلیک تھنڈر تنظیم بھی تھریسیا بمبل بی آف بوہیما کی طرح مجھ پر عاشق ہو چکی ہے۔ وہ بھی آخر میں مجھے زندہ چھوڑ کر چلی جاتی تھی" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب اس زیرو لینڈ والی تھریسیا سے ہے۔ وہ لوگ تو طویل عرصے سے پھر سامنے نہیں آئے۔ نجانے کیا ہوا ان کے ساتھ

اوہ۔ اوہ۔ کہیں آپ کا یہ مطلب تو نہیں کہ انہوں نے اپنی تنظیم کا نام بلیک تھنڈر رکھ لیا ہو"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں۔ زیرو لینڈ والے گروپ میں جو لوگ تھے وہ اس بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں سے کہیں زیادہ ذہین، تیز اور سائنسی طور پر ترقی یافتہ تھے۔ یہ تو عام سے ایجنٹ ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ زیرو لینڈ والے مستقل طور پر اس دنیا کو چھوڑ کر کائنات کے کسی دور دراز سیارے میں آباد ہو چکے ہیں اور شاید نامعلوم سیاروں کی نامعلوم مخلوق سے جنگ میں ایسے مصروف ہوں گے کہ انہیں دنیا کا خیال ہی نہ آرہا ہو گا۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ تم نے دونوں تنظیمیں بیک وقت سنبھال رکھی ہوں۔ اور ظاہر ہے "تمہیں" ایک چھوٹے سے چیک کی خاطر اپنی جان داؤ پر لگا دینے والا دوسرا علی عمران تو نہیں مل سکتا۔ اس طرح شاید مجھے زندہ رکھنا معاشی مجبوری کی وجہ سے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے دونوں تنظیمیں سنبھال رکھی ہیں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کن تنظیموں کی بات کر رہے ہیں آپ"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک تھنڈر اور زیرو لینڈ کی بات کر رہا ہوں۔ تمہارے نام میں دونوں آجاتے ہیں۔ بلیک تھنڈر کا بلیک اور زیرو لینڈ کا زیرو"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے یہ تمہارا ہی حوصلہ ہے کہ اتنی بڑی تنظیمیں اکیلے سنبھالے ہوئے ہو۔ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی طوطا پال رکھا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے آپ کو چائے پلائی جائے ورنہ آپ اسی طرح طوطوں کی تعداد بڑھاتے گئے تو مجھے بلیک زیرو کی بجائے اپنا نام چڑیا مار رکھنا پڑ جائے گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکرا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے خوب صورت فقرے پر اس بار عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا ایک طرف بنے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال ہے ٹیم کو ائیرپورٹ اور ایسے ہی دوسرے مقامات پر چیکنگ کے لئے لگا دیا جائے۔ کیونکہ ٹامورا اور جوڈتھ تو یہی سمجھے ہوئے ہوں گے کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔ وہ تو ظاہر ہے اب یہاں سے نکلنے کی کریں گے"۔۔۔ بلیک زیرو چائے کا ایک کپ عمران کے سامنے رکھ کر دوسرا کپ اٹھائے اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"میں نے بلیک تھنڈر کے نام جو پیغام لکھا ہے وہ اس لئے مقامی زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ جب تک وہ اسے انگریزی میں ترجمہ کرنے والے فرد کو ڈھونڈیں گے تب تک میں اس ٹامورا اور جوڈتھ کو خود تلاش کر کے ان سے پاکیشیا کے سائنسدان ڈاکٹر حسن کے قتل کا انتقام لینے کا بندوبست کر لوں گا۔ ورنہ تو مجھے یقین تھا کہ بلیک تھنڈر نے جس طرح ٹورڈمین کو ناکامی کی صورت میں دو بار ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اسی طرح وہ ان دونوں کو بھی فوری طور پر ہلاک کر دے گی"۔۔۔ عمران

نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے کہ یہ بلیک تھنڈر لازماً اس ٹامورا سے رابطہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر ہی کرتی ہوگی۔ اس طرح یہ کال تو لازماً ہمارے ٹرانسمیٹر کال چیکنگ شعبے میں چیک ہوتی ہوگی۔ وہاں سے ریسیونگ سیٹ کا مقام معلوم کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ عام تنظیم نہیں ہے اور نہ ہی عام ٹرانسمیٹر استعمال کرتی ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کال کے دوران لازماً میرا نام لیا گیا ہوگا اور اگر یہ کال چیک ہو چکی ہوتی تو تم تک اس کی اطلاع بھی حسب ضابطہ پہنچ چکی ہوتی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی لمحے کمرے میں تیز سیٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو بُری طرح چونک پڑا۔

"صفدر اور تنویر آرمینیا سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری کو لے آئے ہوں گے۔ انہیں کہہ دو کہ اسے گیسٹ روم میں پہنچا دیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے بٹن دبا کر سکرین روشن کی۔ تو واقعی گیٹ پر صفدر کی کار موجود تھی۔ اور صفدر کار سے باہر کھڑا تھا۔ جب کہ تنویر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ بلیک زیرو نے بٹن دبا کر گیٹ کھول دیا۔ عمران کی نظریں بھی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ دانش منزل کا گیٹ کھلتے ہی کار اندر آئی اور پھر اپنی مخصوص جگہ پر رک گئی۔ تنویر اور صفدر دونوں باہر نکل آئے۔ عمران نے بلیک زیرو کو مخصوص اشارہ کیا اور بلیک زیرو نے میز کی دراز سے ایک مائیک نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا یہ تھرڈ سیکرٹری ہے"۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کی مخصوص آواز میں پوچھا۔ تنویر اس دوران ایک بے ہوش غیر ملکی کو کار کی عقبی نشست سے کھینچ کر کاندھے پر لاد چکا تھا۔

"یس باس۔ یہ آرمینیا سفارت خانے کا تھرڈ سیکرٹری فرنیک ہے۔ یہ ڈبل سٹار کلب میں موجود تھا۔ ہم اسے وہاں سے اس طرح بے ہوش کر کے لے آئے ہیں کہ کسی کو بھی پتہ نہ چل سکا ہو گا کہ یہ کہاں گیا ہے"۔۔۔ صفدر کی آواز کمرے میں گونجی۔

"او۔ کے۔ اسے گیسٹ روم نمبر تو میں ڈال کر تم واپس جا سکتے ہو"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور مائیک آف کر کے اسے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب صفدر اور تنویر کی کار دانش منزل سے باہر چلی گئی اور بلیک زیرو نے گیٹ بند کر دیا۔ تو عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ذرا میک اپ کر لوں۔ پھر اس تھرڈ سیکرٹری سے انٹرویو کروں گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو وہ ایکسٹو بن چکا تھا۔

"اسے آپ نے کیوں اٹھوایا ہے۔ کیا یہ ٹامور کا ساتھی ہے۔ اسی نے فارمولا سفارتی بیگ میں بھیجا تھا"۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے ڈریسنگ روم سے باہر آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ جس ڈبیا میں یہ فارمولا بند ہو کر جا رہا تھا اس پر تھرڈ سیکرٹری کی مہر لگی ہوئی تھی۔ اور اوپر اس کے دستخط تھے۔ اس سے میں سمجھ

گیا کہ یہ فارمولا تھرڈ سیکرٹری کے ذریعے باہر بھجوایا جا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا آپریشن روم سے باہر نکل کر برآمدے سے گزرتا ہوا گیسٹ روم کی طرف بڑھتا گیا۔

مخصوص لاک کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو سامنے قالین پر تھرڈ سیکرٹری فرنیک اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر پر دو بڑے بڑے گومڑ نظر آ رہے تھے۔ اور عمران سمجھ گیا کہ اس کے سر پر ضربیں لگا کر اسے بے ہوش کیا گیا ہے۔ عمران نے پہلے جھک کر اس کے لباس کی مکمل تلاشی لی۔ لیکن سوائے کرنسی نوٹوں، عام کاغذات اور کار کی چابیوں کے اور کچھ نہ نکلا تو عمران نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد فرنیک کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگ گئی۔ جب یہ حرکت نمایاں ہوئی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد فرنیک کی آنکھیں کھلیں اور اس کے منہ سے لاشعوری طور پر کراہ نکل گئی۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں سامنے کھڑے ہوئے عمران پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔

"گگ۔۔۔ کک۔۔۔ کون ہو تم۔ اور یہ میں کہاں ہوں"۔۔۔ فرنیک نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے کمرہ اس کے چہرے پر پڑنے والے عمران کے زوردار تھپڑ سے گونج اٹھا۔ اور اس گونج میں فرنیک کی چیخ بھی شامل ہو گئی۔ وہ زوردار تھپڑ کھا کر اچھل کر دوبارہ قالین پر جا گرا تھا۔ عمران خاموش کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ اس طرح سپاٹ تھا جیسے وہ انسان کی بجائے پتھر کا مجسمہ ہو۔ فرنیک نیچے گر کر پھر اٹھنے لگا۔

"گگ — گگ — کون ہو تم ۔ کون ہو تم ۔ مجھ پر کیوں تشدد کر رہے ہو ۔ میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں ۔ میرا تعلق سفارت خانے سے ہے ۔ تم جو کوئی بھی ہو ۔ مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے" — فرنیک نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔ البتہ اس کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے ۔ عمران اس طرح بے حس و حرکت کھڑا تھا جیسے وہ واقعی ایک مجسمہ ہو ۔

"گگ — گگ — کون ہو تم ۔ بتاؤ مجھے ۔ کون ہو تم" — فرنیک عمران کے اس پوز اور چہرے پر موجود پتھریلے سپاٹ پن سے آہستہ آہستہ زیادہ خوف زدہ نظر آنے لگ گیا تھا ۔ لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا ۔ وہ اسی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا ۔ فرنیک ہونٹ بھینچے چند لمحے خوفزدہ سی نظروں سے عمران کو دیکھتا رہا ۔ پھر یک لخت وہ سائیڈ پر موجود کمرے کے دروازے کی طرف پوری قوت سے دوڑ پڑا لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر بُری طرح چیختا ہوا سائیڈ کی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور قالین پر گر کر بُری طرح تڑپنے لگا ۔ عمران نے یک لخت لات گھمائی تھی ۔ اور نتیجہ فرنیک کے اچھل کر پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرانے کا نکلا تھا ۔

"تمہاری ایک ایک ہڈی اس طرح ٹوٹ سکتی ہے ۔ مسٹر فرنیک تھرڈ سیکرٹری" — عمران پہلی بار انتہائی سرد لہجے میں بولا ۔ لہجہ خالصتاً ایکریمی تھا ۔

"تت — تت — تم کون ہو ۔ کیوں مجھ پر تشدد کر رہے ہو" — قالین پر پڑے کراہتے ہوئے فرنیک نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا ۔

"تم نے فارمولا ہدایت کے مطابق سفارتی بیگ میں کیوں نہیں ڈالا" عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا ۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اسے سفارتی بیگ میں ڈال کر اس پر مہریں لگائی تھیں" — تھرڈ سیکرٹری نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تم کس کے سامنے کھڑے جھوٹ بول رہے ہو" — عمران نے غراتے ہوئے کہا اور جیب سے سائیلنسر لگا بھاری ریوالور نکال لیا ۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے بے پناہ سفاکی جھلکنے لگی تھی ۔

"مم — مم — میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ یقین کرو ۔ سچ کہہ رہا ہوں ۔ میں نے اپنے ہاتھ سے ڈبیا میں وہ فلم بند کی تھی ۔ اور اُسے لفافوں کے بنڈل میں باندھ کر خود ہی سفارتی بیگ میں رکھا تھا اور سفارتی بیگ پر مہریں بھی میں نے خود ہی لگائی تھیں" — فرنیک نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا ۔ اس کا خوف اور بولنے کے انداز سے ہی عمران سمجھ چکا تھا کہ یہ آدمی لڑنے بھڑنے والوں میں سے نہیں ہے بلکہ ایک عام سا سفارت کار ہے ۔ جسے پیسے سے خریدا گیا ہے ۔

"لیکن ڈبیا میں جس پر تمہارے دستخط اور مہر لگی ہوئی تھی ۔ جو فارمولا نکلا ہے وہ جعلی ہے ۔ اور ٹامور نے بھی رپورٹ دی ہے کہ اس نے اصل فارمولا تمہارے حوالے کیا تھا" — عمران نے اُسی طرح انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

"نہ ۔ نہ ۔ نہیں ۔ ٹامور ایسا نہیں کہہ سکتا وہ مجھ پر فارمولا بدلنے کا الزام نہیں

لگا سکتا۔ وہ غلط آدمی نہیں ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ وہ انتہائی کھرا آدمی ہے۔ آپ جو کوئی بھی ہیں۔ آپ کو غلط رپورٹ دی گئی ہے"۔۔۔۔ فرنیک نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران اپنی بات کا یہ ردعمل دیکھ کر چونک پڑا۔

"سنو فرنیک۔ میں بلیک تھنڈر کا سپر کلر ہوں۔ جانتے ہو سپر کلر کسے کہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔

"سس۔۔۔۔ سپر کلر۔ کیا مطلب۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں نہیں سمجھا" فرنیک کا چہرہ بات کرتے ہوئے اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"سپر کلر اپنی مرضی سے ایک آدمی نہیں بلکہ پورے سیکشن کو ہلاک کر سکتا ہے اور تمہارے سیکشن کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ میں نے جو انکوائری کی ہے۔ اس کے مطابق یا تو اس سلسلہ میں تم نے ڈبل گیم کھیلی ہے یا ٹامور نے۔ اور ٹامور کے متعلق تو سیکشن چیف نے ضمانت دی ہے۔ لیکن تمہارے متعلق نہیں۔ اب بولو"۔۔۔۔ عمران نے انداز سے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ جیفرے نے تم سے یہ بات کی ہو گی۔ وہ میرا مخالف ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس کی گرل فرینڈ نے میرے ساتھ تعلقات قائم کر لئے تھے۔ گو مجھے جب پتہ چلا تو میں نے اپنی اس گرل فرینڈ سے قطع تعلق کر لی۔ کیونکہ میں سیکشن چیف سے بہرحال مخالفت مول نہ لے سکتا تھا۔ لیکن شاید اس نے ہی یہ بات کی ہو گی۔ یقین کرو۔ میں نے بالکل وہی فارمولا سفارتی بیگ میں ڈالا ہے جو مجھے ٹامور نے دیا ہے۔ اور بیگ بھی میں خود ہی لے کر کارگو آفس گیا۔ اور پھر میں اس

وقت تک ایئرپورٹ پر رکا رہا۔ جب تک جہاز میں کارگو لوڈ نہیں کر دیا گیا۔ گو تکنیکی وجوہات کی بنا پر فلائٹ لیٹ گئی تھی۔ لیکن کارگو اس کے اندر سے نہ اتارا گیا ہے۔ صرف ایک بریف کیس کارگو سے اتارا گیا تھا۔ جو کچھ دیر بعد واپس پہنچا دیا گیا۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا تھا۔ کہ اس بریف کیس کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ اس کے اندر منشیات ہیں۔ اس لئے اسے اتار کر خصوصی مشین پر چیک کرایا گیا۔ لیکن اطلاع غلط نکلی۔ جب فلائٹ چلی گئی تو میں ایئرپورٹ سے کلب گیا۔ لیکن وہاں مجھے بتایا گیا کہ میرا اسپیشل فون آیا ہے۔ میں سپیشل روم میں فون سننے گیا تو میرے سر پر ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا گیا۔ اور اب مجھے ہوش آیا ہے۔ تو آپ سامنے ہیں"۔۔۔۔ فرنیک نے کہا۔

"اس فارمولے کو آرمینیا نہیں پہنچنا تھا۔ سمجھے۔ یہ تنظیم کا اپنا سیٹ اپ تھا۔ جس بریف کیس کی تم بات کر رہے ہو۔ اس میں سفارتی بیگ بند کر کے اتارا گیا۔ اور ایک خاص جگہ پر تنظیم کے آدمیوں نے اس سفارتی بیگ کے نچلے حصے کی سلائی کھولی اور بنڈل میں موجود ڈبیا نکال کر بیگ اسی طرح سی کر اور بند کر کے واپس بھجوا دیا گیا اور فارمولے کو یہیں خصوصی طور پر چیک کیا گیا کیونکہ پہلے بھی ٹامور نے بوگس فارمولا بھجوایا تھا لیکن یہ فارمولا بھی اسی طرح بوگس تھا۔ حالانکہ اس بار ٹامور نے ڈاکٹر حسن کے روپ میں خود یہ فارمولا سیکرٹ سروس سے حاصل کر کے تمہارے حوالے کیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اصل فارمولا اڑا لیا گیا۔ اب دو صورتیں بہرحال ہیں۔ یا تو ٹامور ڈبل ایجنٹ ہے یا تم ڈبل ایجنٹ ہو۔ تیسری کوئی صورت نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ عمران نے فرنیک کے ذہن

میں پیدا ہونے والے شک کو دور کرنے کی غرض سے فوراً ہی ایک نئی قابل قبول کہانی بنا دی کیونکہ بات کرتے ہوئے فرنیک نے اپنی کلائی کی گھڑی کو دیکھا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ گھڑی پر وقت کے ساتھ ساتھ اس نے تاریخ اور دن بھی دیکھ لیا ہوگا۔ اس طرح اسے یہ شک پڑ گیا تھا کہ ابھی تو فارمولا آرمینیا پہنچا بھی نہ ہوگا۔ پھر اس کے جعلی ہونے اور تنظیم سے سپر کلر کے آنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے۔ اس شک کو دور کرنے کے لئے عمران نے یہ کہانی بنائی تھی۔ اُسے بڑی تنظیم کے لئے کام کرنے والے افراد کے بارے میں علم تھا۔ کہ براہِ راست سوال کا جواب دینے کی بجائے یہ لوگ خودکشی کر لینا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ تنظیم سے بغاوت کے بعد ان کی زندگی کسی طرح بھی نہیں بچ سکتی اور انہیں انتہائی عبرت ناک سزائیں دی جاتی ہیں۔ اس لئے اس نے اپنے آپ کو تنظیم کا ایک رکن ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی۔

"پھر ——— پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ پھر تو لازماً ٹامور نے ہی کوئی گیم کی ہوگی۔ لیکن وہ ایسا کر نہیں سکتا۔ وہ انتہائی بااعتماد اور پرانا ایجنٹ ہے۔ وہ سپر ایجنٹ ہے۔ وہ کیسے ڈبل گیم کھیل سکتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس بار بھی اُسے مقامی سیکرٹ سروس نے غلط فارمولا دیا ہو" ——— فرنیک نے بڑے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹامور کی ٹرانسمیٹر فریکونسی یہاں کیا ہے۔ کیونکہ جو پتہ اس نے تنظیم کو دیا تھا وہ اُسے چھوڑ چکا ہے۔ میں ٹامور کو بلا کر تمہارے روبرو کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اس بات کا فیصلہ ہو سکے کہ تم دونوں میں سے غلط آدمی کون ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر فریکونسی تو جیفرے کو معلوم ہوگی۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ وہی سیکشن چیف ہے۔ البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ ٹامور اور جوڈ تھا اس وقت زیرو پوائنٹ پر ہوں گے۔ ٹامور نے فارمولا دیتے وقت مجھ سے ایسی رہائش گاہ مانگی تھی جس کا علم سوائے میرے کسی اور کو نہ ہو۔ میں نے زیڈ کالونی میں ایک کوٹھی خفیہ طور پر حاصل کر رکھی ہے۔ میں نے ایک کار اور کوٹھی کی چابیاں ٹامور کو دے دی تھیں۔ وہ وہیں ہوگا" ——— فرنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر" ——— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا تو فرنیک نے نمبر بتا دیا۔

"سنو فرنیک۔ تم نے درست پتہ بتا کر اپنی زندگی مزید چند لمحے بڑھا لی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم سچ بول رہے ہو۔ لیکن اب جو سوال میں کر رہا ہوں اس کے درست جواب پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ یہ تمہارے لئے ٹیسٹ سوال ہے۔ بولو جیفرے کی فریکونسی کیا ہے۔ اور کوڈ کیا ہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور فرنیک نے جلدی سے فریکونسی اور کوڈ بتانے شروع کر دیئے۔

"او۔ کے۔ تم نے میرے ملک کے انتہائی اہم ترین فارمولے کو ملک سے باہر نکالنے کے لئے سازش کی ہے۔ اور اس کے لئے سفارتی جرم بھی کیا ہے۔ اس لئے انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ تمہیں لاش میں تبدیل کر دیا جائے" عمران نے یک لخت اپنی اصل آواز میں کہا۔ اور فرنیک عمران کی اصل آواز سن کر بُری طرح اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں خوف و حیرت سے پھیلنے ہی لگی تھیں کہ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سائیلنسر لگے ریوالور کا ٹریگر

دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک فرنیک کی پیشانی میں سوراخ کر گئی۔ اور وہ اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ چیخ مارنے کے لئے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ لیکن اس میں سے آواز نہ نکل سکی تھی۔ اس کا جسم صرف ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے ریوالور جیب میں رکھا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ٹامور اور جوڈتھ کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ دونوں کے سامنے شراب کے جام رکھے ہوئے تھے۔ وہ ناشتے سے فارغ ہو کر شراب پینے میں مصروف تھے۔

"اب تک فارموے کے متعلق کوئی نہ کوئی اطلاع آجانی چاہیئے تھی۔ فلائٹ آرمینیا آٹھ گھنٹوں میں پہنچ جاتی ہے۔ اب تو اُسے پہنچے ہوئے چار گھنٹے گزر چکے ہیں"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"آجائے گی اطلاع۔ اب اس میں شک ہی کیا رہ گیا ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس عمران اور اس کے ساتھی کو تو چھوڑ دیا تھا یا ابھی تک وہ کرسیوں پر بندھے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"تمہارے سامنے تو باس جیفرے نے حکم دیا تھا۔ جب فارموے

والی فلائٹ روانہ ہو تو انہیں آزاد کر دیا جائے۔ چنانچہ جیسے ہی فرنیک نے اطلاع دی کہ فلائٹ روانہ ہو گئی ہے۔ میں نے ٹیری کو فون کر دیا۔ کہ وہ ریڈیو کنٹرول کی مدد سے انہیں آزاد کر دے۔ وہ تو رات دس بجے آزاد ہو گئے ہوں گے"۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساڑھے نو دس بجے رات ہی تو فلائٹ روانہ ہوئی تھی اب تک اطلاع کیوں نہیں آئی۔ میرا خیال ہے ہم ہیڈ کوارٹر خود بات کر لیں۔ تاکہ کنفرمیشن کے بعد یہاں سے نکل جائیں۔ سنجانے کیا بات ہے۔ رات سے میرے دل میں کچھ ہول سا پیدا ہو رہا ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے۔ جیسے کوئی بھیانک خطرہ تیزی سے ہماری طرف بڑھا آ رہا ہو"۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔ اور ٹامور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"شکر ہے یہ خطرہ تمہیں اس وقت محسوس ہونے لگا ہے۔ جب کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔ ورنہ اگر پہلے محسوس ہونے لگ جاتا تو پھر ہم کیا کرتے"۔۔۔ ٹامور نے ہنستے ہوئے کہا اور جوڈتھ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"لو کال بھی آ گئی۔ اب اطمینان سے جشن فتح منائیں گے"۔۔۔ ٹامور نے ہنستے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ ہیڈ کوارٹر ایسٹ تھری اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے مشینی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس۔ ایسٹ ون اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ اوور"۔۔۔ مشینی آواز نے پوچھا۔

"سپیشل کوڈ۔ زیرو تھری فرام پی۔ اے اوور"۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد مشینی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو۔۔۔ جیفرے سپیکنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد باس جیفرے کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس کا لہجہ سنتے ہی ٹامور بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ ٹامور اٹنڈنگ یو باس اوور"۔۔۔ ٹامور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جیفرے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

"ٹامور۔ تم نے فارمولا کس کے حوالے کیا تھا اوور"۔۔۔ جیفرے نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"تھرڈ سیکرٹری فرنیک کے۔ کیوں باس۔ کیا ہوا اوور"۔۔۔ ٹامور نے انتہائی پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

"تم نے پہلے مجھے بتایا تھا کہ تمہاری طرف سے ٹیری نے خط لکھ کر اس اڈے میں رکھا تھا جس میں عمران اور اس کا ساتھی قید تھے اوور"۔۔۔ جیفرے نے کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ ٹامور نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ جو سفارتی بیگ آرمینیا پہنچا ہے اس میں اس ڈبیا جس پر فرنیک کے دستخط اور مہر ہے۔ اس کے اندر سے فارمولے کی بجائے وہی خط نکلا ہے جو ٹیری نے تمہاری طرف سے لکھا تھا۔ اس خط کے نیچے پاکیشیا کی مقامی زبان میں کوئی پیغام تھا۔ چونکہ یہاں آرمینیا میں کوئی

ایسا آدمی موجود نہ تھا جو اس مقامی زبان کو سمجھتا ہو۔ اس لئے میں نے فوری طور پر ایکریمیا سے ایک آدمی کو ہنگامی طور پر طلب کیا۔ وہ اب پہنچا ہے اور اس نے اس پیغام کا جو ترجمہ کیا ہے۔ اس کے مطابق یہ پیغام علی عمران کی طرف سے ہے اور اس میں لکھا گیا ہے کہ کیا اب بلیک تھنڈر کے پاس عقلمند ایجنٹوں کی کمی ہو گئی ہے۔ جو اس نے ٹامور اور جوڈتھ جیسے احمق ایجنٹ پاکیشیا بھیجے ہیں۔ اس نے بڑے طنزیہ انداز میں یہ لکھا ہے کہ بلیک تھنڈر شاید عقل کے لحاظ سے ایک دیوانہ بن چکا ہے۔ جس پر الوؤں اور احمقوں کا راج ہے اوور"۔۔۔۔ جیفرے نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ بولتے ہوئے کہا۔

اور ٹامور کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جیفرے کے الفاظ کی بجائے کوئی پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل رہا ہو۔

"یہ ۔۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ باس میں نے خود وہ فارمولا جا کر فرنیک کے حوالے کیا۔ فرنیک انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ بیگ بھی وہ خود تیار کرتا ہے۔ اور اس نے مجھے رپورٹ بھی دی تھی۔ بیگ اس نے خود تیار کیا اور اسے خود ائیرپورٹ لے گیا۔ بیگ اس کے سامنے کارگو کے ساتھ جہاز میں رکھا گیا اور پھر وہ وہاں اس وقت تک موجود رہا۔ جب تک فلائٹ پاکیشیا سے روانہ نہیں ہو گئی۔ اور یہ براہ راست فلائٹ ہے۔ سیدھی آرمینیا جاتی ہے۔ راستے میں صرف تیل لینے کے لئے رکتی ہے۔ لیکن راستے میں نہ ہی کوئی مسافر اترتا ہے نہ چڑھتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے راستے میں بھی کوئی کارگو نہیں اتارا گیا ہو گا۔ اور دوسری بات یہ کہ عمران اور اس کا ساتھی تو اڈے میں راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے

تھے۔ اور خط نیچے تہہ خانے میں رکھا گیا تھا۔ میں نے ان دونوں کو آزاد کرنے کے لئے اس وقت ٹیری کو فون کیا تھا۔ جب فرنیک نے مجھے اطلاع دے دی تھی۔ کہ فلائٹ روانہ ہو گئی ہے۔ پھر وہ خط اور پیغام اس سفارتی بیگ کے اندر رکھی ہوئی ڈبیا میں کیسے پہنچ گیا اور فارمولا کہاں چلا گیا اوور"۔۔۔۔ ٹامور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق صورتحال اس طرح بن سکتی ہے کہ عمران اور اس کا ساتھی از خود کرسیوں سے آزاد ہونے میں کامیاب ہو گئے اس کے بعد انہوں نے خط اٹھایا اور پھر وہ سیدھے ائیرپورٹ گئے ہوں گے وہاں کسی بھی طریقے سے اس بیگ کو کھول کر اس میں سے فلم نکال لی گئی اور اس کی جگہ خط رکھ کر بیگ واپس کر دیا گیا اس طرح عمران نے ایک بار پھر ہمارے سیکشن کو نہ صرف شرمناک انداز میں شکست دے دی ہے۔ بلکہ اس نے پوری تنظیم کے منہ پر زوردار تھپڑ بھی رسید کیا ہے۔ میں نے یہ پیغام اور ناکامی کی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر نہیں بھیجی۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس بار مین ہیڈ کوارٹر تمہاری کوتاہی تو ایک طرف پورے سیکشن کو ہی آف کر سکتا تھا۔ اس لئے اب تمہاری اور سیکشن دونوں کی بقا اس میں ہے کہ تم فوری طور پر وہ فارمولا دوبارہ حاصل کر لو۔ میں تمہیں اس کے لئے صرف ایک ہفتہ دے سکتا ہوں۔ اگر تم ایک ہفتے تک فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر میں خود سیکشن سمیت وہاں آ کر کام کروں گا"۔۔۔۔ باس جیفرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں کیا کر دوں۔ آپ نے عمران کو زندہ رکھنے اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس سے نہ ٹکرانے کے احکامات دے کر میرے ہاتھ باندھ رکھے ہیں۔ ورنہ میں ان سب کا خاتمہ کر کے آسانی سے وہ فارمولا دوبارہ حاصل کر سکتا ہوں" ۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ احکامات مین ہیڈ کوارٹر کے ہیں۔ وہ تبدیل نہیں ہو سکتے۔ تم بس اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرو۔ مجھے یقین ہے کہ تم میں ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ تم ایک بار پھر بھی کامیاب ہو سکتے ہو" ۔۔۔ جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹامور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کاش مین ہیڈ کوارٹر نے یہ پابندیاں نہ لگائی ہوتیں۔ تو کوئی مسئلہ ہی پیدا نہ ہوتا۔ بہرحال ایک ہفتہ کافی مدت ہے۔ اب مجھے نئے سرے سے کوئی ایسی پلاننگ کرنی پڑے گی کہ اس عمارت میں داخل ہو کر فارمولا حاصل کر سکوں" ۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"ٹامور۔ مسئلہ اب پورے سیکشن کی زندگی موت کا بن چکا ہے۔ ناکامی کی صورت میں صرف ہم دونوں ہی نہیں بلکہ ایسٹ کنٹری سیکشن بھی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اور تم جانتے ہو کہ مین ہیڈ کوارٹر کے لئے یہ کام کسی صورت بھی مشکل نہیں ہے" ۔۔۔ جوڈتھ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو جوڈتھ۔ تم جانتی تو ہو کہ ٹامور کس انداز میں کام کرتا ہے۔ یہ تو مین ہیڈ کوارٹر نے سیکرٹ سروس سے نہ ٹکرانے کا حکم دے کر اور عمران کو ہر حالت میں زندہ رکھنے کا حکم دے کر میرے ہاتھ باندھ رکھے ہیں۔ ورنہ یہ میرے لئے تو کوئی مشن ہی نہیں۔ میں تو اس

پورے ملک کو اکیلا تباہ کر سکتا ہوں" ۔۔۔ ٹامور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ایک بھیانک خطرہ تیزی سے ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ میری بات سچ نکلی اور باس جیفرے نے جس انداز میں بات کی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ایک ہفتے تک ہم فارمولا دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو وہ خود ہمیں مزید زندہ رہنے کی مہلت نہ دے گا" ۔۔۔ جوڈتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو جوڈتھ۔ میں نے ایک اور پلاننگ کر لی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس بار بھی ہم کامیاب رہیں گے" ۔۔۔ ٹامور نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ مجھے تو بتاؤ" ۔۔۔ جوڈتھ نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں۔ میرے ساتھ آؤ تاکہ میں خود تمہارے چہرے پر میک اپ بھی کر دوں اور اسی دوران تمہیں اپنی پلاننگ بھی تفصیل سے بتا دوں۔ اس پلاننگ میں اصل کردار تم نے ادا کرنا ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ تم میں ایسی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس طرح ہم آسانی سے دوبارہ فارمولا حاصل کر لیں گے" ۔۔۔ ٹامور نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوڈتھ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑی۔

عمران نے کار زیڈ کالونی کے پہلے چوک پر ہی ایک سائیڈ پر روکی، اور پھر نیچے اتر آیا۔ کار کا دروازہ لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ چونکہ یہ کالونی شہر سے ذرا ہٹ کر بنی ہوئی تھی۔ اور ابھی یہاں آبادی بھی اس قدر زیادہ نہ تھی۔ کہ یہاں رات کے گیارہ بجے بھی گہما گہمی ہوتی۔ اس لئے یہاں ہر طرف خاموشی اور سکوت چھایا ہوا تھا۔ سڑک پر سٹریٹ لائیٹیں جل رہی تھیں۔ اور کبھی کبھار اکا دکا کار آتی جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران خاموشی سے قدم بڑھاتا آگے بڑھتا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے کوٹھی نمبر تھرٹی کو چیک کر لیا۔ کوٹھی خاصی بڑی اور جدید تعمیر شدہ تھی۔ لیکن کوٹھی کے گیٹ کی بتیاں بھی بند تھیں اور کوٹھی اندر سے بھی تاریک نظر آ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوٹھی میں کوئی آدمی نہ ہو اور وہ خالی پڑی ہو۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کوٹھی کے چھوٹے گیٹ پر باہر سے تالا لگا ہوا تھا۔

عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک مڑی ہوئی تار نکالی اور چند لمحوں کی کوششوں کے بعد تالا کھول لیا۔ گو باہر موجود تالا نظر آنے کے بعد تو یہ بات کنفرم ہو چکی تھی کہ کوٹھی کے اندر کوئی موجود نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود عمران اندر کا جائزہ لے لینا چاہتا تھا۔ اُسے یہ خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ٹامور اور جوڈتھ کسی کلب یا ہوٹل گئے ہوں اور رات کو دیر سے واپس آئیں۔ اور چونکہ یہ کوٹھی فرنیک کی خفیہ کوٹھی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے اس نے یہاں کوئی ملازم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس لئے وہ جاتے ہوئے باہر سے تالا لگا گئے ہوں گے۔ البتہ کوٹھی کی کوئی لائٹ بھی نہ جلنے کی وجہ سے بظاہر اس کے اس خیال کی تردید ہو رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کا جائزہ لے لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی کی عمارت میں گھومتا پھر رہا تھا۔ وہ ساتھ ساتھ لائیٹیں بھی جلاتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن ساری کوٹھی گھوم لینے کے بعد یہ بات بہرحال واضح ہو چکی تھی کہ ٹامور اور جوڈتھ اس کوٹھی میں رہائش پذیر نہیں ہیں۔ کیونکہ کوٹھی میں گو ضرورت کا ہر سامان موجود تھا۔ لیکن ہر چیز پر گرد کی ہلکی سی تہہ بتا رہی تھی کہ یہاں کئی روز سے کوئی نہیں آیا۔

" اگر انہوں نے یہاں نہیں آنا تھا تو پھر انہوں نے فرنیک سے اس کوٹھی کی چابیاں کیوں حاصل کیں۔ اور وہ یہاں آنے کی بجائے کہاں چلے گئے ہیں" ــــــ عمران نے واپس برآمدے میں آتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ نو بجے روانہ ہونے والی فلائٹ آٹھ گھنٹے بعد صبح پانچ بجے آرمینیا پہنچ جائے گی۔ اور وہاں پہنچتے ہی ظاہر ہے اس بات کا تو فوری علم ہو جائے گا کہ اس ڈبیا میں فارمولا نہیں ہے مقامی

زبان میں اس کے لکھے ہوئے پیغام کو سمجھنے میں زیادہ سے زیادہ انہیں دو تین گھنٹے لگ جائیں گے۔ اس طرح اس کے پاس صبح پانچ بجے تک کا وقت تھا۔ تب تک ٹامور اور جوڈتھ کو یہ اطلاع کسی صورت بھی نہ مل سکتی تھی کہ فارمولا وہاں نہیں پہنچا اور ابھی رات کے گیارہ بجے تھے۔ فرنیک نے جیسے ہی آتے اس کوٹھی کے متعلق بتایا تھا اُسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ یہاں موجود ہوں گے۔ لیکن یہاں پہنچ کر معاملہ الٹ گیا۔ وہ کافی دیر تک برآمدے میں کھڑا سوچتا رہا۔ کہ اب اس ٹامور اور جوڈتھ کو وہ کہاں سے تلاش کرے۔ اب اُسے یاد آرہا تھا کہ اس نے فرنیک سے اس ٹامور کا صحیح حلیہ بھی معلوم نہیں کیا۔ ورنہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو یہ حلیہ دے کر تلاش پر لگا دیتا۔ لیکن اس کے واقعی تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ دونوں یہاں موجود نہیں بھی ہو سکتے۔ اب ایک بار پھر وہ دونوں دارالحکومت میں بسنے والے کروڑوں افراد میں گم ہو چکے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی سے باہر نکلا اور اُسے دوبارہ تالا لگا کر وہ چوک پر کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اب ایک ہی صورت رہ گئی تھی کہ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے اس جیفرے کو کال کرے۔ کیونکہ اس کی فریکوئنسی اُسے معلوم تھی۔ لیکن فرنیک نے اُسے یہ بتایا تھا کہ پہلے کوئی ماسٹر کمپیوٹر بات کرتا ہے۔ اور اس کے مطمئن ہونے پر ہی باس جیفرے سے بات ہو سکتی ہے۔ لیکن اب بظاہر کوئی دوسری صورت بھی نہ تھی۔ عمران نے کار میں بیٹھ کر اُسے سٹارٹ کیا۔ گو وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ لیکن اس کا ذہن مسلسل اس بات کو سوچ رہا تھا کہ اب وہ اس ٹامور کو کیسے تلاش کرے۔ اسی ادھیڑ بن میں وہ اپنے فلیٹ پہنچ گیا۔ اس نے کار گیراج میں بند کی۔ اور

سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ میں پہنچ گیا۔ سلیمان نے کھانے کے لئے پوچھا لیکن عمران نے انکار کر دیا۔ گو فارمولے کی طرف سے اُسے اطمینان ہو چکا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ ڈاکٹر حسن جیسے سائنسدان کی موت کو فراموش نہ کر سکتا تھا۔ اُسے اس ٹامور کو ہر صورت میں تلاش کرنا تھا۔ ڈرائنگ روم میں صوفے پر بیٹھ کر وہ اسی ادھیڑ بن میں مصروف رہا۔ لیکن کوئی قابل عمل بات اس کے ذہن میں نہ آرہی تھی۔ ٹامور نے واقعی شروع سے ہی اپنا سیٹ اپ کچھ اس طرح رکھا تھا۔ کہ اب تک نہ ہی وہ خود سامنے آیا تھا اور نہ اس کا کلیو مل سکا تھا۔

"سلیمان" ___ اچانک عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب" ___ سلیمان فوراً ہی دروازے پر نمودار ہو گیا۔ اس کے لہجے میں بھی سنجیدگی تھی۔ کیونکہ وہ عمران کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ" ___ عمران نے کہا اور سلیمان واپس چلا گیا۔ عمران نے سامنے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ ٹرانسمیٹر کالز چیک کرنے والے خصوصی شعبے کو فون کر رہا تھا۔

"یس ___ ٹی سی سی اٹنڈنگ" ___ ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نائٹ انچارج شفقت بول رہا ہوں" ___ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا تم غیر ملک میں کسی مخصوص فریکوئنسی کو اس طرح کنٹرول کر سکتے ہو۔

کہ اگر اس فریکونسی سے کسی دوسری فریکونسی پر یہاں پاکیشیا میں کال ہو تو تم اس کال کو کیچ کر سکو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ اس فریکونسی پر ایک خصوصی کال کیچر ایڈجسٹ کر دیا جائے تو کال کیچ ہو سکتی ہے" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لیکن اگر وہ لوگ کوئی ایسا خصوصی ٹرانسمیٹر استعمال کر رہے ہوں جس کی کال عام کیچر کیچ ہی نہ کر سکے تو پھر......" عمران نے پوچھا۔

"سر۔ ایسے جدید ٹرانسمیٹر واقعی ایجاد ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ فریکونسی جہاں سے یہ کال نشر ہو رہی ہو معلوم ہو تو اتنا بہرحال پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ یہ کال دوسری کس فریکونسی پر ریسیو ہو رہی ہے۔ اس کے بعد اس جگہ کا تعین کیا جاتا ہے اور وہاں اس جگہ پر اگر ایک مخصوص ڈکٹا فون لگا دیا جائے تو کال کیچ کی جا سکتی ہے۔ دوسرا کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے جس سے ایسے سپیشل ٹرانسمیٹرز کی کال کیچ کی جا سکے۔ ہاں اگر ایسا ٹرانسمیٹر دستیاب ہو جائے تو پھر اس کے خصوصی سسٹم کو سمجھنے کے بعد اس کی کال کیچ کئے جانے کا بندوبست ہو سکتا ہے" ـــــ نائٹ انچارج شفقت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اس مقام کا ہی تعین کر دو جہاں یہ کال ہو رہی ہو۔ تو ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اگر فارن کال ہے تو ملک اور شہر بتایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ کال یہاں دارالحکومت میں ریسیو کی جا رہی ہو تو پھر اس مخصوص جگہ کا بھی تعین کیا جا سکتا ہے" ـــــ نائٹ انچارج شفقت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ فریکونسی نوٹ کر و۔ اس فریکونسی پر بہرحال کسی بھی وقت یہاں دارالحکومت میں کال ہو گی۔ مجھے تم نے اس مقام کا تعین کر کے فوری طور پر رپورٹ دینی ہے۔ ایک لمحے کی بھی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اُسے وہ فریکونسی بتا دی جو فرنیک نے اُسے بتائی تھی۔

"میں ابھی چیکنگ شروع کر دیتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ میں نے ٹرانسمیٹر چیکنگ سنٹر۔ ٹی سی۔ سی کے ذمہ ایک اہم کام لگایا ہے۔ وہ کسی بھی وقت تمہیں رپورٹ دے سکتے ہیں۔ تم نے فوری طور پر یہ رپورٹ مجھے دینی ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹی۔ سی۔ سی کے نائٹ انچارج شفقت سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بھی بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج رات سوؤں گا نہیں۔ کیونکہ کسی بھی وقت کال آ سکتی ہے۔ لیکن وہ کوٹھی جس کا ذکر فرنیک نے کیا تھا۔ وہاں آپ نے چیکنگ کی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ کوٹھی بند پڑی ہے۔ شاید کسی وجہ سے ٹامو وہاں نہیں گیا۔ بہرحال ساری رات جاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آرمینیا جانے والی فلائٹ آٹھ گھنٹوں بعد آرمینیا پہنچے گی۔ اگر وہ راستے

میں لیٹ نہ ہوئی تو پاکیشیا کے وقت کے مطابق صبح پانچ بجے پہنچے گی۔ پھر بیگ سے وہ فارمولا حاصل کرنے میں اور اس پیغام کا ترجمہ وغیرہ کرنے کے بعد ہی وہ کوئی کال ٹامور کو کریں گے۔ اور تم پانچ بجے صبح تو بہرحال اٹھ ہی جاتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ میں کال اٹنڈ کرتے ہی فوراً آپ کو اطلاع دے دوں گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اب وہ ٹامور وغیرہ دو بار زخم کھا چکے ہیں۔ اس لئے تیسری بار وہ انتہائی جارحانہ انداز میں کام کریں گے۔ تم نے اب دانش منزل کا مکمل نظام اس وقت تک آن رکھنا ہے۔ جب تک یہ ٹامور وغیرہ ہاتھ نہ آجائیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ سلیمان اس دوران لانگ رینج ٹرانسمیٹر اس کے سامنے رکھ گیا تھا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے سلیمان کو آواز دے کر ٹرانسمیٹر واپس بھجوا دیا۔ کیونکہ فرنیک نے اُسے بتایا تھا۔ کہ کال کوئی کمپیوٹر رسیو کرتا ہے۔ اور وہ جب او۔کے کر دیتا ہے۔ تب کال چیف ہیڈ سے ملتی ہے۔ عمران نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ غلط کال کی وجہ سے وہ چوکنے ہو جائیں اور ٹامور کو کال ہی نہ کریں۔ اور کسی دوسرے ایجنٹ کو یہاں بھجوا دیں۔ اس طرح اس کے لئے الجھن پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے کال کرنے کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ اور اٹھ کر خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ سلیمان کو اس نے کہہ دیا کہ وہ فلیٹ کا حفاظتی نظام آن کر کے سوئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔ اس وقت دن کے نو بج چکے تھے۔ اور بلیک زیرو ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو صبح کی نماز دانش منزل سے باہر جا کر قریبی مسجد میں ادا کرتا تھا۔ لیکن آج کال کے انتظار میں اس نے نماز بھی وہیں آپریشن روم میں ہی ادا کی تھی۔ اور پھر قرآن مجید کی تلاوت جو اس کا روز کا معمول تھا بھی اس نے وہیں کی۔ تاکہ اگر اس دوران ٹی۔سی۔سی سے کال آجائے تو وہ فوری طور پر عمران کو آگاہ کر سکے۔ لیکن کال نہ آئی تھی۔ اور اب تو اُسے ناشتے سے بھی فارغ ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہی مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈی سی سے نائٹ انچارج شفقت بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے چونکہ کال کو ٹریس کرنے کی ڈیوٹی میرے ذمہ لگائی تھی۔ اس لئے میں نے شفٹ ختم ہو جانے کے باوجود ڈیوٹی نہیں چھوڑی۔ ابھی دس منٹ پہلے کال کا کاشن ملا ہے جناب۔ اور ہم نے فوری طور پر کمپیوٹر کے ذریعے اس مقام کا تعین کر لیا ہے۔ جہاں یہ کال ریسیو کی گئی ہے۔ یہ جگہ زیڈ کالونی کوٹھی نمبر تھرٹی اے بنتی ہے۔ کال کے الفاظ باوجود کوشش کے چیک نہیں ہو سکے"۔۔۔ نائٹ انچارج شفقت نے پوری وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے کہ تم نے درست مقام کا تعین کیا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ میں پوری طرح مطمئن ہوں"۔۔۔ شفقت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ چند لمحوں تک وہ کریڈل پر ہاتھ رکھے کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے تو معلوم نہ تھا کہ عمران وہاں اکیلا ہے یا کوئی دوسرا بھی اس کے ساتھ موجود ہے۔ اس لئے احتیاطاً اس نے مخصوص لہجے میں بات کی تھی۔

"بڑا انتظار کرایا بلیک زیرو۔ صبح سے میں اس طرح اٹن شن ہوا بیٹھا ہوں۔ جیسے تمہاری کال کی بجائے شادی کا پیغام آنے والا ہو"۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی شگفتہ آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔

"میری خود صبح پانچ بجے سے یہی حالت رہی ہے۔ بہرحال ابھی چند لمحے پہلے کال آئی ہے۔ انچارج شفقت نے بتایا کہ یہ کال زیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹی۔ اے میں ریسیو کی گئی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس شفقت نے کہیں نیند کے جھونکے میں تو چیکنگ نہیں کی"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میرے ذہن میں بھی یہی خیال آیا تھا۔ اس لئے میں نے اس سے پوچھا تھا کہ اس نے اچھی طرح چیکنگ بھی کی ہے یا نہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ اس چیکنگ سے پوری طرح مطمئن ہے" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ میرے واپس آنے کے بعد رات گئے اس کوٹھی میں گئے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی دوبارہ چیک کر لیتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو دوسرے ممبرز کو بھی وہاں بھجوا دوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو میں خود انہیں کال کر دوں گا"۔۔۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اور دوبارہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ چونکہ اب اس کے ذہن پر کال آنے کا دباؤ نہ تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح فائل کے مطالعے میں مستغرق ہو گیا تھا۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا۔ تو بلیک زیرو بُری طرح اچھل پڑا۔ سیٹی کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ بلیک زیرو نے جلدی سے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سامنے والی دیوار پر ایک سکرین سی روشن ہوئی اور اس پر جو منظر ابھرا اُسے دیکھ کر بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ منظر میں ایک کار دانش منزل کی دائیں طرف والی دیوار سے ٹکرا کر پچکی ہوئی رکی ہوئی تھی۔ ایک مقامی نوجوان عورت کار کے ادھ کھلے دروازے سے آدھی اندر اور آدھی باہر پڑی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ زخمی اور خون آلود تھا۔ ایک بازو بھی جھول رہا تھا۔ لیکن وہ سانس لے رہی تھی۔ لیکن اس کا سانس لینے کا انداز بتا رہا تھا۔ کہ اگر اُسے فوری طور پر طبی امداد نہ ملی تو وہ مر جائے گی۔ اور دائیں طرف جو سڑک تھی وہ چونکہ آف روڈ تھی۔ اس لئے ادھر ٹریفک سرے سے نہ تھی۔

بلیک زیرو نے جلدی سے دراز کھولی اور اندر سے ایک سوئچ پینل نکال کر اس نے جلدی سے اس پر موجود ایک ناب کو گھمایا۔ ناب کو ایک مخصوص ہندسے پر لے جا کر اس نے ناب کے نیچے موجود دو بٹن بیک وقت دبا دیئے۔ سوئچ پینل میں سے ہلکی ہلکی گونج کی آواز

نکلنے لگی۔ اس کے ساتھ ہی سامنے سکرین پر تیزی سے جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن چند لمحوں بعد منظر دوبارہ ساکت ہو گیا۔ لڑکی اُسی انداز میں پڑی تھی۔ البتہ اس کی حالت اور زیادہ خراب نظر آ رہی تھی۔ بلیک زیرو اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ لیکن چہرہ ویسے ہی نظر آ رہا تھا جیسے پہلے تھا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعی کوئی مقامی لڑکی ہے۔ میک اپ میں نہیں ہے " ـــــ بلیک زیرو نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ایک اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سی راہداری سے گزرتا ہوا اس کے آخر میں پہنچا۔ جہاں دیوار نے راہداری کو بند کر دیا تھا۔ اس نے ایک سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں ہٹ گئی۔ اور بلیک زیرو جو اس دوران چہرے پر ایک ماسک چڑھا کر اپنی شکل بدل چکا تھا اس خلا کو کراس کرتا ہوا دوسری طرف موجود سڑک پر آ گیا۔ یہ وہی سڑک تھی جس پر اس لڑکی کی کار کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ اور اس نے جلدی سے اس لڑکی کو کھینچ کر کاندھے پر ڈالا اور واپس اس خلا میں داخل ہو کر راہداری میں آ گیا۔ اس نے بٹن دبا کر راستہ بند کیا اور پھر لڑکی کو اٹھائے راہداری میں دوڑتا ہوا ایک سائیڈ میں موجود کھلے دروازے میں داخل ہو گیا۔ یہاں ایک سٹریچر نما میز پڑی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو نے لڑکی کو اس میز پر لٹایا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھا۔ تاکہ اس میں سے میڈیکل باکس نکال کر اس لڑکی کو

ابتدائی طبی امداد دے سکے۔ لیکن جیسے ہی وہ مڑا اچانک اُسے اپنی گردن کے عقبی حصے میں کوئی سوئی سی گھستی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ وہ لہرا کر نیچے فرش پر گر رہا ہے۔ اس کے بعد تمام احساسات یکسر فنا ہو کر رہ گئے تھے۔

کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوڈتھ موجود تھی۔ جب کہ عقبی سیٹ پر ٹامور بیٹھا ہوا تھا۔ جوڈتھ اور ٹامور دونوں کے چہروں پر مقامی میک اپ تھا۔ ٹامور کے ہاتھوں میں ایک سٹیل ڈبہ سا تھا۔ جس کے اوپر والے حصے میں بے شمار چھوٹے چھوٹے بلب اور سائیڈ پر ایک ڈائل اور ساتھ ہی ایک چھوٹی سی سکرین تھی۔ ٹامور کی نظریں ان بلبوں۔ ڈائل اور سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ بے شمار بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ ڈائل پر تین مختلف رنگوں کی سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ جب کہ سکرین پر ایک آدمی ایک میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔

"تین چکر تو لگا لیے ہیں اس عمارت کے گرد۔ اب اور کب تک چکراتے رہیں گے" ـــــ جوڈتھ نے پیچھے مڑ کر ٹامور سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دو۔ میں کسی فیصلے تک نہیں پہنچ پا رہا"___ ٹامورنے خشک لہجے میں جواب دیا اور جوڈتھ نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھاتے ہوئے اُسے ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔

"یہ تو واقعی انتہائی عجیب و غریب عمارت ہے۔ اس میں زبردست سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں۔ اگر میں یہ پاسٹان ریز مشین استعمال نہ کرتا تو کسی صورت بھی ان سائنسی انتظامات کی وجہ سے اندرونی صورتحال ہمیں معلوم نہ ہو سکتی۔ بہرحال اندر زیادہ لوگ نہیں ہیں صرف ایک ہی آدمی ہے۔ لیکن اس عمارت میں اس آدمی کی مرضی کے بغیر داخل نہیں ہوا جا سکتا۔ یہ بات طے ہے"___ ٹامورنے مشین آف کر کے اُسے سائیڈ پر رکھتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب کیا ہوگا۔ فارمولا کیسے حاصل ہوگا"___ جوڈتھ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔ مجھے کوئی ترکیب سوچنے دو"___ ٹامورنے کہا اور ایک بار پھر مشین اٹھا کر اس نے اپنی گود میں رکھی اور اس کو آن کر کے اس پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اس کی نظریں مسلسل جلتے بجھتے بلبوں اور ڈائل پر حرکت کرتی ہوئی سوئیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جوڈتھ خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ کافی دیر تک ٹامور خاموش بیٹھا مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر اچانک اس کی آنکھوں میں تیز چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کی اور اُسے دوبارہ سائیڈ پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر بھی چمک سی آگئی تھی۔

"ایک ڈرامہ کھیلنا پڑے گا۔ یہ ایشیائی لوگ انتہائی ہمدرد قسم کے

لوگ ہوتے ہیں۔ کسی کو مرتا نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمارا ڈرامہ کامیاب رہے گا"___ ٹامورنے جوڈتھ سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسا ڈرامہ۔ کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ تم تو پہیلیاں بجھوا رہے ہو"___ جوڈتھ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ اس عمارت میں کئی خفیہ راستے بھی ہیں اور اس عمارت کی تمام دیواروں میں ایسی میگنٹ لہریں موجود ہیں۔ کہ جیسے ہی کسی دیوار سے کوئی چیز ٹکرائے گی یا کسی دیوار کو پھلانگنے کی کوشش کی جائے گی اندر موجود آدمی کو فوراً اس کا علم ہو جائے گا۔ یہ دائیں طرف جو سڑک جا رہی ہے۔ یہ آف روڈ ہے۔ آگے جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس طرف کوئی ٹریفک موجود نہیں ہے۔ میں تمہارے چہرے پر مزید ایسا میک اپ کر دیتا ہوں کہ تمہارا چہرہ شدید زخمی دکھائی دینے لگے گا۔ تم کار کو دوڑاتے ہوئے اُسے دیوار سے اس طرح ٹکرا دو۔ کہ واقعی ایکسیڈنٹ لگے۔ اور تم دروازہ آدھا کھول کر اس طرح لٹک جاؤ کہ اگر اندر سے تمہیں دیکھا جائے تو ایسے محسوس ہو جیسے کہ اگر تمہیں فوری طبی امداد نہ ملی تو تم مر جاؤ گی۔ یہاں کے لوگوں میں ہمدردی کا جذبہ بے حد ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اگر تم نے جاندار اداکاری کی تو یہ اندر بیٹھا ہوا آدمی لازماً تمہیں طبی امداد دینے کی غرض سے باہر آئے گا اور تمہیں اٹھا کر اندر لے جائے گا۔ تم نے موقع دیکھتے ہی اسے سوئی مار کر بیہوش کر دینا۔ اس کے بعد تمہاری ذہانت پر مشتمل ہے کہ تم کس طرح وہ خفیہ راستہ دوبارہ کھولتی ہو۔ تم جیسے ہی دوبارہ دروازہ کھولو گی میں اندر چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد ہی ہم اس پر قابو پا کر وہاں سے فارمولا حاصل کر سکتے

ہیں"۔۔۔ ٹامور نے اپنی پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر اس نے کوئی توجہ نہ کی تو پھر"۔۔۔ جوڈتھ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے ٹامور کی یہ پلاننگ پسند نہ آئی ہو۔

"ایک چانس ہے۔ اگر نہ کی تو پھر کوئی اور ترکیب سوچیں گے۔ کام تو بہرحال کرنا ہے"۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو میک اپ"۔۔۔ جوڈتھ نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"شیشے کلرڈ کر دو"۔۔۔ ٹامور نے کہا۔ اور جوڈتھ نے ایک بٹن دبایا تو کار کی سامنے اور عقبی سکرین پر تو دھندسی نمودار ہوگئی۔ جب کہ سائیڈ شیشے کلرڈ ہو گئے۔ اب انہیں باہر سے نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ ٹامور نے عقبی سیٹوں کے درمیان ہاتھ ڈال کر ایک بیگ اٹھایا اور اُسے کھول کر وہ جوڈتھ کے چہرے پر اس کے شدید زخمی ہونے کا تاثر قائم کرنے کے لئے میک اپ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹائے تو جوڈتھ نے مڑ کر بیک مرر میں اپنا چہرہ دیکھا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے تو خود اپنے چہرے سے خوف آنے لگا ہے۔ تم نے واقعی کمال کر دیا ہے"۔۔۔ جوڈتھ نے کہا اور ٹامور مسکرا دیا۔

"تم جانتی تو ہو کہ میک اپ کے فن میں میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اور اداکاری کے مقابلے میں تمہارا۔ اس لئے اب یہ تمہاری اداکاری پر منحصر ہے کہ ہماری یہ پلاننگ کامیاب بھی ہوتی ہے یا نہیں"۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ کار کے ٹکراؤ کا دھماکہ سن کر اور مجھے زخمی حالت میں دیکھ

کر کوئی کار والا یا کوئی اور آدمی ادھر آجائے۔ صبح کا وقت ہے اور اس سڑک پر تو بے پناہ رش ہے"۔۔۔ جوڈتھ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کافی آگے جا کر کار ٹکرانا۔ اب آگے کیا ہوتا ہے۔ یہ تو بعد میں معلوم ہوگا۔ میں اتر کر اس عمارت کے آخر میں چھپ کر کھڑا ہو جاؤں گا"۔۔۔ ٹامور نے کہا اور جوڈتھ نے سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ پھر تم پہلے جا کر وہاں چھپ جاؤ۔ میں ڈرامہ شروع کر دیتی ہوں"۔۔۔ جوڈتھ نے کہا اور ٹامور نے وہ مشین ایک بیگ میں ڈالی۔ اور پھر بیگ کو کاندھے سے لٹکا کر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس آف روڈ کی طرف پیدل ہی بڑھتا چلا گیا۔ عمارت کے اختتام پر ایک باغ سا تھا۔ وہ اس کی سائیڈ میں ایک ایسی جگہ کھڑا ہو گیا کہ جہاں سے وہ کار اور عمارت کی دیوار بخوبی نظر آسکتی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نے جوڈتھ کی کار کو مڑ کر اس سڑک پر آتے ہوئے دیکھا۔ اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ بظاہر تو یہ ایک احمقانہ سا اقدام تھا۔ لیکن ٹامور جانتا تھا کہ بعض اوقات احمقانہ ڈرامے بھی نفسیاتی طور پر کامیاب رہتے ہیں۔ کار کے شیشے سادے نظر آرہے تھے۔ کار تیز رفتاری سے آتے آتے اچانک تیزی سے مڑی اور پھر ایک زور دار دھماکے سے مڑ کر دیوار سے جا ٹکرائی اور ٹامور کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ دھماکے سے۔ کار کا ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔ اور پھر جوڈتھ اس میں سر کے بل آدھی سے زیادہ نیچے کو لٹکی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ اس دیوار کی طرف تھا۔ گو یہاں سے ٹامور کو یہ تو معلوم نہ ہو رہا تھا کہ جوڈتھ کیسی اداکاری کر رہی ہے لیکن وہ جوڈتھ کی صلاحیتوں سے واقف تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا۔ کہ جوڈتھ

انتہائی کامیابی سے اپنا رول ادا کر رہی ہوگی۔ اسے زیادہ خطرہ کسی کار یا آدمی کے ادھر گزرنے کا تھا۔ لیکن سڑک خالی پڑی تھی۔ چند لمحوں بعد جہاں کار دیوار سے ٹکرائی تھی یک لخت تیز روشنی کا دھارا سا نکل کر جوڈتھ پر پڑا اور پھر غائب ہو گیا۔ ٹامور کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس روشنی کا مطلب تھا کہ ڈرامہ کامیاب ہونے والا ہے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے دیوار کو درمیان سے کھلتے اور ایک آدمی کو باہر نکل کر کار کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو اس کے دل میں مسرت کی بے پناہ لہریں سی اٹھنے لگیں۔ اس آدمی نے جوڈتھ کو اٹھا کر کاندھے پہ لادا۔ اور واپس اس کھلے ہوئے حصے میں غائب ہو گیا۔ دیوار فوراً ہی برابر ہو گئی۔ دیوار برابر ہوتے ہی ٹامور اپنی جگہ سے نکلا اور دوڑتا ہوا جوڈتھ کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اچھل کر کار کے کھلے دروازے سے اندر بیٹھا۔ کار کی صرف ایک سائیڈ پچکی تھی۔ انجن محفوظ تھا۔ اس لئے کار سٹارٹ ہو گئی۔ اور وہ کار کو دوڑاتا ہوا آگے اُسی باغ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار کو ایک سائیڈ پہ کر کے روکا اور پھر نیچے اتر کر دوبارہ واپس بھاگنے لگا۔ اُسی لمحے اس نے بالکل اُسی جگہ سے دیوار کو دوبارہ کھلتے ہوئے دیکھا اور جوڈتھ نے سر باہر نکال کر ادھر ادھر جھانکا۔ ٹامور بے تحاشا انداز میں دوڑ کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"آجاؤ۔ میں نے اُسے بے ہوش کر دیا ہے" ——— جوڈتھ نے اندر جاتے ہوئے کہا اور ٹامور اچھل کر اس کے پیچھے اس کھلے ہوئے حصے سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک راہداری سی تھی۔ جوڈتھ نے اس کے اندر آتے ہی سائیڈ پہ ایک بٹن دبایا تو دیوار برابر ہو گئی۔

"کہاں ہے وہ" ——— ٹامور نے کاندھے سے لٹکا ہوا مشین والا بیگ اتارتے ہوئے پوچھا۔

"ادھر کمرے میں ہے" ——— جوڈتھ نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں فرش پر وہ آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔

"میں اسے باندھ تو لوں۔ پھر اس سے پوچھ گچھ کریں گے" ——— جوڈتھ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک عمارت ہے۔ کسی بھی لمحے بازی الٹ سکتی ہے۔ اس لئے پہلے فارمولا حاصل کرنا ہے۔ پھر کوئی اور کام کریں گے" ——— ٹامور نے بیگ میں سے مشین کو باہر نکالتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اس کی ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد اس نے ناب کو مخصوص ہندسوں پہ فکسڈ کیا۔ اور پھر مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پہ لگے ہوئے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گئے۔ ڈائل پہ سوئیاں حرکت میں آگئیں۔ ٹامور کی نظریں اس سکرین اور ڈائل پہ جمی ہوئی تھیں۔

"جوڈتھ۔ تم یہیں رک کر اس آدمی کا خیال رکھو۔ میں فارمولا حاصل کر کے یہیں واپس آؤں گا۔ میں نے مشین پہ اس فارمولے کی ڈبیا پہ موجود ایک مخصوص نشان کو فیڈ کر دیا ہے۔ اب یہ مشین آسانی سے مجھے اس فارمولے تک لے جائے گی۔ لیکن خیال رکھنا تم یہاں کسی چیز کو نہ چھیڑنا اور نہ ہی دیوار سے ٹکرانا" ——— ٹامور نے جوڈتھ سے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر مشین اٹھائے تیزی سے دروازے سے باہر

نکل کر راہداری میں غائب ہو گیا۔ اس کی نظریں مشین کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔

جوڈتھ خاموش کھڑی رہی۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی کمرے کی بجائے آگ کے بھڑکتے ہوئے الاؤ کے درمیان کھڑی ہو۔ اور کسی بھی لمحے یہ بھڑکتی ہوئی آگ اس کے جسم کو بھسم کر کے رکھ دے گی۔ ہر طرف سکون اور خاموشی اس قدر تھی کہ اُسے اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز ایسے سنائی دے رہی تھی۔ جیسے کوئی ڈھول بج رہا ہو۔ پھر وقت لمحہ بہ لمحہ گزرتا چلا گیا۔ اچانک وہ راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن کر بے اختیار اچھل پڑی۔ اُسی لمحے ٹامور دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

"آؤ جوڈتھ۔ میں نے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ چلو جلدی نکلو یہاں سے۔ یہ انتہائی خطرناک عمارت ہے۔ اگر پاسٹان ریز مشین میرے پاس نہ ہوتی تو میں چند قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتا"۔۔۔۔ ٹامور نے تیز تیز لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوبارہ راہداری کی طرف جانے لگا۔

"اس آدمی کا کیا کرنا ہے۔ اسے تو گولی مار دیں"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں بارودی اسلحہ کام نہیں کر سکتا۔ اور ہو سکتا ہے اس کے جسم میں کوئی ایسی چیز ہو کہ اس کے مرتے ہی ہم پھنس جائیں۔ یہ عمارت انتہائی پر اسرار قسم کی ہے۔ میں نے پاسٹان مشین

کے اندر موجود پاسٹان ریز کو انتہائی طاقت پر آن کر کے مشین اندر رکھ دی ہے۔ اگر میرا مقصد پورا ہو گیا تو پھر یہ آدمی بھی مر جائے گا اب نکل چلو یہاں سے"۔۔۔۔ ٹامور نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور جوڈتھ سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے راہداری میں دوڑ پڑی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں دیوار میں خلا پیدا کر کے عمارت سے نکل کر باہر سڑک پر آ گئے۔ سڑک اُسی طرح خالی پڑی ہوئی تھی۔

"اب یہ دیوار کیسے بند ہو گی"۔۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اگر اسے بند نہ کیا جائے تو ایک منٹ بعد یہ خود بخود بند ہو جاتی ہے۔ میں یہاں کا سارا سسٹم جان گیا ہوں" ٹامور نے کہا۔ اور جوڈتھ نے سر ہلا دیا۔ اور ٹامور کے پیچھے دوڑتی ہوئی مین روڈ کی بجائے سڑک کی آف سائیڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ٹامور نے کار ادھر چھپائی ہو گی۔ اور واقعی چند لمحوں بعد وہ کار تک پہنچ گئے تھے۔

"تم عقبی سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔ میں شیشے کلرڈ کر دیتا ہوں تاکہ باہر سے تمہارا زخمی چہرہ کسی کو نظر نہ آئے۔ تم اس دوران بیگ سے میک اپ واشر نکال کر اپنا مکمل میک اپ صاف کر دو"۔۔۔۔ ٹامور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوڈتھ سر ہلاتی ہوئی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ٹامور نے کار سٹارٹ کی اور بٹن دبا کر شیشے کلرڈ کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کار انتہائی رفتار سے دوڑاتے ہوئے اُسے مین روڈ کی طرف لے آیا۔ جب وہ اس عمارت کی دیوار کے خلا کے قریب سے گزرے تو خلا بند ہو چکا تھا۔

اب وہاں دیوار پہلے کی طرح صاف اور سپاٹ نظر آ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد کار مین روڈ پر پہنچ کر دائیں طرف کو مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑا آگے جا کر ٹامور نے کار ایک سائیڈ میں جاتی ہوئی گلی میں موڑی اور ذرا آگے لے جا کر اُسے سائیڈ پر روک دیا۔ یہاں دو تین اور کاریں بھی موجود تھیں اور گلی آگے سے بند تھی۔

"اب ہم نے مکمل طور پر نئے میک اپ کرنے ہیں" ___ ٹامور نے انجن بند کر کے پیچھے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور جوڈتھ نے سر ہلاتے ہوئے میک اپ باکس اس کی طرف بڑھا دیا۔ وہ اب اصل چہرے میں تھی۔ ٹامور نے میک اپ باکس کے نچلے خانے میں موجود مخصوص قسم کے ماسک نکالے اور ایک ماسک جوڈتھ کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو۔ اسے ایڈجسٹ کر لو" ___ ٹامور نے کہا۔

"کیا میک اپ کرنا ضروری ہے" ___ جوڈتھ نے ماسک لیتے ہوئے کہا۔

"جوڈتھ۔ جو کچھ میں نے اس عمارت کے اندر دیکھا ہے۔ وہ میں ہی جانتا ہوں۔ یہ شاید ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہم اس عمارت کے اندر داخل ہو کر زندہ سلامت باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور فارمولا بھی ہمیں مل گیا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ ہماری مدد پاسٹان ریز مشین نے کی ہے۔ لیکن اس کے اثرات بھی وقتی ہیں۔ گو میں نے اُسے انتہائی طاقت پر آن کر کے وہیں چھوڑ دیا ہے۔ اس میں ایسا سسٹم ہے کہ جب بھی کوئی آدمی اسے چھیڑے گا۔ اس میں موجود پاسٹان ریز بلاسٹر پوری قوت سے پھٹ پڑے گا۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر اس عمارت کا کچھ حصہ تباہ

بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر مشین خود ایک مقررہ وقت گزرنے پر جل کر راکھ ہو جائے گی۔ اس لئے فی الحال کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے اور ہم وہ فارمولا وہاں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری تصویریں عمارت کے اندر کسی خفیہ کیمرے سے کھینچ لی گئی ہوں۔ اس لئے مکمل میک اپ تبدیل کرنا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ سیکرٹ سروس ہمیں فوراً کسی بھی جگہ دھر سکتی ہے۔ مکمل میک اپ تبدیل کر کے ہم محفوظ ہو سکتے ہیں" ___ ٹامور نے ماسک چہرے پر چڑھا کر اُسے بڑے ماہرانہ انداز میں ایڈجسٹ کرتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں کے چہرے مکمل طور پر تبدیل ہو چکے تھے۔ اب وہ عام سے غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔

"آؤ۔ اب یہ کار بھی ہمیں یہیں چھوڑنی ہو گی" ___ ٹامور نے کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر وہ کار سے باہر آ گیا۔ جوڈتھ بھی باہر نکل آئی۔ ٹامور نے کار کی ڈگی کھولی۔ اور اس میں موجود ایک بڑا سا بریف کیس اٹھا کر اس نے ڈگی بند کی اور پھر پیدل سڑک کی طرف بڑھ گئے۔ جلد ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"رئیس کالونی" ___ ٹامور نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔ اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ جوڈتھ نے رئیس کالونی کے نام پر حیرت سے چونک کر ٹامور کی طرف دیکھا۔ لیکن اس نے آنکھ دبا کر اُسے خاموش رہنے کے لئے کہا۔

ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک نو تعمیر شدہ کالونی کی حدود میں داخل ہوئی۔

"کون سی کوٹھی میں جانا ہے" ـــــ ڈرائیور نے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹامور اور جوڈتھ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مارکیٹ اتار دو" ـــــ ٹامور نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے ذرا آگے لے جا کر ایک چھوٹی سی مارکیٹ کی سائیڈ پر ٹیکسی روک دی۔ وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ ٹامور نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا۔ اور پھر ٹیکسی کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ دونوں قریب ہی موجود ایک ریستوران کی طرف بڑھ گئے۔ بریف کیس بدستور ٹامور کے ہاتھ میں تھا۔

"کیا بات ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ خوف زدہ نظر آ رہے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ ہماری نگرانی کی جا رہی ہو گی" ـــــ جوڈتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خوف زدہ نہیں محتاط کہو جوڈتھ۔ میں پہلے دو بار اس فارمولے کے چکر میں شکست کھا چکا ہوں۔ اب میں کسی صورت بھی تیسری بار شکست کھانے کے لئے تیار نہیں ہوں" ـــــ ٹامور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ریستوران کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ریستوران تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ صرف چند میزوں پر کچھ نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹامور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا میں ایک لوکل کال کر سکتا ہوں" ـــــ ٹامور نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ بریف کیس اس نے ساتھ ہی فرش پر رکھ دیا تھا۔

"اوہ۔ یس سر۔ کیوں نہیں" ـــــ نوجوان نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رخ اس کی طرف

موڑ دیا۔

ٹامور نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جب کہ اس کے ساتھ کھڑی ہوئی جوڈتھ خاموشی سے ہال اور اس میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

"ہیلو ـــــ ڈان ریمنزے شاپ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈان ریمنزے سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست ہوں فرانکن مور" ـــــ ٹامور نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ ڈان ریمنزے بول رہا ہوں۔ کون صاحب" ـــــ بولنے والے نے پوچھا۔

"فرانکن مور بول رہا ہوں۔ تم مزید کتنی دیر شاپ پر موجود ہو" ـــــ ٹامور نے پوچھا۔

"کون فرانکن مور۔ میں تو پہلی بار یہ نام سن رہا ہوں۔ ویسے میری آج کوئی مصروفیت نہیں ہے۔ میں شام تک شاپ پر ہی ہوں" ـــــ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"او۔کے۔ میں آ رہا ہوں۔ پھر تفصیلی تعارف ہو گا" ـــــ ٹامور نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اور جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر اس نے کاؤنٹر مین کی طرف بڑھایا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ رہنے دیں" ـــــ کاؤنٹر مین نے کہا اور ٹامور

نے شکریہ کہہ کر بریف کیس اٹھایا اور واپس مڑ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ریستوران سے نکل کر باہر سڑک پر آ گئے۔ جلد ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ساؤتھ روڈ پر موجود مارکیٹ میں واقع نوادرات کی ایک غیر ملکی دکان میں داخل ہو رہے تھے۔ دکان کا نام ڈان ریمزے شاپ تھا۔ دکان بہت وسیع و عریض تھی۔ اور انتہائی عجیب و غریب قسم کے نوادرات سے بھری ہوئی تھی۔ گاہکوں کی کافی تعداد دکان میں موجود تھی۔ ایک طرف شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا۔ جس پر ڈان ریمزے کا نام لکھا ہوا تھا۔ اور اندر ایک ادھیڑ عمر لمبے قد کا غیر ملکی بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ اس کا دفتر تھا۔ اور یہ ڈان ریمزے آرمینیا کا ہی رہنے والا تھا۔

ٹامور اطمینان سے آگے بڑھتا ہوا اس کیبن کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا ادھیڑ عمر جو فون سننے میں مصروف تھا چونک کر ٹامور اور اس کے پیچھے آنے والی جوڈتھ کی طرف دیکھا اور پھر فون پر کچھ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اور ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"فرانکن مور اور گریٹا"۔۔۔ ٹامور نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ تو آپ نے فون کیا تھا۔ تشریف رکھیئے"۔۔۔ ڈان ریمزے نے باری باری دونوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کاروباری انداز میں کہا۔ اور وہ دونوں اطمینان سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ بریف کیس ایک بار پھر ٹامور نے اپنے ساتھ ہی

فرش پر رکھ دیا تھا۔

"فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔ ڈان ریمزے نے غور سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک خالی کاغذ عنایت کیجئے۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک پیغام ہے۔ جو میں تحریر کر کے آپ کو دینا چاہتا ہوں"۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈان ریمزے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے زبان سے کچھ نہ کہا اور ایک طرف باکس میں رکھا ہوا سادہ کاغذ نکال کر ٹامور کی طرف بڑھا دیا۔ ٹامور نے قلمدان سے قلم نکالا اور اس کاغذ پر انگریزی کا حرف "جے" لکھ کر اس نے اس کے گرد دائرہ بنا کر اُسے درمیان میں کراس لگایا اور کاغذ واپس ڈان ریمزے کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ اوہ۔ جے کراس۔ اوہ۔ مگر۔۔۔۔"ڈان ریمزے نے کاغذ دیکھتے ہی بُری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اس نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کاغذ کو مروڑ کر اس نے اُسے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا کسی ایسے کمرے میں مزید ملاقات نہیں ہو سکتی جہاں کھل کر بات چیت ہو سکے"۔۔۔ اس بار ٹامور کا لہجہ قدرے تحکمانہ تھا۔

"بالکل بالکل۔ ایک منٹ"۔۔۔ ڈان ریمزے نے بے چین سے لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"سنو مارکو۔ میں آف روم میں جا رہا ہوں۔ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے اور نہ کسی کو وہاں بھیجا جائے"۔۔۔ ریمزے نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے"۔۔۔ ڈان ریمزے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر عقبی طرف موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی۔ اس راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ ریمزے نے وہ دروازہ کھولا۔ اور اپنے پیچھے آنے والے ٹامور اور جوڈتھ کو اندر چلنے کا اشارہ کر کے وہ سائیڈ پر رک گیا۔ اور پھر ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ بھی اندر آیا اور اس نے دروازہ بند کر کے سائیڈ دیوار پر موجود سوئچ پینل کے کئی بٹن آن کر دیئے۔

"اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا ہے۔ تشریف رکھیئے"۔۔۔ ریمزے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کمرے میں ایک میز اور اس کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ دیواروں کے ساتھ لکڑی اور لوہے کی کئی الماریاں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔

"میرا نام ٹامور ہے اور یہ میری ساتھی ہے جوڈتھ۔ میرا کوڈ ایسٹ ون ہے"۔۔۔ ٹامور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسٹ ون۔ اوہ اوہ۔ آپ اور یہاں۔ اوہ اوہ"۔۔۔ ڈان ریمزے کرسی پر بیٹھے بیٹھے یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں۔ ہم یہاں کافی دنوں سے ہیں۔ اطمینان سے بیٹھ جاؤ ڈان ریمزے"

ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریمزے جس طرح جھٹکے سے کرسی سے اٹھا تھا اسی طرح جھٹکے سے دوبارہ بیٹھ گیا۔

"لیکن چیف نے مجھے تو اطلاع نہیں دی۔ حالانکہ یہاں کا ہر کام میرے ذریعے سے ہی ہوتا ہے"۔۔۔ ریمزے نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ ہم ایک خصوصی مشن پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ عام مشن نہیں ہے۔ اس لئے یہاں کسی کو اطلاع نہیں دی گئی۔ لیکن اب تمہاری ضرورت پڑ گئی ہے۔ اس لئے ہمیں تمہارے پاس آنا پڑا ہے۔ مجھے تو تمہارا پتہ اور فون نمبر بھی معلوم نہ تھا۔ وہ میں نے اخبار میں چھپے ہوئے تمہارے اشتہار سے نوٹ کیا تھا"۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو میری انتہائی خوش قسمتی ہے جناب کہ آپ جیسے اسے سپر ایجنٹ سے میری ملاقات ہو رہی ہے۔ یہ بتایئے آپ کیا پینا پسند کریں گے۔ اور جہاں تک میرے ذمے کسی کام کا تعلق ہے۔ آپ بے فکر ہو کر فرمائیں۔ آپ کو مجھ سے قطعی کوئی شکایت نہ ہو گی"۔۔۔ ڈان ریمزے کا لہجہ اس طرح مؤدبانہ ہو گیا تھا کہ جیسے کوئی چپڑاسی کسی بڑے سرکاری افسر سے مخاطب ہو۔

"مجھے تمہارے بارے میں معلوم ہے کہ یہاں آج تک تم پر کسی کو شک نہیں پڑا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں ایک مائیکرو فلم رول چیف کو اس طرح بھجوانا چاہتا ہوں کہ راستے میں کہیں چیک ہوئے بغیر وہ وہاں تک پہنچ جائے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ رول پہلے دو بار سفارت خانے کے ذریعے ان کے سفارتی بیگ کے ذریعے بھجوایا گیا

تھا۔ لیکن یہاں کی سیکرٹ سروس نے سفارتی بیگ کو بھی چیک کر لیا تھا۔ اب میں تیسری بار کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں"۔۔۔۔ ٹامور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو معاملہ سیکرٹ سروس کا ہے۔ دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں نوادرات باہر بھجواتا رہتا ہوں اور منگواتا رہتا ہوں۔ اور میری گزشتہ چالیس سال سے ساکھ بنی ہوئی ہے۔ آج تک میرے نوادرات کو چیک نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ رول کسی بھی نوادر کے اندر رکھ کر یہاں سے ایکریمیا اور وہاں سے چیف تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں خود یہ رول لے کر یہاں سے ایکریمیا اور وہاں سے اسے چیف کو بھجوا دوں۔ میں اکثر پوری دنیا کے ممالک میں آتا جاتا رہتا ہوں۔ اور کسی کو آج تک مجھ پر شک نہیں ہو سکا۔ میرے ذہن میں تو یہی دو صورتیں ہیں"۔۔۔۔ ڈان ریمزے نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دونوں ہی صورتیں غلط ہیں۔ کیونکہ اس رول کے گم ہونے کا جیسے ہی انہیں علم ہو گا۔ بلکہ شاید اب تک علم بھی ہو چکا ہو۔ تو پھر وہ شاید صدر مملکت کی بھی سر سے پاؤں تک تلاشی لینے سے دریغ نہیں کریں گے اور پاکیشیا سے جانے والی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی انہوں نے چیک کرنا ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر اور کیا صورت ہو سکتی ہے جناب آپ فرمائیں"۔۔۔۔ ڈان ریمزے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری شاپ میں کوئی نوادر ایسا ہے جو کافی عرصے سے فروخت نہ

ہوا ہو اور نہ آئندہ اس کے فروخت ہونے کا کوئی سکوپ ہو"۔۔۔۔ ٹامور نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میں سمجھا نہیں جناب۔ بے شمار ایسی چیزیں ہوں گی۔ لیکن گاہک کا تو کوئی پتہ نہیں کہ وہ کس وقت کون سی چیز خرید لے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بھی آئیٹم کو ناٹ فار سیل قرار دے دیا جائے تب دوسری بات ہے"۔۔۔۔ ڈان ریمزے نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو وہ چیز مارک بھی ہو سکتی ہے۔ کوئی ایسا آئیٹم بتا دو جس کے اندر یہ رول کچھ دنوں تک محفوظ پڑا رہ سکے۔ یہ لوگ کب تک سخت نگرانی کریں گے۔ زیادہ سے زیادہ چند دنوں تک۔ اس کے بعد بہرحال اسے آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ فوری طور پر کوئی رسک لینے کی بجائے انتظار کر لینا زیادہ مناسب ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"تو آپ وہ میرے حوالے کر دیں۔ میں اسے اپنی خاص الماری میں رکھ دیتا ہوں۔ اس طرح وہ محفوظ رہے گا۔ اور جب آپ چاہیں گے آپ کو مل جائے گا"۔۔۔۔ ڈان ریمزے نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں تمہیں بھی یہ معلوم نہ ہو کہ وہ رول کہاں موجود ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"لیکن جب آپ اُسے کسی آئیٹم میں رکھیں گے تو پھر بھی مجھے تو بہرحال معلوم ہی ہو گا"۔۔۔۔ ڈان ریمزے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری شاپ میں کھانے کا وقفہ تو ہوتا ہی ہو گا"۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ دس منٹ بعد ہونے والا ہے۔ آدھے گھنٹے کے لئے دکان بند کر دی جاتی ہے اور ملازمین ایک بڑے کمرے میں اکٹھا کھانا کھاتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈان ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر ایسا ہے کہ جب دکان بند ہو جائے اور ملازمین کھانا کھانے اس کمرے میں چلے جائیں تو تم ہمیں آگاہ کر دینا۔ ہم اس دوران یہیں رہیں گے۔ تم بے شک باہر اپنے دفتر میں جا سکتے ہو۔ اس کے بعد میں وہ رول اپنی مرضی سے کسی بھی نوادر میں رکھ دوں گا" ٹامور نے کہا۔

"لیکن جناب اگر وہ آئیٹم فروخت ہو گیا تو"۔۔۔۔۔۔ ریمزے نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ ایسا نہیں ہو گا۔ اس بارے میں سوچنا میرا اپنا کام ہے"۔۔۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں دفتر میں چلا جاتا ہوں۔ وقفے پر میں آپ کو آ کر بتا دوں گا"۔۔۔۔۔۔ ریمزے نے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹامور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ریمزے تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوئچ پینل کے بٹن دبائے اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اس کے عقب میں جیسے ہی دروازہ بند ہوا ٹامور تیزی سے کرسی سے اٹھا اور تیزی سے ایک دیوار کے ساتھ کھڑی لکڑی کی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک تیز دھار اور نوکیلا خنجر نکالا اور لکڑی کی اس پرانی الماری کے

نچلے حصے میں لکڑی کے اندر موجود ایک قدرتی گانٹھ کو اس خنجر کی نوک سے سائیڈوں سے کریدنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ گانٹھ کو اس طرح باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا کہ اندر اب ایک چھوٹا سا خلا نظر آ رہا تھا۔ جو گانٹھ کے باہر آ جانے کی وجہ سے نظر آنے لگ گیا تھا۔ ٹامور نے کوٹ کی اندرونی جیب سے مائیکرو فلم رول نکالا اور اُسے خلا کے اندر دھکیل کر اس نے گانٹھ کا باہر نکلا ہوا حصہ دوبارہ پہلے والی جگہ پر رکھا اور پھر اُسے زور سے دبایا۔ گانٹھ دوبارہ اس خلا میں پھنس گئی۔ ٹامور نے آہستہ سے اس پر مکہ مارا تو گانٹھ واپس اپنی جگہ پر پہلے کی طرح فٹ ہو گئی۔ اس نے ہاتھ کی مدد سے اُسے مزید ایڈجسٹ کیا۔ اور پھر ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ خنجر واپس جیب میں ڈال کر وہ مسکراتا ہوا کرسی کی طرف بڑھنے لگا۔ جوڈتھ کی نظروں میں حیرت تھی۔

"کمال ہے۔ تمہارے ذہن کا بھی جواب نہیں ٹامور۔ اگر میں اپنی آنکھوں سے تمہیں یہاں فلم رکھتے ہوئے نہ دیکھ لیتی تو مجھے زندگی بھر یہ خیال ہی نہ آ سکتا کہ اس قدرتی گانٹھ کے پیچھے کوئی خلا بھی ہو سکتا ہے اور اس میں فلم رکھی جا سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔ جوڈتھ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ریمزے ہمارے سیکشن کا خاص ایجنٹ ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ اسے بھی یہ معلوم ہو کہ یہ فلم کہاں موجود ہے۔ اب ہم وقفے کے دوران دکان میں چکر لگائیں گے۔ اس طرح وہ یہی سمجھے گا کہ ہم نے یہ رول اس کے کسی آئیٹم میں رکھ دیا ہے۔ جب کہ وہ یہاں محفوظ رہے گا"۔۔۔۔۔۔ ٹامور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم اسے کب تک یہاں رکھنا چاہتے ہو۔ پہلے تو تم نے کہا تھا کہ تم اسے فوراً اس ملک سے نکالنے کی کوئی تدبیر کرو گے" ____ جوڈتھ نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے میں نے یہی سوچا تھا۔ لیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ اب ہم اس وقت تک انتظار کریں گے جب تک حالات نارمل نہیں ہو جاتے۔ اس طرح فارمولا زیادہ محفوظ رہے گا" ____ ٹامور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ اگر یہاں رہنے کا خیال تھا تو کم از کم کوٹھی کو تالا تو لگا آتے اور یہ بریف کیس بھی ساتھ نہ اٹھانا پڑتا" ____ جوڈتھ نے کہا۔

"تم میری عادت کو جانتی ہو کہ میں ان معاملات میں کس قدر محتاط رہتا ہوں۔ وہ کوٹھی میں نے فرنیک سے حاصل کی تھی۔ صرف عارضی طور پر۔ اب ہم وہاں نہیں جائیں گے" ____ ٹامور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوڈتھ کوئی جواب دیتی۔ دروازہ کھلا اور رمیزے اندر داخل ہوا۔

"وقفہ ہو گیا ہے جناب۔ اور ملازم دکان سے جا چکے ہیں" ____ رمیزے نے کہا اور ٹامور سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے کوٹھی کے گرد ایک راؤنڈ لگایا۔ اور پھر کار کو ایک سائیڈ پر روک کر وہ نیچے اترا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کے بند پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ یہ وہی کوٹھی تھی جس کی وہ پہلے تلاشی لے چکا تھا۔ اور جس کے چھوٹے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ تالا نظر نہ آ رہا تھا۔ البتہ بڑا اور چھوٹا دونوں پھاٹک بند تھے۔ عمران نے چھوٹے پھاٹک کو دھکیلا تو دوسرے لمحے اس کے منہ سے سیٹی کی سی آواز نکلی۔ کیونکہ پھاٹک اندر سے بند نہ تھا۔ وہ صرف بند تھا۔ عمران پھاٹک کو دھکیل کے اندر داخل ہوا۔ تو چند لمحے خاموش کھڑا عمارت کو دیکھتا رہا۔ جو اسی طرح ویران اور سنسان پڑی ہوئی تھی۔ پورچ بھی خالی تھا۔ عمران آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا آگے بڑھتا گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر پوری عمارت گھوم چکا تھا۔ لیکن اس بار اس کے تاثرات پہلے سے مختلف تھے۔ کمروں کی حالت بتا

رہی تھی کہ یہاں کم از کم دو افراد نے رات گزاری ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ وہی سامان جو وہ پہلے دیکھ چکا تھا۔ البتہ کچن میں موجود ریفریجریٹر میں موجود سامان پہلے سے کم تھا۔ اور اوون دیکھنے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ اُسے باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے۔ استعمال شدہ برتن بھی پڑے ہوئے تھے۔ عمران ان برتنوں کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک گلاس اٹھایا اور اسے ناک سے لگا کر سونگھا اس میں تیز وہسکی کی بُو موجود تھی۔

"ہر بار یہ لوگ چکنی مچھلی کی طرح وقت سے پہلے نکل جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر اس نے ان کمروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ جو آثار کے مطابق استعمال شدہ دکھائی دیتے تھے۔ خاص طور پر اس کی توجہ بیڈ روم پر تھی۔ اس نے بیڈ روم کی ایک ایک چیز کی باقاعدہ تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔ کوئی ایسی چیز اس کی نظروں میں نہ آسکی تھی۔ جس سے وہ یہاں رہنے والوں کا کوئی کلیو حاصل کر سکتا۔ بیڈ روم سے نکل کر وہ سٹنگ روم میں آگیا۔ اور دوسرے لمحے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے اخبار کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس نے آگے بڑھ کر وہ اخبار اٹھایا۔ اخبار آج کا ہی تھا۔ اور اس پر قریبی جوک پر موجود بک سٹال کی مہر بھی موجود تھی۔ لیکن اس کے آخری صفحے کی ایک سائیڈ اس طرح پھٹی ہوئی تھی جیسے کسی چیز سے پھنس کر کھنچنے کی وجہ سے پھٹ گئی ہو۔ وہ اخبار کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ لیکن سوائے اس پھٹے ہوئے حصے کے اور اخبار پر نہ ہی کوئی

نشان تھا اور نہ ہی کوئی ایسی بات جسے وہ مشکوک سمجھ لیتا۔ اس نے اخبار دوبارہ میز پر رکھا اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا وہ کوٹھی سے باہر نکل آیا۔ اس نے چھوٹا پھاٹک ویسے ہی بند کیا اور سڑک کراس کر کے ایک سائیڈ پر کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ وہ یہاں ان کی واپسی کا انتظار کرتا۔ لیکن نجانے کیوں اس کی چھٹی حس بار بار یہ الارم بجا رہی تھی کہ یہ لوگ اس کوٹھی کو چھوڑ کر جا چکے ہیں اور واپس نہ آئیں گے۔ لیکن وہ گزشتہ رات کی طرح جلد کوئی اندازہ قائم نہیں کر لینا چاہتا تھا۔ بلکہ اس نے کچھ دیر انتظار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کہ شاید یہ لوگ واپس آجائیں۔ چنانچہ اس نے کار آگے بڑھائی اور ایک مناسب جگہ اُسے روک کر اس نے اس کی نشست پیچھے کی طرف کھولی اور کار کے ڈیش بورڈ سے ایک رسالہ نکال کر وہ نشست پر نیم دراز ہو کر رسالے کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کوٹھی کے پھاٹک کو بھی دیکھ لیتا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے تک انتظار کرنے اور رسالہ پڑھنے کے بعد آخر کار اس نے اکتائے ہوئے انداز میں ایک طویل سانس لیا اور رسالہ واپس ڈیش بورڈ میں رکھ کر اس نے سیٹ درست کی اور پھر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اس نے سوچا تھا کہ اب نگرانی کی ڈیوٹی وہ ٹائیگر کے ذمے لگا کر واپس دانش منزل جائے۔ تاکہ ٹامور کا کلیو ڈھونڈھنے کے لئے باقاعدہ سوچ بچار کر سکے۔ وہ چاہتا تو سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو بھی بلا سکتا تھا۔ لیکن نجانے کیا بات تھی کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو اس مشن کے دوران حرکت

میں نہ لانا چاہتا تھا۔ شاید اس کی وجہ ٹامور کا بلیک تھنڈر سے تعلق رہا ہو۔ اس کے ذہن میں یہ خطرہ موجود تھا کہ بلیک تھنڈر چاہے کسی بھی وجہ سے اُسے مارنا نہ چاہتی ہو۔ لیکن بہرحال وہ سیکرٹ سروس کا خاتمہ ضرور کرنا چاہتی ہو گی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمران کو اب تک زندہ رکھے جانے کا مقصد بھی اس کے ذریعے سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا ہو۔ اس لئے اس نے ٹائیگر کو بلانا زیادہ مناسب سمجھا۔ اور پھر ٹائیگر کو کال کرنے کے بعد وہ اس وقت تک وہاں موجود رہا جب تک ٹائیگر اپنی کار میں وہاں پہنچ نہ گیا۔ عمران نے اُسے نگرانی کے بارے میں تفصیلی ہدایات دیں۔ اور پھر کار بڑھاتا ہوا وہ دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کا ذہن بُری طرح الجھا ہوا تھا۔ یہ شاید پہلا موقع تھا کہ ٹامور بار بار اپنی ذہانت سے اُسے شکست دیتا چلا آ رہا تھا اور اس کے باوجود اب تک عمران اس کا معمولی سا کلیو بھی حاصل نہ کر سکا تھا۔ حتیٰ کہ اُسے اس کے اصل حلیے کے بارے میں بھی علم نہ تھا۔ ٹامور نے دونوں بار انتہائی ذہانت آمیز منصوبوں کی مدد سے فارمولا حاصل کر کے باہر بھجوا دیا تھا۔ اور دونوں بار بس اتفاق کی وجہ سے ہی ٹامور کو ناکامی ہوئی تھی۔ پہلی بار تو سپیشل سٹور کے کمپیوٹر کے ڈبل سسٹم کی وجہ سے اور دوسری بار اتفاق سے اس میک اپ باکس کی وجہ سے جس پر اس نے آرمینیا کی دکان کی چٹ دیکھ لی تھی۔ ورنہ تو اس کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکتا تھا کہ فارمولا آرمینیا کے سفارتی بیگ کے ذریعے ملک سے باہر بھجوایا جا رہا ہو گا۔ اُسے بہرحال اسی بات کا علم ہو گیا تھا کہ ٹامور ایسا ایجنٹ ہے جو ایکشن

کی بجائے ذہانت کے بل بوتے پر اپنا مشن مکمل کرتا ہے۔ اور عمران کے نقطۂ نظر سے ایسا ایجنٹ بے حد خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اور ٹامور کی یہ صفت مسلسل اس کے سامنے آ رہی تھی۔ کہ ہر بار وہ اس کے پہنچنے سے پہلے ہی غائب ہو جاتا تھا۔ اب بھی حالانکہ اس نے بڑے سائنسی انداز سے اس کوٹھی کو ٹریس کیا تھا۔ لیکن اب وہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کے ذہن میں یہ خیال بھی آیا کہ شاید ٹامور نے یہ کوٹھی اس لئے فوری طور پر چھوڑ دی ہو۔ کہ اُسے تھرڈ سیکرٹری فرنیک کے بارے میں اطلاع مل گئی ہو کہ وہ غائب ہو چکا ہے۔ اور بہرحال یہ کوٹھی اس نے فرنیک سے ہی حاصل کی تھی۔ اسی ادھیڑ بن میں کار چلاتا ہوا وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ اس نے کار پھاٹک کے سامنے روکی۔ اور نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا مخصوص بٹن دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا کہ کال بیل کے بٹن کے ساتھ موجود خانے میں وہ روشنی نہ چمکی تھی جو کال بیل بجنے کی مخصوص نشانی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ کال بیل کا بٹن دبانے کے باوجود اندر کال بیل نہیں بج رہی۔ اس نے دو تین بار مزید بٹن دبایا۔ لیکن جب صورت حال تبدیل نہ ہوئی تو اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ کال بیل ہی کام نہ کرے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ وہ تیزی سے واپس پلٹا اور کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار عمارت کی بائیں طرف سے ہوتی ہوئی اس کے عقبی طرف آ گئی۔ جہاں ایک خفیہ راستہ ایسا موجود تھا۔

جس کے ذریعے دانش منزل میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔ اس راستے کا علم صرف عمران اور بلیک زیرو کو ہی تھا۔ اور اس راستے کو ہر قسم کے حالات میں باہر سے آسانی سے کھولا جا سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران اس خفیہ راستے سے دانش منزل کے اندر داخل ہوا۔ اور ایک طویل راہداری طے کر کے وہ جیسے ہی ایک بڑے ہال میں داخل ہوا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ہال کے عین درمیان میں ایک ڈبہ سا موجود تھا۔ جس پر بے شمار چھوٹے چھوٹے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ ایک ڈائل بھی تھا۔ جس پر تین مختلف رنگوں کی سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس ڈبے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر غور سے اس ڈائل کو دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحے ہونٹ بھینچے وہ غور سے اس ڈائل کو دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے مڑا اور اس ہال سے نکل کر ایک اور راہداری میں دوڑتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھتا گیا۔ مگر آپریشن روم خالی تھا۔ بلیک زیرو وہاں موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے الماری کھولی اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے ایک بٹن دبایا تو الماری کا عقبی تختہ تیزی سے گھوم گیا۔ اور اب جو خانہ سامنے آیا اس میں ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے وہ آلہ اٹھا کر اس کا ایک بٹن دبایا تو اس پر موجود چھوٹے سے ڈائل پر یک لخت تیزی سے چند ہندسے نمودار ہوئے اور پھر مسلسل چمکنے لگ گئے۔ عمران کے بھینچے ہوئے ہونٹ

اور زیادہ بھنچ گئے۔ اس نے بٹن دبا کر وہ آلہ واپس رکھا اور ایک بار پھر بٹن دبا کر تختہ لگا دیا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اندر ہاتھ ڈال کر ایک بٹن دبایا تو عقبی دیوار کے درمیان سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک الماری نمودار ہو گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر موجود ایک باریک سی سرخ رنگ کی لمبی سی پنسل اٹھائی اور واپس بھاگتا ہوا اسی ہال میں پہنچ گیا۔ مشین ویسے ہی کام کر رہی تھی۔ اس نے پنسل کا رخ اس مشین کی طرف کیا اور اس کے عقبی حصے کو انگوٹھے کی مدد سے پریس کیا تو پنسل کی نوک میں سے دودھیا رنگ کے دھوئیں کی لکیر سی نکل کر اس مشین پر پڑی۔ اور پھر اس کے گرد پھیلتی چلی گئی۔ عمران نے عقبی حصے پر موجود انگوٹھا ہٹا لیا۔ دھواں چند لمحے مشین کے گرد پھیلا رہا۔ پھر اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور دھوئیں کے اندر سرخ رنگ کی تیز روشنی سی چمکی۔ روشنی چھٹتے ہی دھواں بھی غائب ہو گیا۔ اور جس جگہ وہ ڈبہ پڑا تھا وہاں سرخ رنگ کی راکھ بکھری پڑی تھی۔ البتہ اس جگہ کا فرش سیاہ ہو گیا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ واپس آپریشن روم میں پہنچا تو یک لخت ٹھٹھک گیا کیونکہ اب دروازے کے اوپر موجود بلب جو پہلے بجھا ہوا تھا۔ جل رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب دانش منزل کا خصوصی حفاظتی نظام دوبارہ کام کرنے لگ گیا تھا۔ اب اُسے بلیک زیرو کی فکر لاحق ہو گئی۔ اس نے اسے تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے اُسے ایک کمرے کے فرش پر بے ہوش پڑا ہوا دیکھ لیا۔ اس نے اُسے اٹھایا اور سیدھا اس کمرے میں آ گیا۔ جو اس نے میڈیکل ایڈ کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔

چند لمحوں کی چیکنگ کے بعد وہ اس کی گردن کی پشت سے ایک چھوٹی
سی سیاہ رنگ کی سوئی برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ سوئی
کو اٹھا کر وہ لیبارٹری میں آیا اور اس نے اس کا تجزیہ شروع
کر دیا۔ کیونکہ اتنا تو بہرحال اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ بلیک زیرو
کی بے ہوشی کی وجہ یہی سوئی تھی۔ اس لئے وہ چیک کرنا چاہتا تھا
کہ سوئی پر کیا لگا ہوا ہے۔ تجزیے کے بعد اس نے سوئی کو وہیں
رکھا اور واپس میڈیکل ایڈ والے کمرے میں آیا اور ایک الماری
میں موجود ایک بوتل سے اس نے ایک انجکشن تیار کیا اور پھر انجکشن
بلیک زیرو کے بازو میں لگانے کے بعد اس نے سرنج واپس الماری
میں رکھی اور میڈیکل ایڈ روم سے باہر آ گیا۔ کیونکہ بلیک زیرو کو ہوش
آنے کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ درکار تھا۔ اور وہ اس وقفے کے
دوران یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ آخر یہاں چکر کیا چلا ہے۔ اس قدر
زبردست حفاظتی نظام کے باوجود ہال کمرے میں موجود وہ پراسرار
مشین۔ بلیک زیرو کا ایسے کمرے میں بے ہوش پڑا ہونا جہاں عام
حالات میں اس کے جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اور
ان سب باتوں کے باوجود دانش منزل میں کسی چیز کو نہ چھیڑا جانا۔
یہ سارے سوال اس کے ذہن میں گڈمڈ ہو رہے تھے۔ لیکن جب
وہ مخصوص سٹور میں داخل ہوا تو ایک بار پھر اس کے حلق سے
ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ دیوار میں نصب خفیہ الماری نہ
صرف نظر آ رہی تھی بلکہ اس کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ اور الماری
کا اکلوتا خانہ خالی تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اس خانے میں سپر میزائل

کا فارمولا رکھا گیا تھا۔ اس نے خاص طور پر بلیک زیرو کو فارمولے
والی فلم اس الماری میں رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ کیونکہ اس کے
نقطہ نظر سے یہ الماری ہر لحاظ سے محفوظ ترین تھی۔ لیکن اب کھلی
ہوئی اور خالی الماری اس کا منہ چڑا رہی تھی۔ اس الماری کے
علاوہ سٹور روم کی باقی دیواریں سپاٹ تھیں۔ حالانکہ عمران جانتا تھا
کہ ان دیواروں میں ایسی سینکڑوں خفیہ الماریاں موجود ہیں۔
جن میں ایسے ہی انتہائی ٹاپ سیکرٹس موجود رہتے ہیں۔ لیکن باقی
کسی الماری کے نظر نہ آنے کا یہی مطلب تھا کہ جو کوئی بھی یہ فارمولا
لے گیا ہے اُسے معلوم تھا کہ فارمولا اسی الماری میں ہے۔ اس
نے یہی الماری کھولی اور فارمولا لے کر واپس چلا گیا۔ بلیک زیرو
کے جسم پر بھی تشدد کے کوئی آثار نظر نہ آ رہے تھے۔ کہ وہ یہ سمجھتا کہ
بلیک زیرو پر تشدد کر کے اس سے اس الماری کے بارے میں اور
پھر اس کے مخصوص حفاظتی نظام کے بارے میں معلومات حاصل کی
گئی ہیں۔ اور اب فارمولے کے غائب ہونے پر یہ بات یقینی ہو چکی
تھی کہ یہ حرکت بلیک تھنڈر کے اس پراسرار ایجنٹ ٹامور کی ہو
سکتی ہے۔ اور یہ اس کی ایک اور شکست تھی کہ ٹامور اس طرح
دن دھاڑے دانش منزل میں باوجود تمام تر حفاظتی انتظامات
کے نہ صرف داخل ہوا بلکہ فارمولا لے کر باہر بھی چلا گیا۔ اس کے
ذہن میں واقعی آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اس کی پوری زندگی
میں ایسا ایجنٹ پہلے کبھی نہ ٹکرایا تھا۔ جو اس پراسرار انداز میں
اُسے مسلسل شکست پر شکست دیئے چلا جا رہا تھا۔ اور وہ سوائے

بے بسی سے اس کے پیچھے بھاگتے رہنے کے اور کچھ بھی نہ کر پا رہا تھا۔
وہ جب دوبارہ میڈیکل ایڈ روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو سٹریچر پر اٹھ کر بیٹھا ہوا اس طرح حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو۔

"اب یہ نوبت آگئی ہے کہ تم دانش منزل میں بیٹھ کر بھی اس کی حفاظت نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں تیز چھری جیسی کاٹ تھی۔

"اوہ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ یہ میں یہاں۔ کیا مطلب۔ میں تو اس مقامی لڑکی کو۔۔۔۔۔" بلیک زیرو نے جلدی سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر سامنے کھڑے عمران کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر وہ فقرہ مکمل نہ کر سکا۔

"ہونہہ۔ تو تم اب دانش منزل میں لڑکیوں کو لاتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"وہ شدید زخمی تھی۔ بالکل مرنے کے قریب۔ میں نے پہلے اس کا میک اپ چیک کیا۔ کہ کہیں کوئی فراڈ تو نہیں۔ لیکن اس کے چہرے پر کوئی میک اپ نہ تھا۔ اور کوئی بھی آدمی دور دور تک موجود نہ تھا۔ چنانچہ میں ایگزٹ دے نمبر تھری کھول کر اسے باہر سے اندر لے آیا۔ تاکہ اسے میڈیکل ایڈ دے کر پھر باہر پہنچا دوں اور پھر ہسپتال فون کر دوں۔ لیکن جیسے ہی میں نے اسے اٹھا کر یہاں کمرے میں لٹایا اور الماری سے سپیشل میڈیکل

باکس نکالنے کے لئے مڑا۔ مجھے بس اتنا احساس ہوا کہ میری گردن کے عقبی حصے میں سوئی سی گھس گئی ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ مجھے نہیں معلوم۔ اب ہوش آیا ہے تو۔۔۔۔۔" بلیک زیرو نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے بعد صرف اتنا ہوا ہے کہ سپر میزائل کا فارمولا یہاں سے نکال لیا گیا ہے۔ اور پوری دانش منزل کو اڑانے کے لئے انہوں نے یہاں انتہائی خوف ناک ریز بم فٹ کر دیا تھا۔ بس صرف اتنا ہی ہوا ہے اور کچھ نہیں ہوا"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر وہ آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔
آپریشن روم میں پہنچ کر وہ اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ عام حالات سے زیادہ ہی سرد ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی قدرے کانپتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ شاید عمران کے عام حالات سے زیادہ سرد لہجے کا اثر تھا۔

"سنو۔ پوری ٹیم کو ائیرپورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اڈوں اور بندرگاہ پر چیکنگ کے لئے بھجوا دو۔ پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم فارمولا جو مائیکرو فلم رول کی صورت میں ہے۔ بلیک تھنڈر کا ایک

ایجنٹ ٹامور اور اس کی ساتھی عورت جوڈتھ لے کر ملک سے باہر نکلنا چاہتے ہیں یا وہ کسی دوسرے آدمی کے ذریعے اسے باہر بھجوا سکتے ہیں تمہارے آدمی ضرورت پڑنے پر سپیشل پولیس کے شناختی کارڈ استعمال کر سکتے ہیں۔ غیر ملکی، مقامی، کسی بھی مشکوک آدمی کو اچھی طرح چیک کئے بغیر نہ چھوڑا جائے "۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

" ان کے حلیے، قد و قامت۔ کوئی تفصیل باس "۔۔۔ جولیا نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" وہ میک اپ کے ماہر ہیں۔ اور کوئی خاص نشانی بھی موجود نہیں ہے۔ بس ممبرز اپنی ذہانت سے کام لیں گے۔ بہرحال ایسے لوگ مشکوک حرکات کرتے رہتے ہیں "۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ۔۔۔ پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری داخلہ "۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو۔ سر راشد سے بات کراؤ "۔۔۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سخت تھا۔

" یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر۔ فار ون سیکنڈ سر "۔۔۔ پی۔ اے نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

اور چند لمحوں بعد سیکرٹری داخلہ سر راشد کی باوقار آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں راشد بول رہا ہوں "۔۔۔ سیکرٹری داخلہ کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" سر راشد۔ پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم ترین فارمولا جو مائیکرو فلم رول کی صورت میں ہے۔ ایسے مجرموں نے حاصل کر لیا ہے جو میک اپ کے ماہر ہیں اور ان کے بارے میں کوئی خاص نشانی بھی معلوم نہیں ہے۔ وہ اسے کسی بھی صورت میں فوری طور پر ملک سے باہر نکالنا چاہیں گے۔ اس لئے آپ نہ صرف پولیس۔ ریزرو پولیس۔ ایئرپورٹ سیکورٹی سٹاف۔ نیول ہیڈ کوارٹر انٹیلی جنس بلکہ ایسے تمام اداروں کو جو دارالحکومت کے بس اڈوں۔ ریلوے اسٹیشن اور ایئرپورٹس پر چیکنگ کر سکتے ہوں فوری سخت احکامات دے دیں کہ ملک سے باہر جانے والے ہر مقامی غیر ملکی مرد۔ عورت۔ بچہ۔ جہازوں۔ ریل گاڑیوں اور بسوں کے عملے سمیت سب کی انتہائی سخت تلاشی لی جائے۔ تمام سامان۔ ہینڈ بیگز۔ سب کو چیک کیا جائے۔ اس کے لئے آپ بلیو تھرڈول آلات استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ آلات کثیر تعداد میں انٹیلی جنس کے پاس موجود ہیں۔ ان کی ریز سے فلم کی صورت میں کوئی بھی چیز فوری طور پر چیک ہو سکتی ہے۔ دارالحکومت سے نکلنے والے تمام راستوں پر بھی انتہائی سخت چیکنگ کے احکامات دے دیں۔ تمام کاروں۔ چاہے وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری بلیو تھرڈول چیکنگ کے بغیر نہ جانے دیا جائے۔ آپ خود اس ساری چیکنگ کی نگرانی کریں گے اور یہ چیکنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک یہ فلم مل نہیں جاتی۔ ملک سے باہر کوئی سامان چاہے وہ کسی بھی ذریعے سے اور کسی کی بھی ملکیت ہو۔ بغیر بلیو تھرڈول چیکنگ کے

ہرگز نہیں جانا چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں سیکرٹری داخلہ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ سیکرٹری داخلہ نے جواب دیا۔ اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید برہمی کے آثار نمایاں تھے۔ اُسی لمحے اس نے گردن موڑی تو ایک سائیڈ پر بلیک زیرو مجرموں کی طرح سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

"کرسی پر بیٹھو۔ اور مجھے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا تھا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا اور بلیک زیرو مرے مرے قدموں سے اپنی کرسی کی طرف بڑھا اور اس پر بیٹھ کر اس نے آپریشن روم میں سیٹی کی آواز بجنے سے لے کر اپنے بے ہوش ہونے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"لیکن تمہیں میں نے خاص طور پر کہا تھا کہ تم نے چوکنا رہنا ہے۔ اگر تمہیں اس لڑکی سے اس قدر ہمدردی ہو بھی گئی تھی تو تم آٹومیٹک نظام آن کر کے خود باہر چلے جاتے اور اُسے لے کر ہسپتال پہنچا آتے۔ تمہیں اُسے اندر لے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم نے ایک عورت سے ہمدردی کی خاطر پورے پاکیشیا کا مفاد داؤ پر لگا دیا۔ تمہیں یہ اہم سیٹ اس لئے تو نہیں دی گئی کہ تم اس طرح دگوں سے ہمدردیاں کرتے پھرو۔ اگر میں اچانک نہ آتا اور اس مشین کو زیرو ریز سے زیرو نہ کر دیتا تو یقیناً پورا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جاتا۔ اور جانتے ہو اس سے کتنا نقصان ہوتا۔ میں نے پاکیشیا کے انتہائی اہم ترین سیکرٹس یہاں اس لئے تو نہیں رکھے ہوئے کہ انہیں تمہاری جذباتیت کے بھینٹ چڑھا دیا جائے۔ سوری بلیک زیرو۔ تم نے ایسی بھیانک غلطی اور لاپرواہی کی ہے جو ناقابل معافی ہے۔ اگر تمہاری جگہ کوئی

اور ہوتا تو یقیناً میں اسے گولیوں سے اڑا دیتا۔ لیکن تمہاری خدمات کے پیش نظر صرف اتنی رعایت دیتا ہوں کہ تم فوری طور پر دانش منزل چھوڑ دو اور آئندہ کبھی اپنی شکل میرے سامنے نہ لے آنا گٹ آؤٹ"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران بول پڑا۔

"جو میں نے کہا ہے اس پر فوری عمل کرو۔ ورنہ جو غلطی تم نے کی ہے میں تمہیں چوک پر پھانسی دینے کا حکم بھی دے سکتا ہوں۔ جاؤ"۔۔۔۔ عمران کا غصہ اور بڑھ گیا تھا اور بلیک زیرو خاموشی سے اٹھا اور مرے مرے سے قدم اٹھاتا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ وہ عقبی خفیہ راستے سے باہر نکل سکے۔ عمران ہونٹ بھینچے زہر آلود نظروں سے اُسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

"تم نے دیکھا جوڈتھ۔ پورے شہر میں کس طرح چیکنگ کی جا رہی ہے۔ اگر میں وہ فلم ڈان رمیزے کے ستون میں نہ چھپا چکا ہوتا تو یہ لوگ کتنی آسانی سے فلم حاصل کر لیتے"۔۔۔۔ ٹامور نے کار کوٹھی کے کھلے پھاٹک سے اندر پورچ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ لوگ کس قسم کے آلے سے چیکنگ کر رہے ہیں۔ ایسا آلہ تو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔۔۔۔ جوڈتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کار اس دوران پورچ میں پہنچ چکی تھی۔ ٹامور نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ واپس کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے خود ہی پھاٹک بند کیا اور پھر واپس آ گیا۔

"یہ ملیو تھرٹول کہلاتا ہے۔ اس میں سے نکلنے والی ریز صرف فلم پیپر کو چیک کرتی ہے۔ کیونکہ فلم پیپر پر ایک مخصوص کیمیکل لگا ہوتا ہے۔ یہ نئی ایجاد ضرور ہے۔ لیکن اتنی بھی نئی نہیں"۔۔۔۔ ٹامور نے واپس آ کر کار کی ڈگی سے

اپنا بریف کیس اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر ڈگی بند کر کے وہ بریف کیس سمیت عمارت کی اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔

"تمہارا مطلب ہے۔ جس طرح گائیگر سے اسلحہ چیک ہوتا ہے۔ اسی طرح اس سے فلم چیک ہوتی ہے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں گائیگر سے نکلنے والی ریز جب لوہے کی کسی چیز سے ٹکراتی ہیں۔ تو کٹ جاتی ہیں۔ اس طرح گائیگر فوراً کاشن دینے لگ جاتا ہے۔ اس طرح یہ مخصوص ریز بھی جب کسی فلم سے ٹکراتی ہیں۔ تو اس مخصوص کیمیکل کی وجہ سے کٹ جاتی ہیں اور آلہ کاشن دینے لگ جاتا ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے ایک کمرے میں پہنچ کر بریف کیس میز پر رکھ کر اُسے کھولتے ہوئے کہا۔ بریف کیس میں ان دونوں کے لباس، کرنسی کے ساتھ ساتھ وہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ جس سے وہ ہیڈ کوارٹر کال کرتے تھے۔

"کیا باس کو کال کرنے لگے ہو"۔۔۔۔ جوڈتھ نے ٹامور کو ٹرانسمیٹر بریف کیس سے باہر نکالتے دیکھ کر کہا۔

"ہاں۔ اسے تفصیلات بتا دوں تاکہ وہ مطمئن ہو جائے کہ ہم نے فارمولا دوبارہ حاصل کر لیا ہے اور اب وہ محفوظ ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر میز پر رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ الیسٹ ون کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور"۔۔۔ ٹامور نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر۔ الیسٹ تھری اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مشینی آواز سنائی دی۔

"ایسٹ ون۔ سپیشل کوڈ۔ زیرو تھری کالنگ فرام پی۔اے اوور" ٹامور نے کہا۔

"او۔کے اوور" ــــــ چند لمحوں بعد وہی مشینی آواز سنائی دی۔ اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو ــــ جیفرے اٹنڈنگ اوور" ــــــ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر میں سے باس جیفرے کی آواز سنائی دی۔

"ٹامور بول رہا ہوں باس۔ میں نے ایک بار پھر فارمولا حاصل کر لیا ہے اوور" ــــــ ٹامور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اتنی جلدی کیسے حاصل کیا۔ پوری تفصیل بتاؤ اوور" دوسری طرف سے جیفرے کی بھی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ اور ٹامور نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"تم نے واقعی کمال ذہانت سے کام لیا ہے ٹامور۔ حقیقت ہے کہ تم نے ایک بار پھر مجھے اپنی بے پناہ ذہانت کا قائل کر لیا ہے۔ اور تم نے یہ فیصلہ بھی درست کیا ہے کہ فارمولا ڈان ریمزے کی شاپ میں محفوظ کر دیا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ تمہیں اب ہر لحاظ سے محتاط رہنا پڑے گا۔ اب وہ عمران اور سیکرٹ سروس پاگل کتوں کی طرح فارمولا کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اوور" ــــــ جیفرے نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ میں ان معاملات میں کس حد تک محتاط رہتا ہوں۔ اس لئے میں نے فرنیک سے حاصل کردہ کوٹھی بھی چھوڑ دی ہے۔ حالانکہ اس کا کسی کو علم نہ تھا۔ اور وہ کار بھی چھوڑ دی ہے۔ جس کا تعلق اس کوٹھی سے تھا۔ اور اب ہم

نے ایک اسٹیٹ ایجنٹ سے براہِ راست ایک کوٹھی کرایہ پر لے لی ہے۔ ہم اب وہاں موجود ہیں۔ کار بھی فرضی نام سے خرید لی ہے۔ اس لئے ہمارا کوئی کلیو انہیں نہیں مل سکتا۔ اور مزید میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک حالات نارمل نہیں ہو جاتے ہم اسی کوٹھی تک ہی محدود رہیں گے باہر جائیں گے ہی نہیں۔ آخر وہ کب تک ہماری تلاش میں سر ٹپکتے رہیں گے۔ آخر ایک روز خاموش ہو جائیں گے۔ انہیں نہ ہی میرے متعلق اور نہ ہی جوڈتھ کے متعلق کچھ معلوم ہے۔ ڈان ریمزے کے بارے میں تو انہیں کبھی خیال آ ہی نہیں سکتا اوور" ــــــ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ڈان ریمزے کا پتہ کیسے حاصل کیا۔ تمہارے پاس تو اس کا پتہ موجود نہ تھا اوور" ــــــ جیفرے نے پوچھا۔

"یس باس۔ مجھے صرف اتنا علم تھا کہ یہاں ہمارے سیکشن کا ایک مخبر موجود ہے۔ جس کا نام ڈان ریمزے ہے۔ اور اسی نام سے وہ نوادرات کا کاروبار کرتا ہے۔ پھر اچانک ناشتے کے دوران اخبار پڑھتے ہوئے میری نظر اس کی شاپ کے اشتہار پر پڑی۔ اس میں اس کا پتہ اور فون نمبر بھی دیا ہوا تھا۔ اشتہار دیکھ کر مجھے وہ یاد آ گیا۔ میں نے وہ اشتہار پھاڑ کر جیب میں رکھ لیا کہ شاید کسی وقت اسے استعمال کرنا پڑے۔ اور پھر وہ مرحلہ بھی آ گیا۔ چنانچہ میں نے پہلے اسے فون کر کے اس کی موجودگی کو کنفرم کیا اور پھر اس کے پاس پہنچ گیا اوور" ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب پوری طرح محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل"

دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹامورنے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"پھر ریس کالونی کے بارے میں تمہیں کیسے علم ہوا۔ جو تم نے اطمینان سے ٹیکسی ڈرائیور کو اس کا پتہ بتا دیا تھا"۔۔۔ جوڈتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈان ریمزے شاپ کے ساتھ اس کالونی کے بارے میں بھی اشتہار تھا۔ وہاں کوئی کوٹھی برائے فروخت تھی۔ اس لئے وہ نام میرے ذہن میں رہ گیا تھا"۔۔۔ ٹامورنے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جوڈتھ ہنس پڑی۔

"تم نے باس کو یہ کہہ کر ظلم کیا ہے کہ ہم اس کوٹھی سے باہر ہی نہ نکلیں گے۔ نجانے کب تک حالات نارمل ہوں۔ ہم تو یہاں قید ہو کر رہ جائیں گے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جوڈتھ نے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ تو میں نے باس کو تسلی دینے کے لئے کہا تھا۔ ہم اس دوران خصوصی میک اپ میں خوب گھومیں پھریں گے۔ اور حالات کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ جب حالات پوری طرح نارمل نظر آئیں گے پھر اچانک یہاں سے فارمولے سمیت نکل جائیں گے۔ چلو اٹھو۔ یہ ماسک میک اپ ختم کر کے مخصوص میک اپ کر لیں۔ کہیں یہ لوگ میک اپ واشر سے ہر ایک کا چہرہ نہ چیک کرنا شروع کر دیں"۔۔۔ ٹامورنے کہا۔ اور جوڈتھ بھی ہنستی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کال بیل کی آواز سنتے ہی سلیمان تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کال بیل بجنے کے انداز سے ہی وہ پہچان گیا تھا کہ دروازے پر عمران ہے۔ لیکن جب اس نے دروازہ کھولا تو بُری طرح چونک پڑا کیونکہ دروازے پر بلیک زیرو کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پژمردگی تھی۔ جیسے وہ بیمار ہو۔

"اوہ طاہر صاحب آپ۔ اس وقت۔ خیریت ہے۔ آپ کچھ پریشان لگتے ہیں"۔۔۔ سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یاد ہے ایک بار عمران صاحب نے تمہیں فلیٹ سے نکال دیا تھا۔ وہ تصویروں والے رسالے کے سلسلے میں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ لیکن اس کی مسکراہٹ میں پژمردگی نمایاں تھی۔

"ہاں مگر......"۔ سلیمان نے دروازہ بند کرتے ہوئے اور زیادہ حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اب عمران صاحب نے مجھے دانش منزل سے نکال دیا ہے۔ اور ساتھ ہی حکم دیا ہے کہ میں آئندہ اپنی شکل انہیں نہ دکھاؤں"۔۔۔ بلیک زیرو نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ مگر کیوں۔ آپ تو ایسے رسالے ہی نہیں پڑھتے پھر......"۔۔۔ سلیمان نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو اس کا فقرہ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے یہ بات نہیں۔ بس ایک غلطی مجھ سے ہو گئی ہے اور وہ بھی انسانی ہمدردی کی وجہ سے ہے۔ بہرحال وہ غلطی تو ہے۔ تم ایسا کرو۔ مجھے میک اپ باکس لا دو۔ میں یہاں صرف اس لئے آیا ہوں تاکہ یہاں موجود میک اپ باکس کی مدد سے میک اپ کر لوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے ڈرائنگ روم میں داخل ہو کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مسئلہ واقعی مشکل ہے۔ میں نے تو مس جولیا کی سفارش کرائی تھی۔ لیکن آپ تو ان کی سفارش بھی نہیں کرا سکتے۔ بس ایک ہی ہستی ایسی ہے جو آپ کو معافی دلا سکتی ہے"۔۔۔ سلیمان نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب اماں بی سے ہے"۔۔۔ طاہر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں بڑی بیگم کے پاس تو اس لئے نہ جا سکا تھا کہ وہ رسالوں کے بارے میں عمران صاحب سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ آپ کے ساتھ تو یہ مسئلہ نہیں ہے۔ اگر وہ آپ کی مدد پر آمادہ ہو گئیں تو پھر عمران صاحب کی مجال نہیں ہے کہ وہ آپ کو معاف نہ کریں"۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ اماں بی کی عادت میں جانتا ہوں۔ وہ میرے متعلق اور اس واقعے کے بارے میں تفصیل پوچھیں گی۔ اور میں اس بارے میں انہیں کچھ بتا نہیں سکتا۔ اس لئے ان کے پاس جانا فضول ہے۔ چائے بھی پلوا دو"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور سلیمان خاموشی سے ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خود اپنی کوشش سے پہلے وہ فارمولا حاصل کرے گا۔ اور پھر وہ فارمولا عمران کے سامنے رکھ کر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سیکرٹ سروس چھوڑ کر اپنے والد کے پاس چلا جائے گا۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ اب ایکسٹو کے طور پر سیکرٹ سروس کے ممبران کو تو استعمال نہ کر سکتا تھا۔ اور اپنی اصل شکل میں بھی کام نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ یہاں آیا تھا۔ تاکہ یہاں میک اپ کر لے۔ ایک بار اُسے خیال آیا تھا کہ وہ رانا ہاؤس چلا جائے اور جوزف اور جوانا کی مدد سے ان لوگوں کو ٹریس کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ جوزف اور جوانا کو یہ معلوم ہو کہ عمران نے اُسے دانش منزل سے نکال دیا ہے۔ سلیمان کی بات دوسری تھی۔ اس لئے وہ یہاں آ گیا تھا۔ یہ تو اُسے اندازہ تھا کہ فارمولا ٹامور اور اس کی ساتھی عورت جوڈتھ لے گئی ہے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ انہیں کہاں سے ڈھونڈے۔ نجانے وہ کہاں ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ اسے صرف اتنا معلوم تھا کہ ٹی۔ سی۔ سی کے ذریعے عمران نے زیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹی اے کا پتہ معلوم کیا تھا۔ اور پھر عمران وہاں گیا بھی تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کی واپسی بتا رہی تھی کہ وہاں کچھ بھی حاصل نہ ہوا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ چائے

کے ساتھ ساتھ کچھ بسکٹ اور سنیکس بھی لے آیا تھا۔

"ارے۔ یہ تم نے کیا تکلیف کر ڈالی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"کوئی بات نہیں طاہر صاحب۔ میرے ساتھ چونکہ ایسا بیت چکا ہے۔ اس لئے مجھے آپ کی حالت کا پوری طرح احساس ہے۔ آپ کہیں تو میں بڑی بیگم صاحبہ سے بات کر دوں"۔۔۔۔ سلیمان نے چائے کا کپ بلیک زیرو کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں سلیمان۔ ہمدردی کا بے حد شکریہ۔ میں کسی کی سفارش سے دوبارہ وہ مقام حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ میں عمران صاحب کے سامنے اپنی اہلیت ثابت کر کے اس کے بعد انہیں ہمیشہ کے لئے خدا حافظ کہہ دوں گا۔ اب تک میں نے بہت کام کر لیا ہے۔ اب میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔ عمران صاحب کو کوئی دوسرا بلیک زیرو مل جائے گا۔ لیکن اس سے پہلے میں ان پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر میں نے کوتاہی کی ہے تو اس کا ازالہ بھی کر سکتا ہوں۔ تم مجھے میک اپ باکس لا دو۔ میں زیادہ دیر یہاں نہیں ٹھہرنا چاہتا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سلیمان ہونٹ چباتا ہوا واپس چلا گیا۔ اور بلیک زیرو نے چائے پینی شروع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں میک اپ باکس تھا۔ بلیک زیرو نے اس سے میک اپ باکس لیا۔ اور پھر اُسے کھول کر اس نے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا چہرہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ میک اپ سے فارغ ہو کر اس نے باکس بند کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اُسی لمحے سلیمان دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"او کے سلیمان۔ میں اب چلتا ہوں۔ تمہارا شکریہ۔ تمہاری چائے نے میری طبیعت کافی حد تک ٹھیک کر دی ہے۔ بہر حال میرا مشورہ تو یہی ہے کہ تم عمران کو میرے یہاں آنے کے بارے میں نہ بتانا کہیں وہ تم سے ناراض نہ ہو جائے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میری مانیں طاہر صاحب۔ تو اماں بی کے جا کر پیر پکڑ لیں۔ اور کوئی صورت نہیں ہے"۔۔۔۔ سلیمان اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سوچوں گا۔ اچھا خدا حافظ"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"طاہر صاحب۔ اگر آپ کو رقم کی ضرورت ہو تو میں۔۔۔۔۔۔" سلیمان نے اس کے پیچھے آتے ہوئے قدرے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے نہیں۔ کافی رقم موجود ہے۔ میرے پاس۔ شکریہ"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ چائے پینے کے بعد واقعی اس کی طبیعت کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔ ورنہ پہلے اُسے واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس میں زندگی کی کوئی رمق ہی باقی نہ رہی ہو۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنی تلاش کا کام اس زیڈ کالونی کی کوٹھی سے شروع کرے گا۔ ہو سکتا ہے اُسے وہاں سے کوئی کلیو مل ہی جائے۔

چنانچہ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا زیڈ کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ زیڈ کالونی کے پہلے چوک پر اس نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ اور پیدل ہی آگے بڑھنے لگا۔ لیکن پھر دور سے ہی وہ ٹائیگر کو کار کے قریب کھڑے دیکھ کر چونک پڑا۔ ٹائیگر کار کے قریب کھڑا اس طرح سڑک پر سے گزرنے والی کاروں کو دیکھ رہا تھا جیسے وقت گزارنے کے لئے یا کسی

کے انتظار میں وہاں کھڑا ہو۔ اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے ٹائیگر
کی ڈیوٹی کوٹھی کی نگرانی پر لگائی ہوئی ہے۔ کیونکہ کچھ دور رکتے ہی۔ اسے
کوٹھی کا بند پھاٹک اسے نظر آ رہا تھا۔

بلیک زیرو خاموشی سے سڑک کراس کر کے دوسری طرف آ گیا۔
اور پھر ایک سائیڈ گلی سے گزر کر وہ اس کوٹھی کے عقبی طرف پہنچ گیا۔
ٹائیگر چونکہ اسے جانتا ہی نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ ٹائیگر سے
کوئی بات بھی نہ کر سکتا تھا۔ اور ٹائیگر جس انداز میں کھڑا تھا۔ اس
سے بھی وہ سمجھ گیا تھا کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ اور ٹائیگر کوٹھی میں
رہنے والوں کی واپسی کے انتظار میں اس طرح کھڑا ہوا تھا۔ اس لئے
اس نے عقبی طرف سے کوٹھی کے اندر داخل ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ کوٹھی
کی عقبی دیوار کچھ زیادہ بلند نہ تھی۔ اس لئے بلیک زیرو آسانی سے
اسے کراس کر کے اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی کے اندر چھایا ہوا سکوت
بھی بتا رہا تھا کہ کوٹھی میں کوئی فرد موجود نہیں ہے۔ اور تھوڑی دیر
بعد بلیک زیرو نے خود ہی گھوم پھر کر چیک کر لیا کوٹھی واقعی خالی
پڑی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو سارے کمروں میں گھومتا رہا۔ لیکن کوئی
مشکوک چیز اسے نظر نہ آئی۔ اس کے ذہن میں مایوسی کے بادل
چھانے لگے۔ کیونکہ اس کوٹھی کے علاوہ ان لوگوں کے بارے میں
اور کوئی کلیو اس کے پاس موجود نہ تھا۔ گھومتے پھرتے وہ اس کمرے
میں آیا جہاں میز پر اخبار پڑا ہوا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اخبار اٹھایا
اور اس پر تاریخ دیکھنے لگا۔ تاریخ آج کی ہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ
وہ لوگ صبح تک اس کوٹھی میں موجود تھے۔ اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ

عمران نے ٹائیگر کی ڈیوٹی یہاں کیوں لگائی ہے۔ کیونکہ اسے بھی شاید
یہ اخبار دیکھ کر ہی خیال آیا ہو گا کہ وہ لوگ صبح تک یہاں موجود تھے۔
اس لئے وہ لازماً واپس آئیں گے۔ لیکن اب تو دوپہر ہو چکی تھی۔
اس نے اخبار واپس میز پر پھینکا تو ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ اخبار کے
عقبی صفحے کا نچلا حصہ پھٹا ہوا تھا۔ بظاہر تو ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی چیز میں
پھنس کر کھینچنے سے پھٹا ہو۔ لیکن پھٹا ہوا حصہ کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔

" اسے ضرور خاص طور پر پھاڑا گیا ہے۔ لیکن یہاں کیا چھپا ہوا ہو گا"۔
بلیک زیرو نے سوچا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ ایک بار پھر عقبی طرف آیا۔
اور دیوار پھلانگ کر باہر گلی میں پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوک پر پہنچ گیا
تھا۔ اسے خیال آ گیا تھا۔ کہ جس جگہ وہ ٹیکسی سے اترا تھا وہاں سامنے
بک سٹال تھا۔ چنانچہ وہ اس بک سٹال پر وہ اخبار دیکھنا چاہتا تھا۔
تاکہ معلوم ہو سکے کہ پھٹے ہوئے حصے پر کیا شائع ہوا ہے۔ گو یہ مقامی
انگریزی اخبار وہ صبح دانش منزل میں پڑھ چکا تھا۔ لیکن بہرحال اب
اسے یاد نہ تھا کہ اس اخبار کے عقبی صفحے کے نچلے حصے میں کیا چھپا ہوا
تھا۔ بک سٹال پر وہ اخبار موجود تھا۔ اور اسی لمحے اسے خیال آیا
کہ کوٹھی میں جو اخبار اس نے دیکھا ہے اس پر اسی بک سٹال کی مہر لگی
ہوئی تھی۔ اس نے جیب سے ایک نوٹ نکالا اور بک سٹال والے
کی طرف بڑھا دیا۔

" اخبار تو کافی تعداد میں بچا ہوا ہے۔ کیا آج فروخت نہیں ہوا"۔۔۔
بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی انگریزی اخبار ہے۔ کم ہی بکتا ہے۔ آج تو پھر بھی دو اخبار

زیادہ فروخت ہو گئے ہیں۔ ورنہ تو دس اخبار ہی روزانہ بکتے ہیں۔ اور باقی واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ آج آپ والے اخبار سمیت بارہ فروخت ہو چکے ہیں" ـــــ نوجوان نے باقی رقم دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تو اس اخبار کے مخصوص گاہک ہیں یہاں" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ دس کوٹھیوں والے لے جاتے ہیں۔ البتہ آج ایک اخبار صبح ایک غیر ملکی صاحب لے گئے تھے۔ میں نے انہیں پہلی بار دیکھا تھا میں نے تو ان سے پوچھا تھا کہ اگر وہ یہاں نئے آئے ہیں تو کوٹھی کا پتہ بتا دیں۔ اخبار انہیں روزانہ صبح پہنچا دیا جائے گا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ وہ صرف ایک روز کے لئے مہمان آئے ہیں۔ شام کو واپس چلے جائیں گے۔ بس ایک وہ اور ایک آپ نے خریدا ہے اخبار۔ آپ بھی یہاں مستقل آئے ہیں" ـــــ نوجوان نے کہا۔

" ارے نہیں۔ میں تو یہاں ایک دوست سے ملنے آیا تھا۔ میں نے بھی اس کے ذریعے اس کے ایک غیر ملکی مہمان سے ملنا تھا۔ لیکن اس نے بتایا ہے کہ وہ آیا ہی نہیں۔ جو غیر ملکی تم سے اخبار لے گیا ہے اس کا حلیہ کیا تھا۔ کہیں میرا دوست جان بوجھ کر مجھ سے غلط بیانی تو نہیں کر رہا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" حلیہ تو میں بتا دیتا ہوں۔ آگے آپ چیک کر لیں" ـــــ نوجوان نے کہا اور پھر اس نے حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

" نہیں۔ یہ حلیہ تو کسی اور کا ہے۔ اچھا شکریہ" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس نے اخبار کو الٹا کر اس کا پچھلا صفحہ

دیکھا۔ اس کی نظریں اس جگہ پر جمی ہوئی تھیں جو حصہ کوٹھی میں موجود اخبار کا پھٹا ہوا تھا۔ یہاں دو اشتہارات تھے۔ ایک تو ساؤتھ روڈ مارکیٹ میں واقع غیر ملکی نوادرات کی دکان کا اشتہار تھا ڈان ریمیز شاپ کا۔ اور دوسرا کسی کوٹھی کی فروخت کا اشتہار تھا۔ یہ کوٹھی ریس کالونی میں واقع تھی۔

" اوہ۔ وہ یقیناً یہاں سے اس کوٹھی میں شفٹ ہو گئے ہوں گے" ـــــ بلیک زیرو نے کوٹھی کا اشتہار دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک ریستوران کے سامنے موجود خالی ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ ریس کالونی پہنچ کر اس نے ٹیکسی چھوڑی اور پھر اخبار میں دیئے گئے پتے والی کوٹھی تلاش کی۔ لیکن یہ کوٹھی بھی خالی پڑی تھی۔ اس نے عقبی دیوار پھاند کر اندر بھی چیکنگ کر لی تھی۔ لیکن کوٹھی میں نہ ہی کوئی فرنیچر تھا اور نہ کوئی آدمی۔ بلکہ گرد و غبار کی تہہ اس قدر تھی کہ نظر آتا تھا کہ کوٹھی میں طویل عرصے سے کوئی داخل ہی نہیں ہوا۔

" اب تو یہ نوادرات والی دکان کا اشتہار رہ گیا۔ لیکن اس دکان کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ٹامورا اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ۔ اور اگر کوئی تعلق ہوتا بھی تو ظاہر ہے۔ انہیں ویسے ہی معلوم ہوتا۔ انہیں اخبار سے اشتہار پھاڑنے کی کیا ضرورت تھی" ـــــ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ کافی پہلے ایک کیس میں مجرم نے ایسے ہی ایک فارمولا ایک دکان میں موجود انگولا دیوی کے مجسمے میں رکھ دیا تھا۔ جسے بعد میں عمران نے اپنی ذہانت

سے برآمد کیا تھا۔ چنانچہ یہ خیال آتے ہی اُسے یقین سا ہو گیا کہ ٹامور نے بھی یقیناً وہ فارمولا فوری طور پر محفوظ کرنے کے لئے اس دکان میں موجود کسی نوادر میں رکھ دیا ہوگا۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر اس دکان کو چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی نے اُسے ڈان ریمزے شاپ کے سامنے اتار دیا۔ بلیک زیرو دکان میں داخل ہو گیا۔ دکان میں خاصا رش تھا۔ عورتیں اور مرد جن میں مقامی بھی تھے اور غیر ملکی بھی نوادرات کو دیکھنے اور خریداری میں مصروف تھے۔ بلیک زیرو دکان میں گھومتا رہا۔ لیکن اب اُسے اپنا پہلے والا آئیڈیا ترک کرنا پڑا۔ کیونکہ یہاں تمام نوادرات شیشے کی الماریوں میں بند تھے۔ اور صرف سیلز مین انہیں نکال کر دکھاتا تھا۔ اور پھر واپس رکھ دیتا تھا۔ ایک طرف شیشے کا ایک کیبن تھا۔ جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اور ایک ــــــ ادھیڑ عمر اور لمبے قد کا غیر ملکی بیٹھا ہوا فون سننے میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو کاؤنٹر کے قریب کھڑا اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اچانک وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے جب غور سے اس غیر ملکی کی آنکھیں دیکھیں تو اسے احساس ہو گیا کہ یہ شخص جو بظاہر ایکریمین لگ رہا تھا۔ دراصل آرمینیائی ہی تھا۔ اور ٹامور کا تعلق بھی آرمینیا سے ہی تھا۔ بلیک زیرو کا دل یک لخت مسرت سے جھوم اٹھا۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایک اہم کلیو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس نے کیبن کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"یس" ـــــ غیر ملکی نے چونک کر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔ ریسیور وہ پہلے ہی رکھ چکا تھا۔

"سپیشل پولیس" ـــــ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔ تو غیر ملکی بری طرح چونک پڑا۔

"سپیشل پولیس۔ مگر۔۔۔۔۔۔" غیر ملکی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"آپ مالک ہیں اس شاپ کے" ـــــ بلیک زیرو نے اُسی طرح سخت لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ میرا نام ڈان ریمزے ہے۔ میں تو طویل عرصے سے یہاں کام کر رہا ہوں۔ پھر سپیشل پولیس۔۔۔۔۔" ڈان ریمزے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہیں۔ ہم نے ایک چوری شدہ نوادر کے بارے میں آپ سے کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں۔ میرا نام انسپکٹر احمد خان ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔ تشریف رکھیں۔ میں تو خوف زدہ ہو گیا تھا" ـــــ ڈان ریمزے نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ مجھے چند لمحے کسی ایسے کمرے میں دے سکتے ہیں۔ جہاں بغیر کسی ڈسٹربنس کے بات چیت ہو سکے۔ آپ معزز کاروباری آدمی ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے یہاں خود آکر ملاقات کر لوں۔ ورنہ چیف انسپکٹر صاحب نے تو حکم دیا تھا کہ آپ کو ہیڈ کوارٹر بلا لیا جائے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کی مہربانی۔ آیئے۔ اندر ایک کمرہ ہے۔ وہاں چلتے ہیں" ڈان ریمزے نے متشکرانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر

اس نے ایک بٹن دبایا اور اپنے منیجر کو ہدایات دینے لگا کہ اُسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔

چند لمحوں بعد وہ ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں درمیان میں ایک میز اور اس کے گرد چند کرسیاں موجود تھیں۔ میز پر فون بھی رکھا ہوا تھا۔ باقی دیواروں کے ساتھ کسی لوہے اور لکڑی کی الماریاں موجود تھیں۔ یہ شاید خصوصی کمرہ تھا۔ کیونکہ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے۔

"جی تشریف رکھیے۔ اور پہلے یہ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ——— ڈان ریمزے نے بڑے مہذب سے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ میں ڈیوٹی پر ہوں۔ اور میں کسی روز ذاتی طور پر آؤں گا پھر آپ کی دعوت قبول کر لوں گا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔ اور ڈان ریمزے سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر ڈان ریمزے رٹامور اور جوڈتھ کہاں ہیں" ——— بلیک زیرو نے اچانک کہا تو ڈان ریمزے بے اختیار اچھل پڑا۔

"ٹا ——— ٹامور ——— مم ——— مگر ——— مگر یہ کون ہیں۔ میں تو نہیں جانتا انہیں" ——— ڈان ریمزے نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ لیکن بلیک زیرو جو غور سے ڈان ریمزے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی بوکھلاہٹ سے اُسے بہت کچھ معلوم ہو گیا۔

"سوچ لیں۔ آپ نے اگر اسی طرح کا رویہ رکھا تو اس سے یہی ثابت ہوگا کہ مسئلہ صرف شبہ کا نہیں بلکہ آپ پوری طرح اس چکر میں ملوث ہیں۔ ہمارے پاس یہ حتمی اطلاع موجود ہے کہ وہ دونوں یہاں آئے

تھے۔ اور آپ سے ملے بھی تھے۔ اس کے بعد ان کا کہیں پتہ نہیں چل رہا۔ اور وہ دونوں غیر ملکی ایجنٹ ہیں۔ اور انہوں نے ملک کا انتہائی اہم ترین فارمولا چرایا ہوا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ اوہ جناب۔ میں یہاں طویل عرصے سے کام کر رہا ہوں۔ آج تک میری طرف سے کسی کو کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ آپ کی بات اس حد تک درست ہے کہ دوپہر سے پہلے ایک غیر ملکی مرد اور ایک غیر ملکی عورت مجھ سے ملے ضرور تھے۔ وہ چند نوادرات فروخت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے نام مارٹن اور مارگریٹ بتایا تھا۔ یہ جو نام آپ نے لئے ہیں۔ میں واقعی ان کو نہیں جانتا۔ پھر بات چیت کے بعد وہ کل آنے کا کہہ کر چلے گئے۔ اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا" ——— ڈان ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب ہمیں انہیں کسی اور جگہ تلاش کرنا ہوگا" ——— بلیک زیرو نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یقین کیجیے۔ میں بالکل درست کہہ رہا ہوں۔ میں کاروباری آدمی ہوں۔ اس لئے میں کسی غلط کام میں تو شامل ہو ہی نہیں سکتا" ——— ڈان ریمزے نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھا۔ ڈان ریمزے دروازہ کھولنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ یک لخت بلیک زیرو گھوما اور دوسرے لمحے تھپیڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی کمرہ ڈان ریمزے کے حلق سے نکلنے

والی چیخ سے گونج اٹھا۔ تھپڑ اس قدر طاقتور اور بھرپور تھا کہ ڈان ریمنزے اچھل کر فرش پر جا گرا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا کہ بلیک زیرو کی لات گھومی اور اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے ڈان ریمنزے کی کنپٹی پر پڑی۔ اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈان ریمنزے ایک اور چیخ مار کر دوبارہ گرا اور ایک لمحے تک بُری طرح تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے اپنی بیلٹ کھولی۔ اور پھر اسے الٹا کر اس کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے انہیں بیلٹ سے جکڑ دیا۔ پھر اس نے اسے سیدھا کیا اور اٹھا کر کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں موجود ایک تیز دھار کا خنجر نکالا اور خنجر بائیں ہاتھ میں پکڑ کر اس نے ڈان ریمنزے کے چہرے پر مسلسل تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند تھپڑ کھانے کے بعد ہی ڈان ریمنزے نے چیخ ماری اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"سنو ڈان ریمنزے۔ سچ سچ بتا دو کہ ٹامورے وہ فارمولا کہاں چھپایا ہے۔ ورنہ میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا" اور تم تو جانتے ہی ہو کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اس لئے تمہارے چیخنے کی آوازیں بھی یہاں سے باہر نہ جا سکیں گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز دھار خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"۔۔۔ ڈان ریمنزے نے کراہتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ بلیک زیرو نے انتہائی بے دردی سے اس کی بائیں آنکھ میں خنجر کی نوک گھونپ دی تھی۔ ڈان ریمنزے تکلیف کی

شدت سے بُری طرح تڑپتے ہوئے دوبارہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھ سے اب خون بہنا شروع ہو گیا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک بار پھر انتہائی بے دردی سے اس کے چہرے پر تھپڑ برسانے شروع کر دیئے۔ اور چند لمحوں بعد ڈان ریمنزے ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ جب کہ اکلوتی آنکھ میں انتہائی خوف کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔

"سچ سچ بتا دو گے تو نہ صرف تمہاری جان بچ جائے گی بلکہ میرا وعدہ کہ تمہارا نام بھی سامنے نہ آئے گا۔ ورنہ اس بار اگر تم نے انکار کیا۔ تو ہمیشہ کے لئے اندھا کر دوں گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور خنجر کی خون آلود نوک اس نے ڈان ریمنزے کی درست آنکھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مت اندھا کرو مجھے مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ وعدہ کرو کہ تم مجھے چھوڑ دو گے۔ میرا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ تم بے حد ظالم آدمی ہو"۔۔۔ ریمنزے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے جس بے دردی سے اس کی آنکھ میں خنجر گھونپ دیا تھا۔ اس نے ڈان ریمنزے کو انتہائی خوف زدہ کر دیا تھا۔

"وعدہ۔ تمہارا نام بالکل نہیں آئے گا۔ سچ سچ بتا دو"۔۔۔ بلیک زیرو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ اور جواب میں جس طرح ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ریمنزے نے بھی ٹامورا اور جوڈیتھ کے یہاں آنے اور پھر واپس جانے تک ساری تفصیل سنا دی اور بلیک زیرو کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔ بہرحال فارمولا یہاں موجود تھا۔ باقی

رہا اس کا تلاش کرنا تو یہ اتنا مشکل کام نہ تھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ فارمولا دکان کے کسی نوادر میں رکھ کر چلے گئے۔ کہاں چلے گئے۔ تمہیں یہ معلوم نہیں ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ بالکل سچ۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں یقیناً بتا دیتا" ڈان رمیزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ اس نے خنجر دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور بازو گھما کر اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے ڈان رمیزے کی کنپٹی پر مار دیا۔ اور ڈان رمیزے چیخ مار کر ایک لمحے کے لئے کرسی میں ہی پھڑکتا رہا پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے خنجر میز پر رکھا اور ٹیلی فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ٹیلی فون ایکسٹنشن نہ تھا بلکہ براہِ راست تھا۔ شاید ڈان رمیزے نے یہ فون اس لئے یہاں رکھا ہوا تھا کہ وہ اس سے اہم کاروباری معاملات پر بات چیت کرتا ہو گا۔ تاکہ منیجر یا کوئی دوسرا آدمی یہ بات چیت نہ سن سکے۔ اس لئے یہ نمبر ہی علیحدہ تھا۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں جناب۔ میں نے وہ فارمولا تلاش کر لیا ہے" بلیک زیرو نے اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہو"۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار عمران نے اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"ساؤتھ روڈ مارکیٹ پر نوادرات کی ایک دکان ہے ڈان رمیزے شاپ۔ سٹامور نے فارمولا یہاں دکان کے کسی نوادر میں چھپا دیا ہے۔ میں وہیں سے بول رہا ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو۔ تم وہاں کیسے پہنچ گئے"۔۔۔ عمران نے پوچھا اور جواب میں بلیک زیرو نے زیڈ کالونی کی کوٹھی میں جانے وہاں اخبار دیکھنے کے بعد سے یہاں آنے اور ڈان رمیزے پر تشدد اور اس کے ساتھ ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"گڈ شو طاہر۔ تم وہیں ٹھہرو۔ میں خود آ رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس کے چہرے پر کامیابی اور کامرانی کے واضح آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

بلیک زیرو کے دانش منزل سے جانے کے بعد عمران
آپریشن روم میں بیٹھا مسلسل اپنے ممبرز اور سیکرٹری وزارت داخلہ
سے رپورٹیں لیتا رہا۔ لیکن کوئی بھی رپورٹ مثبت طور پر نہ مل رہی تھی۔
ٹائیگر کی رپورٹ بھی یہی تھی کہ زیڈ کالونی والی کوٹھی میں کوئی واپس نہیں
آیا۔ ٹامور اور اس کی ساتھی عورت فارمولے سمیت واقعی اس طرح
غائب ہو چکے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اُسے پوری طرح
احساس تھا کہ ٹامور جس انداز کا ذہین ایجنٹ ہے وہ لازماً خاموشی سے
چند روز کہیں بیٹھ جائے گا۔ آخر وہ لوگ کب تک اس طرح کی چیکنگ
جاری رکھ سکتے تھے۔ اس لئے جیسے ہی چیکنگ ختم ہوئی وہ اطمینان سے
فارمولے سمیت نکل جائیں گے۔ عمران کو بار بار بلیک زیرو پر بُری طرح
غصہ آ رہا تھا جس کی معمولی سی حماقت کی وجہ سے مجرم اتنی آسانی
سے دانش منزل سے فارمولا لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

لیکن ظاہر ہے۔ وہ سوائے غصہ کھانے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا۔
یہاں اُسے وہ انگریزی اخبار بھی میز پر رکھا ہوا نظر آ گیا تھا۔ جو اس
نے زیڈ کالونی والی کوٹھی میں دیکھا تھا اور جس کے عقبی صفحے کا نچلا حصہ
کسی چیز میں پھنس کر کھینچنے کی وجہ سے پھٹ گیا تھا۔ اس نے اخبار اٹھا
کر اس حصے کو دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ وہاں دو اشتہارات
تھے۔ ایک بڑا اور ایک چھوٹا۔ ایک اشتہار تو نوادرات کی کسی دکان
کا تھا۔ جب کہ دوسرا اشتہار رئیس کالونی میں واقع ایک کوٹھی کی
فوری فروخت کے لئے تھا۔

"اوہ اوہ۔ کہیں یہ میں نے غلط تو نہیں سمجھا کہ اخبار کسی چیز میں پھنس
کر کھینچنے کی وجہ سے پھٹا ہے۔ کہیں ٹامور نے اس کوٹھی کی وجہ سے
تو اخبار نہیں پھاڑا"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اشتہار کے
نیچے ایک آدمی کا نام اور اس کا فون نمبر رابطے کے لئے دیا گیا تھا۔
عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اخبار میں دیا گیا نمبر ڈائل کر
دیا۔

"محمد شریف بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی رسیور سے
ایک آواز سنائی دی۔ یہ وہی نام تھا جو اخبار میں فون نمبر کے ساتھ دیا
گیا تھا۔

"آپ نے اخبار میں کوٹھی کی فروخت کا اشتہار دیا ہے"۔۔۔ عمران
نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیا آپ یہ کوٹھی خریدنا چاہتے ہیں"۔۔۔ محمد شریف کا لہجہ
یک لخت پرجوش ہو گیا۔

"کیا اب تک یہ کوٹھی نہیں بکی"—— عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ آپ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے فون کیا ہے۔ آپ کون صاحب بول رہے ہیں"—— محمد شریف نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔ مگر عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ وہ ان لمحات میں اس محمد شریف سے مزید سر نہ کھپانا چاہتا تھا۔ اُسے خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ٹامور نے کوٹھی خریدنے کی بجائے خاموشی سے جا کر وہاں رہائش رکھ لی ہو۔ کیونکہ بہرحال برائے فروخت کوٹھی خالی ہی ہو گی۔ چنانچہ اس نے جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"—— رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کوئی رپورٹ"—— عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ نہ صرف ہمارے ممبرز بلکہ اب تو پورے شہر میں انتہائی ہنگامی بنیادوں پر چیکنگ کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی تک کسی مشکوک آدمی کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی"—— جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ایک پتہ نوٹ کرو۔ کوٹھی نمبر ایک سو آٹھ۔ اے بلاک، رئیس کالونی۔ کسی ممبر کو کال کر کے اس کوٹھی کو چیک کراؤ۔ لیکن چیکنگ انتہائی احتیاط سے ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے مجرم اس کوٹھی میں چھپے ہوئے ہوں۔ چیکنگ کے بارے میں فوری رپورٹ دو"—— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"—— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس کوٹھی کو چیک کیا ہے۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی فرنیچر بھی موجود نہیں ہے۔ البتہ انہوں نے یہ رپورٹ دی ہے کہ اس کوٹھی کے اندر کسی ایک آدمی کے جوتوں کے تازہ ترین نشانات موجود ہیں۔ جوتوں کے نشانات کے مطابق وہ آدمی پوری کوٹھی کے اندر گھومتا رہا ہے۔ پھر عقبی باغ کی طرف جا کر یہ نشانات ختم ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اور وہاں کچھ نہیں ہے"—— جولیا نے کہا۔

"صرف ایک آدمی کے جوتوں کے نشانات ہیں یا ایک عورت اور ایک مرد کے"—— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"صرف ایک آدمی کے جناب۔ اور صفدر کی رپورٹ کے مطابق وہ اندر آیا بھی عقبی باغ کی طرف سے ہی تھا"—— جولیا نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم اپنا کام جاری رکھو"—— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹامور اس کوٹھی کو رہائش کے لئے چیک کرنے گیا ہو گا۔ لیکن چونکہ وہاں کوئی فرنیچر نہ تھا۔ اس لئے وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا ہو گا۔ اور چونکہ وہ خفیہ طور پر وہاں رہائش رکھنا چاہتے ہوں گے۔ اس لئے وہ عقبی دیوار پھلانگ کر ہی اندر گیا ہو گا۔ اور پھر اُسی راستے سے واپس نکل گیا ہو گا۔ جو ڈبہ کو اس نے لازماً باہر کہیں چھوڑ دیا ہو گا۔

"اب انہیں آخر کہاں ڈھونڈا جائے۔ کیسے ڈھونڈا جائے"—— عمران نے دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ کر کہنیاں میز پر ٹکاتے ہوئے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ اس کا ذہن مسلسل کسی کلیو کی تلاش میں تھا۔ لیکن اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس بار وہ مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چیکنگ اب کی جا رہی ہو۔ جب کہ ٹامور اور اس کی ساتھی عورت پہلے ہی یہاں سے نکل گئے ہوں۔ گو ایئر پورٹ سے اسے یہی رپورٹ مل چکی تھی۔ کہ صبح سویرے کے بعد چیکنگ شروع ہونے کے دوران ایئر پورٹ سے آرمینیا یا ایکریمیا کوئی فلائٹ نہیں گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود جس ٹائپ کا ایجنٹ ٹامور ثابت ہو رہا تھا۔ اس سے کچھ بعید نہ تھا۔ اور پھر پاکیشیا کے دوسرے بڑے شہروں سے بھی تو پروازیں جاتی تھیں۔ ہو سکتا ہے وہ کار میں فوری طور پر دارالحکومت سے نکل گئے ہوں۔ اور کسی اور بڑے شہر میں پہنچ کر وہاں سے خلائی کر جائیں۔ اب وہ پورے ملک میں تو چیکنگ نہ کرا سکتا تھا۔

اس طرح سوچ بچار کرتے ہوئے نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا۔ کہ اچانک میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں جناب۔ میں نے وہ فارمولا تلاش کر لیا ہے" دوسری طرف سے بلیک زیرو کی پُرجوش آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو"۔۔۔ عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔ لیکن اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"ساؤتھ روڈ مارکیٹ۔ یہ نوادرات کی ایک دکان ہے۔

ڈان ریمنڈ شاپ۔ ٹامور نے فارمولا یہاں دکان کے کسی نوادر میں چھپایا ہے۔ میں وہیں سے بول رہا ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل سے رپورٹ دو۔ تم وہاں کیسے پہنچے اور کیسے معلوم ہوا کہ فارمولا وہاں موجود ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اور جواب میں بلیک زیرو نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"گڈ شو طاہر۔ تم وہیں ٹھہرو۔ میں خود آ رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر فارمولا مل جانے کی وجہ سے خود بخود چمک سی آ گئی تھی۔

"تم نے اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیا ہے بلیک زیرو۔ ویل ڈن" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری داخلہ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سیکرٹری داخلہ سر راشد کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سر راشد سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد سر راشد کی آواز سنائی دی۔

"راشد بول رہا ہوں جناب"۔۔۔ سر راشد کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"سر راشد۔ شہر کے اندر ہونے والی چیکنگ بند کرا دیں صرف شہر سے باہر جانے والے راستوں پر چیکنگ جاری رکھیں۔ اس طرح شہر میں شدید بے چینی پھیل رہی ہے" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں تو آپ کے حکم پر ایسا کر رہا تھا۔ ورنہ تمام اعلیٰ حکام نے اس سلسلے میں مجھ سے بات کی تھی۔ لیکن جب انہیں بتایا گیا کہ ایسا آپ کے حکم پر ہو رہا ہے تو وہ خاموش ہو گئے" ——— سر راشد نے جواب دیا۔

"لیکن شہر کے اندر چیکنگ ختم کرنے کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ دوسرے پوائنٹس پر چیکنگ میں لاپرواہی برتی جائے" ——— عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں سر۔ ایسا نہیں ہو گا" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے فون تو یہ سوچ کر کیا تھا۔ کہ وہ سر راشد سے کہہ کر ہر قسم کی چیکنگ بند کرا دے کہ فارمولا مل گیا ہے۔ لیکن پھر اچانک اس کا ارادہ بدل گیا۔ کیونکہ ابھی فارمولا دستیاب نہ ہوا تھا۔ اور ہو سکتا ہے اچانک تمام چیکنگ بند ہو جانے کی صورت میں ٹامورا اور جوڈتھ چونک پڑیں اور انہیں خیال آ جائے کہ فارمولا نوادرات کی دکان میں چیک کر لیا گیا ہے۔ اس طرح وہ فوری طور پر کوئی اقدام بھی کر سکتے تھے۔ یہی سوچ کر اس نے مکمل طور پر چیکنگ بند نہ کرائی تھی۔ ٹیلی فون کا لنک ریسانس کمپیوٹر سے کر کے اور دانش منزل کے حفاظتی نظام کو آٹومیٹک

پوائنٹ پر سیٹ کر کے وہ تیزی سے چلتا ہوا عقبی خصوصی راستے سے دانش منزل سے باہر آیا۔ اور پھر اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ساؤتھ روڈ مارکیٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ نوادرات کی دکان مارکیٹ کی ایک سائیڈ پر ذرا ہٹ کر تھی۔ عمران نے جیسے ہی کار وہاں جا کر روکی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ دکان کے شیشے کے دروازے بند تھے اور باہر دکان بند ہے کا بورڈ لٹکا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ لیکن اندر روشنی موجود تھی۔ عمران تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا ہی تھا کہ دکان کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"آیئے۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا" ——— نوجوان نے کہا اور عمران چونک پڑا۔ کیونکہ یہ بلیک زیرو تھا۔ اس کے چہرے پر بالکل مختلف میک اپ تھا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ بلیک زیرو نے اندر داخل ہو کر دروازہ لاک کر دیا۔ دکان خالی پڑی ہوئی تھی۔

"میں نے سپیشل پولیس کا کہہ کر دکان خالی کرا دی ہے اور ملازمین کو ایک اندرونی کمرے میں بٹھا دیا ہے۔ تاکہ یہاں نوادرات کی تفصیل سے چیکنگ کی جا سکے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ڈان ریمزے کہاں ہے۔ اسے لازماً معلوم ہو گا کہ فارمولا کس نوادر میں ہے۔ یہاں تو سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں نوادر ہیں۔ ہم کس کس کو چیک کرتے رہیں گے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ اندر ساؤنڈ پروف کمرے میں بے ہوش پڑا ہوا ہے"

بلیک زیرو نے کہا اور پھر عمران کو ساتھ لے کر وہ کیبن والے دفتر سے ہوتا ہوا اندرونی کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں کرسی پر ایک غیر ملکی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کی ایک آنکھ زخمی تھی۔ ایک جبڑا ٹوٹا ہوا تھا اور گال نیلے ہو رہے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔

"تم باہر جا کر ٹھہرو۔ کہیں وہ ٹامور وغیرہ آ جائیں تو وہ اس طرح دکان کو اچانک بند دیکھ کر چونک پڑیں گے۔ میں اس سے مزید پوچھ گچھ کرتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا خاموشی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ڈان ریمزے کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ تکلیف کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی۔

"سنو ڈان ریمزے۔ تم نے میرے ساتھی کو تو یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ ٹامور نے فارمولا خود اکیلے باہر جا کر دکان کے کسی نوادر میں رکھا ہے لیکن میں یہ بات مر کر بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ٹامور اس قدر احمق نہیں ہے کہ کسی بھی قابل فروخت نوادر میں اس قدر اہم فارمولے کی فلم رکھ کر خود اطمینان سے چلا جائے۔ اس لئے تمہاری یہ کہانی سراسر غلط ہے۔ اور اب تم بتاؤ گے کہ فارمولا کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ڈان ریمزے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے ٹامور سے یہی بات کی تھی۔ لیکن اس نے اس بات کو ٹال دیا تھا۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا"۔۔۔ ڈان ریمزے نے بری طرح کراہتے ہوئے جواب دیا اور عمران

کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ ڈان ریمزے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور بلیک زیرو اندر داخل ہوا۔ عمران چونک کر مڑا۔

"میں نے ملازمین کو بے ہوش کر دیا ہے اور عقبی دروازے سے جا کر بیرونی شٹر بند کر کے تالے لگا دیئے ہیں۔ اور پھر عقبی راستے سے واپس آ گیا ہوں۔ تاکہ کسی طرح کی مداخلت کا کوئی خدشہ ہی باقی نہ رہے۔ اور اطمینان سے تلاشی لی جا سکے"۔۔۔ بلیک زیرو نے واپس آنے کی توجیہہ بیان کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا دوبارہ ڈان ریمزے سے مخاطب ہو گیا۔

"تمہارا بیان ہے کہ کھانے کے وقفے کے دوران جب ملازمین کھانے کے لئے دوسرے کمرے میں گئے تو ٹامور نے یہ فارمولا رکھا۔ اس دوران وہ کہاں رہا تھا۔ کیا تمہارے کیبن میں بیٹھا رہا تھا"۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کی دی ہوئی رپورٹ دوہراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ دونوں یہاں بیٹھے رہے تھے۔ اور میں باہر جا کر وقفہ ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ جب وقفہ ہوا اور گاہک باہر چلے گئے۔ دکان بند کر دی گئی۔ اور ملازمین کھانا کھانے دوسرے کمرے میں چلے گئے تو میں نے آ کر ٹامور کو اطلاع دی۔ اس پر ٹامور نے مجھے یہیں رہنے کے لئے کہا۔ اور خود وہ اٹھ کر باہر چلا گیا تھا"۔۔۔ ڈان ریمزے نے جواب دیا۔

"وہ کتنی دیر باہر رہا تھا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"صرف چند منٹ۔ پھر واپس آ گیا۔ اور اس کے بعد وہ اپنی ساتھی عورت کو لے کر واپس چلا گیا"۔۔۔ ڈان ریمزے نے جواب دیا۔

"وہ یہاں اپنی ساتھی کے ساتھ کتنی دیر تمہارے بغیر رہا تھا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"دس پندرہ منٹ تو لگ ہی گئے تھے۔ وقفہ ہوتے ہوتے"۔۔۔ ڈان رمیزے نے جواب دیا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس نے پہلے اس میز کا جائزہ لیا۔ اس کے نیچے جھانکا۔ اس کے چاروں پائے اٹھا کر انہیں نیچے سے چیک کیا اور پھر وہ دیواروں کے ساتھ موجود لوہے اور لکڑی کی الماریوں کی طرف بڑھ گیا۔ تمام الماریوں کو تالے لگے ہوئے تھے۔ وہ انہیں غور سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر ایک لکڑی کی پرانی سی الماری کے سامنے پہنچ کر وہ رک گیا دوسرے لمحے وہ اکڑوں بیٹھا اور اس کے ایک حصے کو غور سے دیکھنے لگا۔ بلیک زیرو خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری جیب میں خنجر ہوتا ہے۔ باریک نوک والا"۔۔۔ عمران نے گردن موڑ کر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ہے۔ اسی سے تو میں نے اس ڈان رمیزے کو زبان کھولنے پر مجبور کیا تھا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور پھر جیب سے خنجر نکال کر آگے بڑھا اور اسے عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

عمران نے خنجر پکڑا اور پھر لکڑی کی الماری کے نچلے حصے میں موجود ایک قدرتی گانٹھ کو خنجر کی نوک سے کریدنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز سے سالم گانٹھ خنجر کی نوک کی مدد سے باہر فرش پر آ گری۔ اور دوسرے لمحے عمران کی انگلیوں نے اندر موجود خلا میں سے فارمولے کی فلم باہر نکال لی۔

"اوہ اوہ۔ یہ یہاں رکھا گیا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ ٹامور اس قدر احمق نہیں ہے کہ قابل فروخت آئیٹم میں یہ فارمولا رکھ کر اطمینان سے چلا جائے۔ اور گانٹھ کو گو بڑی مہارت سے واپس ایڈجسٹ کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس کے گرد کریدے جانے کے تازہ نشانات موجود تھے۔ اور میں انہی نشانات کو دیکھ کر چونکا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے گھوما۔ اور دوسرے لمحے اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈان رمیزے کی کنپٹی پر پڑا اور اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔ اور وہ بے چارہ عقب سے ہی ضرب کھا کر بے ہوش ہو گیا۔

"مزید بات چیت سے پہلے اس کا بے ہوش ہونا ضروری تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"خدا کا شکر ہے کہ فارمولا واپس مل گیا۔ ویسے آپ نے اسے یہاں سے حاصل کر لیا ہے۔ ورنہ مجھے یہاں کا خیال تو آتا ہی نہ۔ میں تو باہر نوادرات کو ہی چیک کرتا رہتا۔ بہرحال یہ مل گیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جس طرح تمہاری غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے یہ غائب ہوا تھا اسی طرح تمہاری ذہانت سے واپس بھی مل گیا ہے۔ اس لئے تمہاری کوتاہی قابل معافی ہو چکی ہے۔ اب تم دوبارہ اپنی سیٹ سنبھال سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے فارمولا جیب میں رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"سوری عمران صاحب۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ فارمولا خود تلاش

کر کے اپنی اس کوتاہی کا داغ دھو ڈالوں گا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا۔ لیکن اس کے بعد میں مزید سیکرٹ سروس کی خدمت نہیں کرسکتا۔ اب میں اپنے والد کے پاس رہوں گا۔ اور آرام کروں گا۔ آپ کوئی اور بلیک زیرو تلاش کرلیں۔ خداحافظ" بلیک زیرو نے بڑے سرد سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے ممبران کو تو آرام کرنے کا موقع صرف ایک ہی جگہ پہ ملتا ہے۔ اور وہ ہے قبر۔ البتہ روٹھی ہوئی عورت کو شاید میکے میں آرام مل جاتا ہو۔ اس لئے وہ ہر وقت باپ کے پاس چلے جانے کی دھمکی دیتی رہتی ہے۔ لیکن یہ سوچ لو کہ عقلمند باپ بیٹی کو کان سے پکڑ کر واپس سسرال چھوڑ جاتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کو تکلیف نہ دو اور خاموشی سے دانش منزل پہنچ جاؤ۔ ابھی ٹامور کو تلاش کرنے اور گرفتار کرنے کا مرحلہ باقی ہے"——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نہ چاہنے کے باوجود بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے خود ہی تو مجھے دانش منزل سے نکالا تھا"——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دانش منزل سے باہر نکالا ہے تو تمہاری جامد دانش حرکت میں آئی ہے اور نارمولا واپس مل گیا ہے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب اس ڈان ریمزے کا کیا کرنا ہے۔ اسے ختم کیوں نہ کردیا جائے" بلیک زیرو نے نارمل ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کے ہاتھ آزاد کردو۔ اب اس کا فون ٹیپ کرانا ہوگا۔ اور اس کی نگرانی بھی کرانی ہوگی۔ ٹامور لازماً اس سے رابطہ قائم کرے گا۔ تب ہی وہ سامنے آسکے گا"——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتے ہوئے کرسی پہ بے ہوش پڑے ڈان ریمزے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کا جسم آگے کی طرف کر کے ایک ہاتھ سے اُسے سنبھالا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے ہاتھوں کے گرد بندھی ہوئی بیلٹ کا کلپ کھولا اور پھر بیلٹ کھینچ کر اس نے اسے واپس کرسی میں دھکیل دیا۔

"آؤ۔ اب عقبی راستہ تو تمہیں ہی معلوم ہے"——— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو بیلٹ باندھتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جب آتے وقت تو سڑکوں پر جگہ جگہ چیکنگ ہو رہی تھی ۔ لیکن اب نہیں ہو رہی" ___ جوڈتھ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔ ٹامور اور جوڈتھ ایک ہوٹل سے کھانا کھانے کے بعد کار میں بیٹھے واپس اپنی نئی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹامور تھا جب کہ جوڈتھ ساتھ والی سیٹ پر موجود تھی ۔ ان دونوں کے چہروں پر مخصوص میک اپ تھے ۔ ایسے میک اپ جنہیں جدید سے جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہ کیا جا سکتا تھا ۔

"کب تک چیکنگ کرتے آخر انہیں ہمت ہارنی پڑی" ___ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"کہیں انہوں نے فارمولا نہ حاصل کر لیا ہو" ___ جوڈتھ نے کہا ۔ تو ٹامور بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔

"یہ خیال ہی ذہن سے نکال دو جوڈتھ ۔ اول تو وہ لوگ کسی طرح

ڈان رمیزے شاپ تک پہنچ ہی نہیں سکتے ۔ اور اگر بفرض محال پہنچ ہی جائیں ۔ تو وہ ساری عمر سر پٹکنے کے باوجود فارمولا حاصل نہیں کر سکتے ۔ شہر میں مسلسل چیکنگ جاری رکھنا ہمیشہ ناممکن ہوتا ہے ۔ محدود وقت کے لئے تو ایسا ہو سکتا ہے ۔ لیکن اسے زیادہ عرصہ جاری نہیں رکھا جا سکتا ۔ اب وہ صرف باہر جانے والے راستوں پر چیکنگ کر رہے ہوں گے" ___ ٹامور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا ۔

"ٹامور ۔ تم میری بات پر ہنسو گے تو ضرور ۔ لیکن سچی نے کیا بات ہے ۔ ایک بار پھر مجھے خطرے کا احساس ہو رہا ہے ۔ تم میری مانو ۔ ڈان رمیزے کو فون کر کے اس سے صورت حال تو معلوم کر لو کم از کم میری تسلی کے لئے" ___ جوڈتھ نے کہا تو ٹامور ایک بار پھر طنزیہ انداز میں ہنس پڑا ۔

"یہ شاید مشرق کی آب و ہوا کا اثر ہے کہ تم اب اس طرح وہمی اور ضعیف الاعتقاد ہوتی جا رہی ہو ۔ بہرحال ٹھیک ہے تمہاری تسلی کے لئے میں فون کر دوں گا" ___ ٹامور نے کہا ۔

"کہاں سے ۔ کوٹھی سے کرو گے" ___ جوڈتھ نے چونک کر کہا ۔

"ہاں ۔ کیوں" ___ ٹامور نے بھی چونکتے ہوئے پوچھا ۔

"کسی پبلک فون بوتھ سے کر لو تو زیادہ بہتر ہے" ___ جوڈتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ٹامور ہنس پڑا ۔

"کمال ہے ۔ آخر تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے جوڈتھ ۔ پہلے تو تم کبھی اس طرح خوف زدہ نہیں ہوتی تھیں" ___ ٹامور نے کہا اور جوڈتھ نے ہونٹ بھینچ لئے اور منہ اس طرح دوسری طرف پھیر لیا جیسے وہ

روٹھ گئی ہو۔

"ارے ارے۔ روٹھو مت۔ اچھا اب بات نہیں کروں گا۔ چلو ٹھیک ہے۔ میں پبلک فون بوتھ سے فون کر لیتا ہوں" ——— ٹامور نے اُسے مناتے ہوئے کہا اور جوڈتھ دھیرے سے ہنس پڑی۔ چند لمحوں بعد ٹامور نے کار ایک ریستوران کے باہر سڑک کے کنارے لگے ہوئے پبلک فون بوتھ کے قریب کار روکی اور نیچے اتر آیا۔ جوڈتھ بھی دوسری طرف سے نیچے اتر آئی۔ اور پھر وہ دونوں فون بوتھ میں داخل ہو گئے۔ ٹامور نے سکے ڈال کر ڈان رمیزے شاپ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی۔ لیکن کسی نے فون نہ اٹھایا۔

"کیا مطلب۔ ابھی تو دکانیں بند ہونے کا وقت نہیں ہوا۔ پھر فون کیوں اٹنڈ نہیں کیا جا رہا" ——— ٹامور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ دیکھا۔ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ ہمیں خود وہاں جانا چاہیئے" ——— جوڈتھ نے چونک کر کہا۔

"اگر واقعی گڑبڑ ہے تو پھر وہاں ہمیں ہرگز نہیں جانا چاہیئے۔ ٹھہرو میں معلوم کرتا ہوں" ——— ٹامور نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ اور اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ انکوائری کے لئے سکے نہ ڈالنے پڑتے تھے۔ اس لئے اس نے سکے نہ ڈالے تھے۔ ویسے ہی کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کر دیئے تھے۔

"یس۔ انکوائری پلیز" ——— چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ساؤنڈ روڈ مارکیٹ میں کسی بھی دکان کا نمبر بتا دیں" ——— ٹامور نے کہا۔

"گریٹ جیولری ہاؤس کا نمبر بتا دیتا ہوں" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔ ٹامور نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر جیب سے سکے نکال کر اس نے مخصوص خانے میں ڈالے اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"گریٹ جیولری ہاؤس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں ڈائریکٹر جنرل وزارت معدنیات بول رہا ہوں" ——— ٹامور نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر جیولری کی وجہ سے معدنیات کی وزارت کا نام لیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جیولری ہاؤس والے قیمتی جواہرات بھی فروخت کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ جواہرات کا وزارت معدنیات سے ہی تعلق ہوتا ہے۔

"اوہ اوہ۔ یس سر۔ میں منیجر بول رہا ہوں سر۔ فرمایئے سر" دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر منیجر۔ آپ کے قریب ڈان رمیزے شاپ ہے۔ نوادرات کے سلسلہ میں ڈان رمیزے سے انتہائی فوری بات چیت کرنی ہے۔ مگر وہاں سے فون نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔ کیا آپ کوئی ملازم بھیج کر معلوم کر سکتے ہیں کہ کیوں فون اٹنڈ نہیں کیا جا رہا" ——— ٹامور نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں سر۔ ہولڈ آن کریں

سر" ——— منیجر نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ ٹامور خاموش کھڑا رہا۔ پھر چند منٹ بعد منیجر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ——— منیجر نے کہا۔

"ہاں" ——— ٹامور نے جواب دیا۔

"جناب۔ شاپ خلاف توقع بند ہے۔ باہر تالے لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا" ——— منیجر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"شاپ بند ہے۔ اس وقت۔ اوہ نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ اس دکان کا ایک عقبی راستہ بھی ہے۔ عقبی گلی میں۔ وہاں آپ خود جا کر چیک کریں۔ اٹ از ایمرجنسی مسٹر منیجر" ——— ٹامور نے تیز لہجے میں کہا۔

"اچھا جناب۔ جیسے آپ حکم دیں سر۔ آپ جیسے بڑے افسر کے حکم کی تعمیل تو ہم پر فرض ہے جناب۔ میں ابھی خود جا کر معلوم کرتا ہوں" ——— دوسری طرف سے منیجر نے کہا اور فون پر ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ ٹامور کو چونکہ ڈان رمیزے نے واپسی کے وقت اس عقبی دروازے سے باہر بھیجا تھا۔ اس لئے ٹامور کو اس عقبی راستے کا علم تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ دکان اچانک بند کر دی جائے" ——— ٹامور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس بار خاموشی کا وقفہ خاصا طویل ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد منیجر کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس کا لہجہ سنتے ہی ٹامور کا دل دھڑک اٹھا تھا۔

"جناب جناب۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ——— منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں اتنی دیر ہوئی ہے" ——— ٹامور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"جناب۔ وہاں تو انتہائی حیرت انگیز حالات ہیں۔ عقبی راستہ کھلا تھا میں اندر گیا تو دکان کے تمام ملازمین ایک کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اور ڈان رمیزے صاحب عقبی کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کی ایک آنکھ میں خنجر مارا گیا تھا۔ ان کے چہرے پر شدید ضربوں کے نشانات تھے۔ میں نے باہر نکل کر شور مچایا تو گلی میں موجود دکاندار میرے ہمراہ گئے۔ اور ہم نے بڑی مشکل سے انہیں ہوش دلایا ہے۔ وہاں شاید ڈاکہ مارا گیا ہے۔ جناب۔ دن دہاڑے جناب" ——— منیجر واقعی بری طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا ڈان رمیزے اب ہوش میں آ چکے ہیں" ——— ٹامور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ لیکن ان کی حالت خاصی خراب ہے۔ میں نے انہیں پولیس بلانے کے لئے کہا تھا لیکن وہ ٹال گئے ہیں جناب" ——— منیجر نے کہا اور ٹامور نے شکریہ کہہ کر لائن کاٹ دی۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی چکر چل چکا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ فارمولا انہیں پھر بھی نہ مل سکا ہو گا۔ کیونکہ ڈان رمیزے کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ کہ فارمولا کہاں ہے" ——— ٹامور نے کہا اور اس نے ایک بار پھر سکے نکال کر ڈالے اور ڈان رمیزے کے نمبر ڈائل

کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ اس بار ڈان رمیزے کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"ڈان رمیزے۔ میں الیسٹ دن بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے تمہاری دکان میں۔ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہاں ڈاکہ ڈالا گیا ہے اور تم پر تشدد ہوا ہے"۔۔۔ ٹامور نے اس بار لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ الیسٹ دن آپ۔ اوہ۔ ظلم ہو گیا ہے الیسٹ دن۔ سپیشل پولیس والوں نے یہاں چھاپہ مارا ہے اور انہوں نے لکڑی کی الماری سے فلم حاصل کر لی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا ہے۔ اب ......" دوسری طرف سے ڈان رمیزے نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات مکمل ہوتی ٹامور نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور ہک میں ڈالا۔

"آؤ ہمیں جلدی سے دور نکل جانا چاہیئے۔ جلدی کرو"۔۔۔ ٹامور نے تیز لہجے میں جوڈتھ سے کہا۔ اور پھر وہ دونوں فون بوتھ سے نکل کر دوڑتے ہوئے کار میں بیٹھے اور دوسرے لمحے کار انتہائی رفتار سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"اس کا مطلب ہے فارمولا ایک بار پھر گیا"۔۔۔ جوڈتھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً یہ سیکرٹ سروس والے ہوں گے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا انہیں علم نجوم آتا ہے کہ انہوں نے وہ فارمولا الماری سے حاصل کر لیا ہے"۔۔۔ ٹامور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی

آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔ ایک موڑ مڑتے ہی اس نے کار کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر اُسے درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر روک دیا۔

"کیا مطلب۔ یہاں کیوں رک گئے ہو"۔۔۔ جوڈتھ نے حیران ہو کر کہا۔

"اب ہمیں یہ کار یہیں چھوڑنی ہو گی جوڈتھ۔ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے لازماً ڈان رمیزے کا فون ٹیپ کر رکھا ہو گا۔ اور وہ یقیناً پبلک فون بوتھ پر پہنچیں گے۔ اور گو ہم انہیں وہاں نہ مل سکیں گے۔ لیکن وہ ریستوران اور ارد گرد کی دکانوں سے ہمارے حلیے اور اس کار کے بارے میں معلومات ضرور حاصل کر لیں گے۔ اس لئے اب ہمیں دوبارہ نیا میک اپ بھی کرنا ہو گا اور کار بھی یہیں چھوڑنی ہو گی"۔۔۔ ٹامور نے کہا اور کار کے ڈیش بورڈ سے اس نے ایک بیگ باہر نکالا اور پھر اُسی میک اپ کے اوپر ماسک میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں کے حلیے ایک بار پھر تبدیل ہو چکے تھے۔

"آؤ"۔۔۔ ٹامور نے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"ہمارا لباس"۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"صرف لباس سے وہ ہمیں ٹریس نہ کر سکیں گے۔ آؤ اب نکل چلیں۔ اب نئے سرے سے دوبارہ فارمولا حاصل کرنے کی پلاننگ کرنی پڑے گی" ٹامور نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا واپس مین روڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"عجیب چکر چل رہا ہے۔ بار بار فارمولا ہاتھ سے نکل جاتا ہے"۔۔۔ جوڈتھ نے کہا۔

"میری اپنی سمجھ میں اب تک نہیں آ رہا کہ آخر وہ لوگ ڈان ریمزے تک کیسے پہنچے اور پھر الماری سے فارمولا حاصل کر لینا واقعی انتہائی حیرت انگیز مسئلہ ہے"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"تو کیا اب دوبارہ اس عمارت میں داخل ہونا ہو گا"۔۔۔۔ جوڈتھ نے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"وہ پہلے ڈرامہ چل گیا تھا۔ اب تو یقیناً انہوں نے وہاں ہمارے لئے موت کا جال بچھا رکھا ہو گا۔ بہرحال میرا نام بھی ٹامور ہے۔ میں بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا اور ہر صورت میں فارمولا حاصل کر دوں گا"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔ اور جوڈتھ نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ٹامور فطری لحاظ سے ضدی واقع ہوا ہے۔ وہ کسی صورت بھی پیچھے نہ ہٹے گا۔ اور شاید اسی ضد کی وجہ سے وہ اپنے حلقے میں ضدی ایجنٹ کے نام سے مشہور تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"عمران سپیکنگ"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر سخت الجھا ہوا تھا۔ ٹامور اور اس کی ساتھی عورت جوڈتھ کا باوجود تلاش کے کہیں پتہ نہ چل رہا تھا۔ ڈان ریمزے کا فون ٹیپ کر لیا گیا اور پھر ایسٹ دن نام کے کسی آدمی کی کال بھی آئی۔ اُسے فوری چیک کیا گیا۔ لیکن کال ایک پبلک فون بوتھ سے کی گئی۔ وہاں مزید انکوائری کی گئی۔ تو ایک غیر ملکی مرد اور عورت کے حلیے اور ایک کار کے بارے میں معلومات ملیں۔ اور پھر وہ کار کچھ دور ایک سائیڈ روڈ پر درختوں کے جھنڈ میں خالی کھڑی مل گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی معاملہ ختم ہو گیا۔ اور اب تک باوجود شدید تلاش کے ان کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو رہا تھا۔ اس لئے عمران کا ذہن بُری طرح الجھا ہوا تھا۔ اس نے ٹائیگر کو بھی خصوصی

طور پر تلاش کے کام پہ لگا یا ہوا تھا۔ جب کہ سیکرٹ سروس کے
سارے ممبران بھی انہیں تلاش کر رہے تھے۔ وہ ٹائیگر سے رپورٹ
لینے کے لئے ہی فلیٹ پہ آگیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ سیکرٹ
سروس کے سارے ممبران تو دانش منزل رپورٹ دیں گے۔ جب کہ
ٹائیگر نے فلیٹ پر فون کر کے ہی رپورٹ دینی ہے۔ اس لئے فون کی
گھنٹی بجتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہی ہو گی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ عمران کی توقع کے مطابق
دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔

"باس۔ میں نے کسی حد تک ان کا کلیو تلاش کر لیا ہے"۔۔۔۔
دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔ تو عمران بے اختیار چونک
پڑا۔

"اوہ کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کار ابھی رجسٹرڈ نہ کرائی گئی تھی۔
اس لئے اس پہ ایلائیڈ فار کی تختی لگی ہوئی تھی۔ لیکن میں نے اس
تختی کو اکھاڑ کر چیک کیا تو دوسری طرف رائل موٹرز کا سٹکر لگا ہوا تھا۔
چنانچہ میں رائل موٹرز پہنچا۔ وہاں معلوم ہوا کہ یہ کار آج ہی ایک غیر ملکی
جوڑے کو فروخت کی گئی ہے۔ انہوں نے ادائیگی نقد کی۔ رسید پہ
نام مسٹر جیمز کا لکھا ہوا ہے۔ اور پتہ ایکریمین سفارت خانے کا دیا گیا
تھا۔ ظاہر ہے یہ پتہ جعلی ہو گا۔ لیکن وہاں مجھے منیجر سے باتوں باتوں

میں معلوم ہوا کہ اس عورت کے ہاتھ میں ایک کی رنگ موجود تھا۔ جس پہ
نیشنل اسٹیٹ ایجنسی کا پتہ درج تھا۔ منیجر سے ان غیر ملکیوں کا حلیہ
معلوم کرنے کے بعد میں سیدھا نیشنل اسٹیٹ ایجنسی کے دفتر میں گیا۔
تو وہاں ان کا حلیہ بتا کر معلوم ہو گیا کہ اس جوڑے نے رائل کالونی کی کوٹھی
نمبر تین سو تین بلاک ٹو ایک ماہ کے لئے کرایے پہ حاصل کی ہے اور سیکورٹی
کے طور پہ بھاری رقم نقد جمع کرائی ہے۔ وہاں بھی ان کا نام مسٹر اینڈ مسز
جیمز درج ہے۔ لیکن پتہ وہی ایکریمین سفارت خانے کا ہے۔ اور میں نے
یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ یہ لوگ وہاں ٹیکسی پہ آئے تھے۔ اور انہوں نے
اسٹیٹ ایجنسی کے منیجر سے ہی رائل موٹرز کا پتہ معلوم کیا تھا۔ چنانچہ میں
وہاں سے سیدھا رائل کالونی پہنچا۔ اور اس کوٹھی نمبر تین سو تین کو
چیک کیا۔ لیکن کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ اب میں کالونی کے چوک سے
ہی آپ کو فون کر رہا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عمران کے
ہونٹ ایک بار پھر بھنچ گئے۔ کیونکہ کوٹھی خالی پڑی ہونے کا سن کر اس
کی امیدوں پہ ایک بار پھر اوس پڑ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں خود آرہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور
رسیور رکھ کر اٹھا۔ اور اپنے خصوصی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں سے
اس نے ایک الماری سے ایک چھوٹا سا پستول اٹھا کر اسے جیب میں
رکھا۔ اور پھر کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں
بعد اس کی کار رائل کالونی کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ اس کا ذہن اسی
ادھیڑ بن میں تھا کہ اگر ٹامور نے یہ کوٹھی بھی چھوڑ دی ہے۔ تو پھر اس نے
فوری طور پہ کہاں رہائش رکھی ہو گی۔ اب تک بہر حال اُسے یہ معلوم ہو

گیا تھا کہ ٹامور ہوٹل میں رہائش نہیں رکھتا۔ اس لئے یقیناً وہ کسی اور کوٹھی میں ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن کہاں۔ بس اس سوال کا جواب اُسے نہ مل رہا تھا۔ یہ بات تو بہر حال اس نے ذہن میں طے کر لی تھی کہ ٹامور انتہائی محتاط ایجنٹ ہے۔ اس لئے یقیناً کار چھوڑنے کے ساتھ ساتھ اس نے کوٹھی بھی چھوڑ دی ہو گی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کوٹھی کو اندر سے چیک کرنا چاہتا تھا۔ کہ شاید کوئی کلیو مل جائے تھوڑی دیر بعد وہ رائل کالونی کے چوک میں پہنچ گیا۔ ٹائیگر کی کار وہیں چوک پر ہی موجود تھی۔ عمران نے کار اس کے قریب جا کر روکی۔ اور پھر نیچے اتر آیا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر بھی ایک سائیڈ سے نکل کر عمران کی طرف بڑھ آیا۔

"تم نے اندر جا کر چیکنگ کی ہے۔ یا باہر سے چیک کیا ہے کوٹھی کو"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"فی الحال تو باہر سے ہی چیک کیا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ۔ اسے اندر سے چیک کر لیں۔ شاید کوئی کلیو مل جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چھوٹی سی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے کھڑے تھے۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی میں تالہ لگا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"اندر جا کر پھاٹک کھولو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر کسی پھرتیلے بندر کی طرح پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ چند لمحوں بعد اس پھاٹک کا کنڈا اندر سے کھول کر پھاٹک کھول دیا۔ اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ پھاٹک کو دوبارہ بند کر کے وہ کوٹھی کے اندر پہنچ گئے۔ کوٹھی واقعی

خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ ایک کمرے میں ایک زنانہ اور ایک مردانہ لباس پڑے ہوئے تھے۔ اور ساتھ ہی استعمال شدہ میک اپ ماسک بھی موجود تھے۔ لیکن اس کے علاوہ وہاں سوائے فرنیچر کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس نے ٹائیگر کو باہر نگرانی کے لئے بھیجا۔ اور خود ایک کمرے میں موجود فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر دیکھا تو فون میں ٹون موجود تھی۔ رسیور واپس رکھ کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہی چھوٹا سا پستول نکالا جو اس نے اپنے فلیٹ کے خاص کمرے سے اٹھایا تھا۔ ٹائیگر کی کال سننے کے بعد اس کے ذہن میں ایک خصوصی آئیڈیا ابھرا تھا۔ اس لئے وہ یہ پستول ساتھ لے آیا تھا۔ پستول کی نال کا دہانہ بند تھا۔ اس میں ایک انتہائی باریک سوراخ تھا۔ عمران نے نال کا رخ ٹیلی فون کے ڈائل کی طرف کر کے اس کا ٹریگر دبایا تو پستول کی نال سے سفید رنگ کے کسی مادے کی پھوار سی نکل کر ڈائل پر پڑی۔ اور ڈائل اور اس کے ارد گرد کا حصہ مکمل طور پر سفید ہو گیا۔ مگر چند لمحوں بعد ڈائل کے چند ہندسوں پر سیاہ رنگ کے دھبے نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ کئی دھبے بے حد ہلکے تھے۔ اور کئی شوخ۔ دو دھبے تو انتہائی گہرے سیاہ ہو گئے تھے۔ عمران نے جھک کر غور سے ان دھبوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک وہ ٹکٹکی باندھے ان دھبوں کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے جیب سے رومال نکالا اور ڈائل کو اچھی طرح صاف کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈائل دوبارہ پہلے کی طرح صاف نظر آنے لگا۔ عمران نے دوبارہ پستول کی نال

کا رخ ڈائل کی طرف کیا اور ایک بار پھر سفید رنگ کے مادے کی پھوار ڈائل پر پڑی ۔ اور چند لمحوں بعد اس سفید رنگ میں بھورے رنگ کے دھبے نمودار ہونے لگے ۔ عمران ایک بار پھر غور سے انہیں دیکھتا رہا ۔ پھر اس نے ڈائل صاف کیا اور ایک بار پھر سفید مادے کی پھوار ڈائل پر ماری ۔ لیکن اس کے بعد کوئی دھبے نمودار نہ ہوئے تو عمران نے ایک طویل سانس لیا ۔

" گذشتہ چار گھنٹوں کے دوران دو بار فون کیا گیا ہے "۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور رومال سے ڈائل صاف کر دیا ۔ پھر پستول کو جیب میں رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز "۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

" اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس "۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔

" یس سر ۔ حکم سر "۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا ۔

" دو فون نمبر نوٹ کر دو ۔ اور مجھے بتاؤ کہ یہ دونوں نمبر کہاں کے ہیں ۔ بالکل صحیح طور پر بتانا ۔ یہ انتہائی اہم ہیں "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" یس سر "۔۔۔۔ آپریٹر نے کہا ۔ اور عمران نے اسے آہستہ آہستہ دونوں نمبرز بتا دیئے ۔ یہ فون نمبرز اس نے ان دھبوں کی مدد سے تیار کئے تھے ۔

" سر ۔ پہلا فون نمبر جو آپ نے نوٹ کرایا ہے ۔ وہ خیابان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے کا ہے ۔ ڈاکٹر اسلم اصغر کے نام پر کنکشن ہے ۔ اور دوسرا فون نمبر شالیمار سپر سٹور مین مارکیٹ کا ہے "۔۔۔۔ آپریٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" کیا تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے "۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا ۔

" یس سر "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے کریڈل دبا دیا ۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور پھر خیابان کالونی والی کوٹھی کا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا ۔ دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی ۔ لیکن کسی نے فون نہ اٹھایا ۔ اس نے رک رک کر کئی بار ٹرائی کیا لیکن دوسری طرف سے کوئی رسیور نہ اٹھا رہا تھا ۔ عمران نے کریڈل دبا کر دوسرا نمبر ڈائل کیا ۔

" شالیمار سپر سٹور "۔۔۔۔ اس بار فوراً ہی رابطہ قائم ہو گیا ۔

" منیجر سے بات کرائیں "۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" یس سر "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی ۔

" منیجر بول رہا ہوں "۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ خالصتاً کاروباری تھا ۔

" کیا آپ فون پر مال بک کرانے پر ہوم ڈیلیوری بھی دیتے ہیں "۔ عمران نے ایک آئیڈیے کے تحت پوچھا ۔

" یس سر "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں "۔۔۔۔ عمران

نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر۔ فرمائیے۔ کیا خدمت کرسکتا ہوں"۔۔۔ مینیجر نے چونک کر کہا۔ اس کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہوگیا تھا۔

" کوٹھی نمبر تین سو تین بلاک ٹو رائل کالونی سے ایک آرڈر آپ کو فون پہ دیا گیا ہوگا۔ چیک کرکے بتائیں کہ وہ کیا آرڈر تھا اور کیا وہ سپلائی ہوگیا ہے"۔۔۔ عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ آن کریں۔ میں رجسٹر منگوا لوں متعلقہ شعبے سے"۔۔۔ مینیجر نے کہا اور پھر فون پہ چند لمحے خاموشی طاری رہی۔

" ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پہ ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" ہاں۔ بولو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" سر۔ اس کوٹھی سے دو گھنٹے قبل ایک مردانہ سوٹ اور ایک زنانہ اسکرٹ کا آرڈر دیا گیا تھا۔ جو اسی وقت سپلائی کردیا گیا تھا۔ رسید بھی لگی ہوئی ہے۔ پیمنٹ کوٹھی پہ نقد کی گئی تھی"۔۔۔ مینیجر نے کہا۔

" سوٹ اور اسکرٹ کس رنگ اور ڈیزائن کے تھے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

" سوٹ۔ ڈارک براؤن کلر لائننگ میں۔ ڈبل بریسٹ ڈیزائن۔ اور اسکرٹ ہلکے نیلے رنگ کا جناب"۔۔۔ مینیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ شکریہ"۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ سپر سٹور کا نمبر معلوم ہونے پر اس کے ذہن میں بھی خیال آیا تھا کہ وہاں سے یقیناً ان دونوں نے لباس منگوائے ہوں

گے۔ اس لئے وہ پہلے والے لباس یہیں چھوڑ گئے ہیں۔ اور فی الحال یہ ایک اہم پیش رفت تھی۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے ریسیور اٹھایا۔ اور بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کردیئے۔

" ایکسٹو"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے ٹامور اور جوڈتھ کے ان لباس کی تفصیل حاصل کرلی ہے۔ جو انہوں نے اس وقت پہنے ہوتے ہے۔ اس طرح ممبرز کو ان لباسوں کی مدد سے انہیں ٹریس کرنے میں یقیناً آسانی رہے گی"۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ گو ٹائیگر باہر تھا لیکن عمران ان معاملات میں بے حد محتاط رہنے کا عادی تھا۔

" کیا تفصیل ہے"۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ اور سرد ہوگیا اور عمران نے سپر سٹور کے مینیجر کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

" اوکے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران نے ریسیور رکھا اور مڑ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر برآمدے میں موجود تھا۔

" آؤ ٹائیگر۔ اب نکل چلیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پھاٹک کھول کر باہر سڑک پہ آگئے۔

" سنو۔ اب تم نے خیابان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے کی نگرانی کرنی ہے۔ وہاں سے کوئی فون اٹنڈ نہیں کررہا۔ اس کا مطلب ہے کہ فی الحال وہاں کوئی موجود نہیں ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ٹامور اور جوڈتھ لازماً وہاں واپس آئیں گے۔ کیونکہ فی الحال انہیں یہی یقین ہوگا کہ اس کوٹھی کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے سڑک کراس

کر کے فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

" اوہ۔ کیا اندر وہ اپنا پتہ چھوڑ گئے ہیں" ــــ ٹائیگر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کاش۔ ٹامور کی جگہ تمہیں بلیک تھنڈر نے بھیجا ہوتا تو اب تک تم دس بار گرفتار ہو چکے ہوتے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے چہرے پر گہری شرمندگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ عمران نے کار تک پہنچتے پہنچتے اُسے ٹیلی فون نمبر ٹریس کرنے اور لباسوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی تفصیل بتا دی۔

" اوہ باس۔ یہ تو آپ کا ہی ذہن ہے کہ آپ اس طرح سوچ لیتے ہیں۔ مجھے تو ابھی آپ کے ذہن کے برابر آنے میں صدیاں چاہئیں" ــــ ٹائیگر نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں آئیں تم نے مجھے فوراً فون کرنا ہے۔ لیکن انہیں کسی طرح شبہ نہیں ہونا چاہئے" ــــ عمران نے اپنی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی۔ اور پھر اُسے موڑ کر وہ اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ ٹائیگر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا عمران کو معلوم تھا کہ بلیک زیرو نے تمام ممبرز کو لباس کی تفصیل بتا کر انہیں تلاش کرنے پر لگا دیا ہو گا۔ اور وہ دونوں نجانے کس وقت کوٹھی پر واپس آئیں یا نہ آئیں۔ اس لئے اس دوران اس نے فلیٹ پر ہی رہنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس کی ایک اور اہم وجہ تھی۔ ڈان ریمنز شاپ سے فارمولا حاصل کرنے کے بعد اس نے یہ فارمولا دوبارہ دانش منزل

میں رکھنے کی بجائے اپنے پاس فلیٹ پر رکھ لیا تھا۔ اور وہ اس لئے بھی زیادہ وقت فلیٹ پر ہی رہنا چاہتا تھا۔

فلیٹ پر پہنچ کر عمران نے کار گیراج میں بند کی۔ اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر پہنچا ہی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا۔ فلیٹ کا بیرونی دروازہ سپاٹ کھلا ہوا تھا اور سامنے راہداری میں سلیمان ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا تھا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ عمران نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ وہ پہلے اندر کی چیکنگ کر لینا چاہتا تھا۔ اور اندر داخل ہوتے ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ یہاں کی تلاشی لی گئی ہے۔ سارے کمروں کا سامان الٹ پلٹ ہو رہا تھا۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا خصوصی کمرے کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بھنچ گئے کہ خصوصی کمرے کا دروازہ سپاٹ کھلا ہوا تھا۔ اس کا مخصوص تالا فائرنگ کر کے توڑا گیا تھا۔ وہ اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ سامنے خفیہ الماری کا بھی وہی حشر ہو رہا تھا۔ جو کمرے کا تھا۔ وہ کھلی ہوئی تھی اور اس میں رکھا ہوا سپر میزائل کا فارمولا غائب تھا۔ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے سر پر ایک نہیں بلکہ اکٹھے کئی ایٹم بم فائر کر دیئے ہوں۔ یہ اس کی پوری زندگی میں پہلا موقع تھا کہ اس کے اس خصوصی کمرے کو ٹریس کر لیا گیا تھا بلکہ اُسے کھول کر اندر موجود انتہائی خفیہ ترین الماری بھی کھول لی گئی تھی۔ اور فارمولے کے غائب ہونے سے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ کام بلیک تھنڈر کے اس ایجنٹ ٹامور کا ہی ہو سکتا ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور

پھر دوڑتا ہوا سلیمان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سلیمان کو اٹھا کر ڈرائنگ روم کے قالین پہ ڈالا اور پھر میڈیکل باکس لا کر اس نے اس کے سر پر موجود زخم کی مرہم پٹی کی اور اسے دو انجکشن لگا دیئے۔ اس کے زخم کی نوعیت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ واردات اس کے فلیٹ سے نکلنے کے فوراً بعد ہوئی ہے۔ چند لمحوں بعد سلیمان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا ہوا تھا سلیمان۔ کون آیا تھا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جناب کال بیل بجنے کی آواز سن کر میں دروازے پہ گیا تو وہاں گہرے براؤن رنگ کے سوٹ میں ایک غیر ملکی کھڑا تھا اس نے مجھ سے پوچھا کہ عمران صاحب ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں اس پر وہ اندر آ گیا اور کہنے لگا کہ میں انتظار کر لیتا ہوں میں دروازہ بند کرنے کیلئے گھوما ہی تھا کہ یکلخت میرے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ اور پھر مجھے اب ہوش آیا ہے"۔۔۔ سلیمان نے آہستہ آہستہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور عمران کے ہونٹ بری طرح بھنچ گئے۔ ڈارک براؤن رنگ کے سوٹ کے حوالے نے ہی اس کی بات کی تصدیق کر دی تھی۔ کہ فارمولا لے جانے والا ٹامو رہی ہے۔

اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچا اور پھر اسے گھما کر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور"۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ٹائیگر بول رہا ہوں اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

"کوٹھی کی کیا پوزیشن ہے۔ جس کی نگرانی کے لئے تمہیں بھیجا تھا اوور"

عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی تک تو کوئی اندر نہیں گیا۔ ویسے کوٹھی کا پھاٹک بند ہے اور باہر تالا لگا ہوا ہے اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہاری کار میں ایم۔ جی ڈکٹا فون تو ہوگا اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہے اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کوٹھی کے اندر فائر کرو۔ اور پھر چیک کرنے کے بعد فوراً مجھے ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے بتاؤ کہ آیا کوٹھی کے اندر کوئی موجود ہے۔ یا کوٹھی خالی ہے اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔ اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ونڈ بٹن کو دوبارہ کھینچ کر مخصوص انداز میں بند کر دیا۔

"اس بار واقعی سیر سے سوا سیر ٹکرایا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مڑ کر دوبارہ اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے واقعی کمال کر دیا ہے ٹامور۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ فارمولا عمران کے فلیٹ پر موجود ہو گا" ___ جوڈتھ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اس وقت ایک تہہ خانے نما کمرے میں موجود صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"اس میں میرا کمال کم اور خوش قسمتی کا دخل زیادہ ہے۔ میں نے اس بار عمران کو استعمال کر کے فارمولا حاصل کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ کیونکہ اس کے سوا اور میرے پاس کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔ لیکن جب عمران کے ملازم نے بتایا کہ عمران موجود نہیں ہے تو میرے ذہن میں فوری طور پر اس کے فلیٹ کی تلاشی کا خیال آیا۔ چنانچہ میں نے ملازم کے سر پر ریوالور کے بھاری دستے کے کئی وار کر کے اسے لمبے عرصے کے لئے بے ہوش کیا اور فلیٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ویسے ہی ایک خیال تھا کہ شاید ڈان ریمنزے شاپ

سے فارمولا حاصل کرنے کے بعد عمران نے اُسے اپنے پاس نہ رکھ لیا ہو" ___ ٹامور نے مزے لے لے کر بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ فارمولا وہاں سے عمران نے حاصل کیا ہے۔ وہ ڈان ریمنزے تو سپیشل پولیس کی بات کر رہا تھا" ___ جوڈتھ نے چونک کر پوچھا۔

"جس انداز میں فارمولا میں نے چھپایا تھا۔ اُسے کوئی ایسا شخص ہی برآمد کر سکتا تھا جو انتہائی ذہین۔ باریک بین آدمی ہو۔ اور عمران کے متعلق جو رپورٹیں میں نے سنی ہیں۔ اس کے مطابق وہی اس معیار پر پورا اترتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین تھا۔ فارمولا وہاں سے عمران نے ہی حاصل کیا ہو گا۔ بہرحال تلاش کے دوران ایک خصوصی کمرہ میں نے دریافت کر لیا۔ اور پھر اس کمرے میں پہنچ کر خفیہ تجوری بھی میں نے ڈھونڈھ نکالی اور جب میں نے اسے کھولا تو فارمولا وہاں موجود تھا۔ چنانچہ میں نے اُسے اٹھا کر جیب میں ڈالا اور فلیٹ سے باہر آ گیا۔

"اگر وہ اتنا ہی ذہین ہوتا۔ جتنا تم بتا رہے ہو تو اس طرح فارمولا بغیر کسی حفاظت کے نہ رکھ دیتا" ___ جوڈتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ٹامور بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم شاید سمجھ رہی ہو کہ اس کا وہ خصوصی کمرہ اور تجوری عام سی تھیں ایسی بات نہیں جوڈتھ میں نے ایسے معاملات کو ٹریس کرنے کی خصوصی ٹریننگ لی ہوئی ہے۔ اور اس کے باوجود بھی بس ایک اتفاق سے مجھ پر کمرے کے بارے میں انکشاف ہوا۔ اور پھر کمرے کی اندرونی ساخت دیکھ کر میں نے الماری کو بھی ٹریس کر لیا۔ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو۔

اصل بات یہ ہے کہ فارمولا ہم نے ایک بار پھر حاصل کر لیا ہے ۔ لیکن اب میں اس آنکھ مچولی سے تنگ آگیا ہوں ۔ اس لئے اب میں نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ ہم آج رات کو ہی فارمولے سمیت دارالحکومت سے نکلنے کی کوشش کریں گے ۔ اس کے لئے میرا پلان یہ ہے کہ ہم دارالحکومت سے ریلوے کے ذریعے اس کے دوسرے بڑے شہر میں پہنچیں ۔ جو کافرستان کی سرحد پر ہے ۔ وہاں سے ہم سرحد پار کر کے کافرستان پہنچ جائیں ۔ ایک بار ہم کافرستان پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ۔ تو پھر پاکیشیا والے ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے "۔۔۔۔ ٹامور نے کہا ۔

" اوہ ۔ اس لئے تم نے ریلوے انکوائری سے معلومات حاصل کی تھیں ٹھیک ہے ۔ میرا خیال ہے تمہارا یہ فیصلہ زیادہ مناسب ہے ۔ یہ ضروری تو نہیں کہ ہر بار خوش قسمتی ہمارے حصے میں آئے "۔۔۔ جوڈتھ نے کہا ۔ اور ٹامور نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" لیکن اب مسئلہ ایک اور بھی ہے کہ ہمارا میک اپ باکس ختم ہو چکا ہے ۔ اور ماسک بھی ختم ہیں ۔ جب کہ عمران کے اس ملازم نے میری شکل اچھی طرح دیکھ لی ہے ۔ اس لئے اب میں اس شکل میں تو باہر نہیں جا سکتا "۔۔۔ ٹامور نے کہا ۔

" تو تم نے اس ملازم کو آتے ہوئے گولی مار دینی تھی ۔ اب مین ہیڈ کوارٹر نے صرف عمران کے قتل کرنے پر پابندی لگا رکھی ہے ۔ اس کے ملازم کے بارے میں تو کوئی ہدایت نہیں ہے "۔۔۔ جوڈتھ نے کہا ۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ بس فارمولا مل جانے پر میں نے وہاں سے نکلنے کی کی ۔ میں مزید ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکنا چاہتا تھا ۔ اس

لئے مجھے اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا "۔۔۔ ٹامور نے جواب دیا ۔

" تو کیا ہوا ملازم نے تمہیں دیکھا ہے مجھے تو نہیں دیکھا ۔ میں جا کر کسی بھی سپر سٹور سے میک اپ باکس خرید لاتی ہوں ۔ ارے ہاں ۔ پہلے بھی تم نے سٹور سے لباس منگوائے تھے ۔ اب بھی فون کر کے انہیں آرڈر دے دو ۔ وہ لباسوں کی طرح باکس بھی یہاں پہنچا دیں گے "۔۔۔ جوڈتھ نے چونکتے ہوئے کہا

" تمہیں معلوم تو ہے کہ کوٹھی کے بیرونی پھاٹک پر بدستور تالا لگا ہوا ہے ۔ اور میں نے احتیاطاً اسے اس لئے بھی لگا رہنے دیا ہے کہ اگر کسی بھی طرح بھی کوئی چیک کرنے آئے تو تالا دیکھ کر ہی سمجھے کہ اندر کوئی نہیں ہے ۔ ویسے بھی اس کوٹھی میں خفیہ راستہ موجود ہے ۔ اس لئے پھاٹک کی طرف سے جانے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی ۔ لیکن اب سٹور والوں کو تو اس خفیہ راستے سے نہیں بلایا جا سکتا ۔ اس لئے تمہیں ہی تکلیف کرنا پڑے گی "۔۔۔ ٹامور نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں چلی جاتی ہوں "۔۔۔ جوڈتھ نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" آؤ ۔ میں تمہیں خفیہ راستے سے باہر چھوڑ آؤں ۔ اور سنو بے حد محتاط رہنا "۔۔۔ ٹامور نے کہا ۔

" تم فکر نہ کرو ۔ اس میک اپ میں مجھے کون جانتا ہے ۔ ویسے بھی یہاں آنے کے بعد تو میں مستقل اسی تہہ خانے میں ہی رہی ہوں ۔ باہر تو صرف تم گئے تھے "۔۔۔ جوڈتھ نے کہا اور ٹامور نے سر ہلا دیا ۔

تھوڑی دیر بعد جوڈتھ خفیہ راستے سے نکل کر کالونی کی سڑک پر اطمینان سے چلتی ہوئی چوک کی طرف بڑھتی گئی جہاں سے اسے آسانی

سے ٹیکسی مل سکتی تھی۔ اس کے ہاتھ میں پرس تھا۔ جس میں بھاری رقم موجود تھی۔ چوک پر واقعی اُسے ٹیکسی مل گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھی مین مارکیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ مین مارکیٹ پہنچ چکی تھی۔ اس نے دو تین مین سٹورز کا چکر لگایا۔ اور اپنے مطلب کا ایک میک اپ باکس بھی خرید لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھانے پینے کا سامان بھی خریدا۔ اور ایک بار پھر وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر کالونی کی طرف بڑھنے لگی۔ کالونی کے چوک میں اس نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ اور سامان اٹھائے وہ اطمینان سے چلتی ہوئی اس سڑک کی طرف بڑھنے لگی۔ جہاں اس کوٹھی کا خفیہ راستہ موجود تھا۔ گو وہ بڑے مطمئن انداز میں چل رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے گرد و پیش سے پوری طرح چوکنا تھی۔ لیکن خفیہ راستے میں داخل ہونے تک اُسے نہ ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آیا اور نہ ہی کوئی مشکوک بات۔ اس لئے وہ اطمینان سے چلتی ہوئی تہہ خانے میں پہنچ گئی۔ جیسے ہی وہ تہہ خانے میں داخل ہوئی۔ ٹامور دروازے کی اوٹ سے باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

" ارے شکر ہے۔ تم نے مجھ پر حملہ نہیں کر دیا۔ اب اس قدر بھی احتیاط کی کیا ضرورت ہے "۔۔۔ جوڈتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" بس احتیاط ہی تو ہماری زندگی کی ضمانت ہوتی ہے۔ بہرحال تم بتاؤ۔ راستے میں کوئی مشکوک آدمی تو نظر نہیں آیا "۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

" نہیں۔۔۔ میں پوری طرح چوکنا رہی تھی۔ آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی "۔۔۔ جوڈتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو۔ یہ مسئلہ تو حل ہوا۔ کھانے پینے کا سامان بھی لے آئی ہو۔ ویری گڈ۔ پہلے کچھ کھا پی لیں۔ پھر میک اپ کر کے یہاں سے نکل چلیں گے "۔۔۔ ٹامور نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور جوڈتھ نے سر ہلا دیا۔

عمران نے کار کالونی کے چوک پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا۔ ٹائیگر نے اسے رپورٹ دی تھی کہ ایم۔ جی ڈکٹا فون سے انتہائی مدھم انسانی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ لیکن نہ ہی الفاظ سمجھ میں آتے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آوازیں کوٹھی سے آ رہی ہیں یا کسی اور ملحقہ کوٹھی سے۔ چنانچہ عمران اس مبہم سی رپورٹ کو چیک کرنے کے لئے یہاں خود آیا تھا۔ تھوڑی دور آگے چل کر اس نے ٹائیگر کی کار دیکھ لی۔ جو سڑک کے کنارے ایک سائیڈ پر موجود تھی۔ عمران کو دیکھ کر ٹائیگر کار سے نیچے اتر آیا۔

" کافی دیر سے آوازیں آنی بند ہو گئی ہیں۔ اب بالکل خاموشی ہے "۔

ٹائیگر نے کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"دس پندرہ منٹ تو ہو گئے ہیں" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔
اور عمران سر ہلاتا ہوا ٹائیگر کی کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ایم۔ جی ڈکٹا فون کا ریسیونگ سیٹ ڈیش بورڈ کے نیچے فٹ تھا۔ اس کا بلب جل رہا تھا لیکن اس میں سے کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ بلب جلنے کا مقصد تو یہی ہو سکتا تھا کہ ایم۔ جی ڈکٹا فون اپنا کام کر رہا ہے

"میں آپ کو رپورٹ دینے کے بعد کوٹھی کے اندر جا کر بھی ساری چیکنگ کر آیا ہوں۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے اور اس کے فرنیچر پر گرد و غبار کی تہہ چڑھی ہوئی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کئی روز سے وہاں کوئی داخل ہی نہ ہوا ہو" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

لیکن اسی لمحے ریسیونگ سیٹ سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ کچھ دیر بعد ایک بار وہی ہلکی سی آواز سنائی دی لیکن پھر خاموشی چھا گئی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی چیز کسی کے ہاتھ سے گری ہو لیکن یہ اس قدر مدھم تھی کہ جیسے بہت دور سے آ رہی ہو۔

"میرا خیال ہے کہ کوٹھی خالی ہونے کی وجہ سے طاقتور ڈکٹا فون کسی ملحقہ کوٹھی کی آوازیں کیچ کر رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم کوٹھی کے اندر گئے ہو۔ کوئی خاص چیز" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کوئی خاص چیز تو نظر نہیں آئی۔ البتہ ایسے لگتا تھا جیسے کچھ دن پہلے یہاں کافی لوگ رہتے رہے ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا

"کافی لوگ۔ اوہ کہیں یہ کوٹھی ٹامور کے گروپ کے زیر استعمال تو نہیں رہی۔ اگر ایسا ہے تو پھر لازماً اس میں تہہ خانہ بھی ہوگا کیونکہ پہلے بھی ایسی کوٹھیاں سامنے آئی ہیں جن کے تہہ خانوں میں ایسے آثار نظر آئے تھے جیسے وہاں سے مشینری اکھاڑی گئی ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں باس۔ واقعی ایسا ممکن ہے۔ مدھم آوازیں کسی تہہ خانے کی وجہ سے بھی آ سکتی تھیں۔ لیکن اب خاموشی کیوں ہے۔ کیا یہ لوگ اس تہہ خانے کو بھی چھوڑ گئے ہوں گے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں رکو۔ اگر دوبارہ آوازیں سنائی دیں تو واچ ٹرانسمیٹر پر مجھے کاشن دے دینا۔ میں کوٹھی کے اندر جا کر تہہ خانہ چیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی کی عقبی سڑک پر پہنچ چکا تھا۔ کوٹھی کی عقبی دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے وہ آرام سے اسے کراس کر کے عقبی باغ میں پہنچ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے اندر پہنچ چکا تھا۔ عمارت کی حالت واقعی ایسی تھی جیسے یہاں کئی روز سے کوئی نہ آیا ہو۔ لیکن عمران چونکہ تہہ خانے کی چیکنگ کے لئے آیا تھا۔ اس لئے وہ مختلف کمروں میں گھومتا رہا۔ وہ ان کمروں کی دیواروں کی بناوٹ اور ان کا طول و عرض چیک کر رہا تھا اور پھر ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ

اس کمرے کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی۔ کہ یہیں سے لازماً کسی تہہ خانے کو راستہ جاتا ہے۔ عمران ایک دیوار کو ٹھونک کر چیک کرنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے کانوں میں نیچے سے ایک ہلکی سی آواز پڑی۔ وہ تیزی سے فرش پر لیٹ گیا۔ اور اس نے کان گرد آلود فرش سے لگا دیا۔ اس کے کانوں میں انتہائی ہلکی سی انسانی آواز پڑی۔ جیسے کوئی آدمی بڑبڑا رہا ہو۔ وہ اسی حالت میں کافی دیر تک لیٹا رہا۔ لیکن پھر کوئی آواز نہ سنائی دی۔ تو وہ اٹھا اور اس نے تہہ خانے کے راستے کو تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کی تیز نظریں دیواروں اور فرش کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی نظریں فرش کے کونے میں موجود ایک قدرے ابھرے ہوئے پتھر پر جم گئیں۔ اس نے آگے بڑھ کر اس پتھر کو دبایا۔ پتھر دبا ضرور۔ لیکن کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا۔ اس نے پتھر کو بار بار دبایا اور چند لمحوں بعد عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ بار بار پتھر کو دبانے کے بعد وہ خاص طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا۔ کہ تہہ خانہ کھولنے کا یہی راستہ ہے۔ لیکن اس کے میکنزم کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ تہہ خانہ بہرحال موجود ہے۔ لیکن اس کا لنک اس کوٹھی سے کاٹ دیا گیا ہے۔ اور یقیناً اس تہہ خانے کا کوئی خفیہ راستہ ہو گا۔ جسے اندر موجود افراد اگر واقعی اندر کوئی موجود ہیں استعمال کر رہے ہوں گے۔ چونکہ میکنزم ختم کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اب ادھر سے کوشش فضول تھی۔ اب اس کا خفیہ راستہ تلاش کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ واپس مڑا اور

تھوڑی دیر بعد وہ عقبی دیوار پھاند کر عقبی سڑک پر پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ کر وہ کچھ دیر تک کوٹھی کی عقبی دیوار اور اس کی عمارت کی ساخت کا معائنہ کرتا رہا اور پھر وہ سڑک کراس کر کے سائیڈ گلی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک سڑک پر پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ ان کوٹھیوں کے عقب میں زرعی زمین تھی۔ جس میں اس وقت کوئی فصل موجود نہ تھی۔ دور دور تک خالی زرعی زمین ہی نظر آ رہی تھی۔ البتہ شمال کی طرف کچھ درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ جس کے ساتھ ہی لکڑی کا ایک کیبن سا بنا ہوا تھا۔ جس کا دروازہ اور کھڑکیاں بند تھیں۔ عمران قدم بڑھاتا اس کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا۔ کہ یک لخت وہ اچھل کر ایک دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کی تیز نظروں نے اچانک ایک سڑک سے نمودار ہونے والی ایک عورت کو دیکھا تھا جس کے جسم پر نیلے رنگ کا اسکرٹ تھا۔ اس عورت نے جس کے ہاتھ میں بڑا سا شاپنگ بیگ پکڑا ہوا تھا ادھر ادھر دیکھا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اسی لکڑی کے کیبن کی طرف بڑھ گئی۔ کیبن کے دروازے پر رک کر اس نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور پھر کیبن کا دروازہ کھول کر وہ اندر چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا۔ عمران کچھ دیر دیوار کی اوٹ میں رکا رہا۔ تاکہ اگر اس عورت کا کوئی اور ساتھی پیچھے موجود ہو تو سامنے آ جائے۔ لیکن جب کوئی آدمی نظر نہ آیا تو وہ اوٹ سے نکلا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ کیبن کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس کی کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔ اور

وہ چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹائیگر کی طرف سے کال ہے۔ اور کال کا
مطلب ظاہر ہے کہ ایم۔جی ڈکٹا فون کے رسیونگ سیٹ سے دوبارہ
آوازیں سنائی دینے لگی ہیں۔ اس نے ونڈ بٹن کھینچا اور گھڑی کو کان
سے لگا لیا۔

"ہیلو ہیلو ____ ٹائیگر کالنگ اوور"____ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران بول رہا ہوں اوور"____ عمران نے کہا

"باس۔ وہ مدھم آوازیں دوبارہ رسیونگ سیٹ سے سنائی دینے
لگی ہیں"____ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ ایک مشین پسٹل اور ایک زیرو الیون
فائر گن لے کر کالونی کی عقبی سمت کھیتوں والے حصے میں آجاؤ۔ میں نے
اس تہہ خانے کا خفیہ راستہ ڈھونڈھ نکالا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔
کہ جوڈتھ اور ٹامور اندر موجود ہیں۔ اوور اینڈ آل"____ عمران نے کہا۔
اور ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ ٹائیگر کی کال کے بعد اُسے یقین ہو
گیا تھا کہ وہ ٹامور اور جوڈتھ کو آخر کار تلاش کرنے میں کامیاب ہو
گیا ہے۔ نیلا اسکرٹ اور پھر ٹائیگر کی کال دونوں نے مل کر اُسے مکمل
یقین دلا دیا تھا۔ وہ ٹائیگر کے انتظار میں وہیں رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد
ٹائیگر وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے ٹائیگر کے آنے پر کیبن کے دروازے کو
دھکیلا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ لیکن کیبن خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں نہ ہی کوئی
فرنیچر تھا اور نہ کوئی انسان۔ ٹائیگر کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ عمران نے منہ پر
انگلی رکھ کر اُسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور پھر تیزی سے کیبن کی عقبی
دیوار پر لگی ہوئی ایک پرانی سی کھونٹی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کھونٹی کو

پہلے کھینچا اور پھر اُسے اوپر اور نیچے کی طرف جھٹکا دیا۔ نیچے جھٹکا دیتے
ہی سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی کیبن کے فرش کا ایک حصہ
سائیڈ پر ہو گیا۔ اور اب فرش سے نیچے جاتا ہوا اور ایک پختہ سا راستہ
صاف دکھائی دینے لگا۔

"انتہائی محتاط انداز میں چلنا ہو گا۔ ٹامور خطرناک ایجنٹ ہے"____
عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا اور پھر وہ دونوں اس راستے پر
چلنے لگے۔ وہ دیواروں کے ساتھ لگ کر آہستہ آہستہ آگے بڑھتے چلے
گئے۔ آگے جا کر راستے کو ایک دیوار نے بند کر دیا۔ عمران نے دیوار
سے کان لگا دیا۔ لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران نے دیوار کی
جڑمیں بوٹ کو لمبائی کے رخ پھیرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس
کا بوٹ ایک ابھری ہوئی جگہ سے ٹکرایا اور عمران نے اس کا
اندازہ لگا کر اسے دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہو
گئی۔ اب دوسری طرف پھر راستہ تھا۔ لیکن اس کا اختتام ایک
دروازے پر ہو رہا تھا۔ جو بند نظر آ رہا تھا۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر کو
ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا تو ٹائیگر نے اس کی طرف ایک چپٹی مگر چھوٹی
نال کی گن بڑھا دی۔ عمران نے گن لے کر اُسے وہیں رکنے کا اشارہ
کیا۔ اور خود انتہائی محتاط انداز میں دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
اس نے گن کی نال دروازے کے درمیان کی ہول پر رکھی۔ اور یکے بعد
دیگرے دوبار اس کا ٹریگر دبا دیا۔ دوبار ہلکی سی ٹھس ٹھس کی آوازیں
سنائی دیں۔ اور عمران نے گن ہٹا کر کاندھے سے لٹکائی اور جیب
سے مشین پسٹل نکال لیا۔ کچھ دیر وہ دروازے کی سائیڈ میں کھڑا رہا۔

پھر اس نے پوری قوت سے بند دروازے پر لات ماری۔ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے سانس روک لیا تھا۔ اندر ایک میز پر کھانے پینے کا سامان پڑا ہوا تھا۔ لیکن کمرہ خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران تیزی سے کمرے کے دائیں ہاتھ پر موجود دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ جو کھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران اس راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور پھر سیڑھیوں پر پہنچ کر اس نے اپنا رکا ہوا سانس چھوڑ دیا۔ کیونکہ سیڑھیوں کے اوپر موجود فرش بنا ہوا تھا اور ایک کمرے کی چھت صاف نظر آ رہی تھی۔ اور عمران ساری صورتحال سمجھ گیا۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کمرے میں آیا تو یہ وہی کمرہ تھا جہاں عمران تہہ خانے کا راستہ کھولنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔ اُسی لمحے ٹائیگر بھی اس کے عقب میں پہنچ گیا۔

"وہ نکل گئے ٹائیگر۔ مجھ سے واقعی اب حماقتیں ہونے لگ گئی ہیں" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے کوٹھی کے لان کی طرف دوڑ پڑا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک بدستور بند تھا۔ عمران نے بڑے پھاٹک کا کنڈا کھولا اور پھر باہر سڑک پر آ گیا۔

"باس۔ وہ یقیناً پیدل گئے ہیں۔ اس لئے ہم انہیں چوک پر کور کر سکتے ہیں" ـــــ ٹائیگر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے چوک پر پہنچ گئے۔

جہاں ان کی کاریں بھی موجود تھیں۔ لیکن وہ دونوں وہاں نظر نہ آئے اور نہ ہی وہاں کوئی خالی ٹیکسی موجود تھی۔ وہاں موجود سیگرٹ بیچنے والے لڑکے سے انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ دونوں یہاں نہیں آئے اور نہ ہی یہاں سے کوئی ٹیکسی پچھلے آدھے گھنٹے کے دوران گئی یا آئی ہے۔

"وہ کہاں جا سکتے ہیں" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات موجود تھے۔ اور پھر وہ ٹائیگر کو وہیں رکنے کا کہہ کر تیزی سے واپس کوٹھی کی طرف مڑ گیا۔ اس کے ذہن میں خیال آیا تھا کہ اس نے کوٹھی کی تلاشی تو نہیں لی۔ ہو سکتا ہے وہ وہیں کسی کمرے میں چھپے ہوئے ہوں۔ لیکن کوٹھی میں پہنچ کر اس نے پوری کوٹھی چھان ماری۔ لیکن نہ ہی وہ عورت نظر آئی اور نہ اس کا ساتھی۔ عمران ایک بار پھر اس خفیہ راستے سے ہوتا ہوا کیبن میں پہنچا اور کیبن سے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کچھ دور کھیت میں اُسے دو آدمی بیٹھے کام کرتے نظر آئے تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے دو غیر ملکیوں کو تو نہیں دیکھا ادھر" ـــــ عمران نے ان میں سے ایک سے پوچھا۔

"غیر ملکی۔ جی ہاں۔ ابھی ایک جوڑا اس کیبن کے قریب نظر آیا تھا۔ وہ ادھر سامنے والی سڑک کی طرف گیا تھا۔ اس عورت نے نیلے رنگ کا انگریزی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس لباس سے ہی مجھے اندازہ ہوا ہے کہ وہ غیر ملکی تھے" ـــــ ایک آدمی نے جواب دیا اور عمران تیزی سے مڑ کر اس سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ جس کی طرف اس آدمی نے اشارہ کیا تھا۔ اس آدمی کی بات سن کر اب اُسے سمجھ آ گئی تھی کہ ان لوگوں نے کیا

کیا ہے۔ انہیں شاید کسی طرح ان کی آمد کی اطلاع مل گئی تو وہ اوپر
کوٹھی میں چھپ گئے۔ شاید ان کا خیال ہو گا کہ باہر نگرانی ہو رہی ہو
گی۔ اور جب عمران اور ٹائیگر پھاٹک سے نکلے تو وہ اسی خفیہ راستے
سے واپس کیبن سے ہوتے ہوئے باہر آ گئے۔ واقعی یہ لوگ انتہائی
ذہین ثابت ہو رہے تھے۔ جس سڑک کی طرف کھیت میں کام کرنے
والے نے اشارہ کیا تھا۔ وہ سڑک آگے جا کر کھیتوں میں ختم ہو گئی تھی
وہاں بھی دور دور تک بغیر فصل کے کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن دور
دور تک نہ ہی کوئی نیلے رنگ کا اسکرٹ نظر آ رہا تھا اور نہ سوٹ
میں ملبوس آدمی۔ ابھی عمران دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے عقب میں ایک
کار کی آواز سنائی دی۔ اور وہ تیزی سے مڑا۔ تو اسے ایک
کوٹھی سے سفید رنگ کی کار نکل کر دوسری طرف جاتی دکھائی دی۔
اسی لمحے ایک آدمی چیختا ہوا پھاٹک سے نکلا اور کار کے پیچھے چیختا
چلاتا ہوا دوڑنے لگا۔ عمران ایک لمحے میں ساری صورت حال سمجھ
گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور ٹائیگر
کی فریکوینسی سیٹ کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ ٹائیگر اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے
میں کہا۔

"یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں اوور" ـــــ دوسرے لمحے ٹائیگر کی
آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ دونوں مجرم سفید رنگ کی مزدا کار میں جنوبی حصے کی
طرف والی سڑک سے چوک کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کا تعاقب کرو۔

اور کسی صورت بھی انہیں نگاہ سے اوجھل نہ ہونے دینا اوور اینڈ
آل" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ونڈ بٹن دبا کر وہ واپس
دوڑنے لگا۔ کار کے پیچھے دوڑتا ہوا آدمی اب ایک طرف کھڑا
بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اس کا چہرہ اچانک دوڑنے اور غصے
اور پریشانی کی وجہ سے عجیب سا ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے" ـــــ عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"وہ غیر ملکی جوڑا میری کار لے گیا ہے۔ مجھے اچانک پورچ میں
کھڑی کار چلنے کی آواز سنائی دی۔ تو میں ڈرائنگ روم سے
اٹھ کر باہر آیا تو کار کوٹھی سے نکل رہی تھی۔ وہ ایک مرد اور عورت
تھے۔ اب غیر ملکیوں نے بھی ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے ہیں" ـــــ
اس آدمی نے انتہائی پریشان لہجے اور ہانپتے ہوئے انداز میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"وہ صرف آپ کی کار کے ہی نہیں بلکہ پورے ملک کے ڈاکو ہیں۔
آپ کی کار کا نمبر کیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"پورے ملک کے ڈاکو۔ اوہ۔ آپ کا تعلق پولیس سے ہے" ـــــ
اس آدمی نے انتہائی حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں خفیہ پولیس سے۔ نمبر بتائیے تاکہ ہم انہیں روک سکیں" ـــــ عمران نے
تیز لہجے میں جواب دیا۔ اور اس آدمی نے فوراً نمبر بتا دیا۔ اور عمران
تیزی سے آگے کی طرف دوڑ پڑا۔ ابھی وہ اپنی کار تک پہنچا ہی تھا
کہ اس نے دور سے ٹائیگر کی کار کو واپس آتے ہوئے دیکھا۔

"باس۔ میں دور دور تک چیک کر آیا ہوں۔ سفید مزدا کہیں بھی

نظر نہیں آئی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے عمران کے قریب آ کر کار روکتے ہوئے کہا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کار لے کر کسی قریبی کوٹھی میں گھس گئے ہیں۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں دیکھتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے دوڑتا ہوا واپس اسی راستے کی طرف مڑ گیا جدھر سے وہ آیا تھا۔ راستے میں اس نے تقریباً ہر کوٹھی میں جھانک کر دیکھا۔ لیکن سفید مزدا اسے کہیں کھڑی نظر نہ آئی۔ اچانک اُسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے دوڑتا ہوا عقبی طرف کھیتوں کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن یہاں سے بھی اُسے بے نیل و مرام واپس آنا پڑا۔ سفید کار اس طرح غائب ہو چکی تھی جیسے اس کا کہیں وجود ہی نہ ہو۔ اس کا ذہن واقعی بُری طرح الجھ گیا تھا۔ ٹامور کی ذہانت اُسے قدم قدم پر شکست دیتی چلی جا رہی تھی۔ اور اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر ٹامور کے مقابلے میں بے بس ہو کر رہ گیا ہو۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا واپس چوک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ذہن مسلسل اس نکتے پر قلابازیاں کھا رہا تھا کہ آخر یہ لوگ کار سمیت کہاں غائب ہو گئے ہوں گے پھر اچانک جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔
"اگر واقعی ٹامور نے ایسا کیا ہے تو پھر حقیقتاً وہ ایک ذہین آدمی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا چوک کی طرف بڑھنے لگا۔

"اب ہم یہاں مکمل طور پر محفوظ ہو چکے ہیں جوڈتھ۔ ان لوگوں کو اب دوبارہ یہاں آنے کا خیال تک بھی نہ آئے گا"۔۔۔۔ ٹامور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جوڈتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ایک بار پھر اُسی تہہ خانے میں پہنچ چکے تھے۔ جہاں وہ پہلے موجود تھے۔
"اگر انہوں نے کار ٹریس کر لی تو پھر"۔۔۔۔ جوڈتھ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"کار میں نے گیراج میں بند کر دی ہے۔ وہ اب اس کار کو پورے شہر میں ٹریس کرتے پھریں گے"۔۔۔۔ ٹامور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"لیکن اب ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے۔ تمہاری یہ بات تو درست ہے کہ باوجود میری کوشش کے ان لوگوں نے مجھے ہی چیک کیا ہے۔ اور میرے پیچھے لگ کر ہی وہ یہاں پہنچے ہیں۔ لیکن مجھے یہ انہیں شبہ کیسے پڑا۔

یہی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی۔۔۔۔ جوڈتھ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے۔ یہ سارا چکر ان لباسوں کی وجہ سے چلا ہے۔ یہ لوگ واقعی انتہائی ذہین ثابت ہو رہے ہیں۔ انہیں کسی طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے شاپیلار سپر سٹور سے یہ لباس منگوائے تھے۔ چنانچہ انہوں نے دراصل تمہارا تعاقب نہیں کیا بلکہ تمہارے نیلے اسکرٹ کے پیچھے آئے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے شہر میں جتنی بھی نیلے اسکرٹ پہنے ہوئے عورتیں انہیں نظر آرہی ہوں گی وہ ان کا تعاقب کر رہے ہوں گے"۔

ٹامور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جوڈتھ چونک پڑی۔

"اوہ۔ تم نے درست سوچا ہے۔ یقیناً یہی بات ہو گی۔ لیکن اب کیا ہو گا۔ اب ہمارے پاس یہاں تو دوسرے لباس بھی نہیں ہیں"۔۔۔۔ جوڈتھ نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں نے ان کا حل سوچ لیا ہے۔ رات کے اندھیرے میں ہم یہاں سے خاموشی سے نکلیں گے۔ اور ساتھ والی کسی کوٹھی میں گھس جائیں گے۔ میک اپ باکس ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کوٹھی میں رہنے والی عورت کا مقامی لباس تم پہنو گی اور وہاں رہنے والے مرد کا لباس میں پہنوں گا۔ اور پھر ہم اطمینان سے نکل جائیں گے۔ بس صرف رات ہونے تک ہمیں انتظار کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ ٹامور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جوڈتھ نے سر ہلا دیا۔

"اگر کیبن کا خفیہ دروازہ کھلنے کا الارم یہاں نصب نہ ہوتا تو ہم واقعی اس بار آسانی سے ٹریپ ہو جاتے۔ میرے تو خواب و خیال میں بھی نہ تھا

کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے۔ اور اتنا درست طور پر تعاقب ہو رہا ہے"۔۔۔۔ جوڈتھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس سارے مشن میں یہ لوگ پہلی بار ہم تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ ان کا مقابلہ ٹامور سے ہے۔ جس کی طرف آج تک بڑے سے بڑا جاسوس انگلی بھی نہیں اٹھا سکا"۔۔۔۔ ٹامور نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے ٹامور۔ لیکن میری چھٹی حس ایک بار پھر خطرے کا سائرن بجا رہی ہے۔ مجھے ایک بار پھر یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی بھیانک خطرہ تیزی سے ہماری طرف بڑھ رہا ہو"۔۔۔۔ جوڈتھ نے قدرے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ نفسیاتی طور پر اس بھاگ دوڑ کا اثر ہے۔ تم بے فکر رہو۔ وہ زندگی بھر یہ بات نہیں سوچ سکتے کہ ہم کار حاصل کر لینے کے باوجود واپس اس کوٹھی کے تہہ خانے میں پہنچ جائیں گے۔ میں نے کار حاصل اس لئے کی تھی تاکہ وہ نفسیاتی طور پر یہی سمجھیں کہ ہم کار کے ذریعے لازماً اس کالونی سے باہر نکل گئے ہیں۔ اگر ہم کار حاصل نہ کرتے تو پھر یقیناً انہیں یہ خیال آسکتا تھا کہ ہم کہیں واپس اس تہہ خانے میں نہ آگئے ہوں"۔۔۔۔ ٹامور نے کہا۔

"تو کار کا فیصلہ تم نے اس آدمی کو سڑک پر دوڑتے ہوئے دیکھ کر کیا تھا"۔ جوڈتھ نے کہا۔

"ہاں۔ وہ جب اس کوٹھی کے سامنے سے گزرا تھا تو میں نے اسے پہچان لیا تھا۔ وہ عمران تھا۔ میں نے اس کی تصویر دیکھی ہوئی ہے۔ اس کو

دیکھ کر ہی میں نے سوچا کہ اُسے صرف اس صورت میں ڈاج دیا جا سکتا ہے کہ ہم کار لے کر اس کے سامنے نکل جائیں" ـــــ ٹامور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ مین ہیڈ کوارٹر نے اسے مارنے پر پابندی نہ لگا دی ہوتی۔ تو اس وقت اسے آسانی سے مارا جا سکتا تھا" ـــــ جوڈتھ نے کہا۔

"نہیں۔ اگر میں اس پر گولی چلا دیتا تو پھر یقیناً ہم گھیر لئے جاتے۔ وہ اکیلا نہیں ہو گا۔ اس کے ساتھی بھی ضرور ادھر ادھر موجود ہوں گے" ـــــ ٹامور نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جوڈتھ اس کی بات کا کوئی جواب دیتی۔ کچھ فاصلے پر ایک ہلکا سا کھٹکا سنائی دیا اور وہ دونوں چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ٹامور تیزی سے لیکن محتاط انداز میں گیلری کی طرف بڑھ گیا جس کے اختتام پر سیڑھیاں تھیں۔ اسے کھٹکا اس سمت سے سنائی دیا تھا۔ کھٹکا ایک بار پھر سنائی دیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی فرش کے اس حصے کو ہٹانے کی کوشش کر رہا ہو۔ جس کے نیچے سیڑھیاں تھیں۔ وہ تیزی سے مڑا اور اُسی طرح پنجوں کے بل دوڑتا ہوا واپس کمرے میں آ گیا۔

"کیا ہوا" ـــــ جوڈتھ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

"ہم بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ وہ لوگ اوپر موجود ہیں۔ اور لازماً انہوں نے اس کیبن والے حصے کو بھی گھیر رکھا ہو گا" ـــــ ٹامور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اب کیا ہو گا" ـــــ جوڈتھ نے بُری طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ مت۔ یہ کوٹھی ٹیری گروپ کے استعمال میں رہی ہے۔ اس

لئے مجھے اس کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ میں انہیں ایک بار پھر آسانی سے ڈاج دے سکتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ" ـــــ ٹامور نے کہا۔ اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے کیبن کی طرف راستہ جاتا تھا۔ دروازے سے نکل کر وہ سرنگ نما راستے میں پہنچا اور پھر بائیں طرف دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے اس کی جڑ میں ایک خاص جگہ پر بوٹ کی ٹو دو بار ماری تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار درمیان سے پھٹ گئی۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ وہ دونوں تیزی سے دیوار میں بننے والے اس خلا کو پار کر کے دوسری طرف آ گئے۔ تو ٹامور نے مڑ کر سائیڈ پر ایک بار پھر دیوار کی جڑ میں پہلے کی طرح مخصوص انداز میں پیر مارے تو دیوار اُسی طرح ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ برابر ہو گئی۔ لیکن اب وہاں اندھیرا اس قدر شدید ہو گیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو بھی نہ دیکھ سکتے تھے۔

"اس کمرے کا انہیں کسی صورت بھی پتہ نہ چل سکے گا۔ اس لئے وہ ایک بار پھر ہمیں ڈھونڈھ کر بے نیل و مرام چلے جائیں گے" ـــــ ٹامور نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"کاش ایسا ہی ہو" ـــــ جوڈتھ نے دھیرے سے کہا۔ اور وہ دونوں دیوار کی سائیڈ پر اس سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئیں۔ اور اب انہیں وہ چھوٹا سا کمرہ کچھ کچھ نظر آنے لگ گیا تھا۔ ٹامور دیوار سے کان لگائے کھڑا تھا۔ اس کی پوری توجہ دوسری طرف سے آنے والی آوازوں پر لگی ہوئی تھی۔ لیکن دوسری طرف اب خاموشی تھی۔ اچانک ٹامور کو وہاں کھڑے کھڑے

ہلکا سا چکر آیا تو وہ چونک پڑا۔

"یہ ۔۔۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ اُسی لمحے جوڈتھ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یہاں آکسیجن کی کمی ہے۔ تھوڑا سانس لو" ۔۔۔ ٹامور نے آہستہ سے کہا۔ لیکن اُسی لمحے اس کا ذہن زور سے گھوما اور وہ بُری طرح لڑکھڑایا۔ لیکن دوسرے لمحے جوڈتھ لہرا کر نیچے فرش پر گری اور ٹامور نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی آخری کوشش کی مگر اس کوشش کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی یک لخت تاریک ہو گیا۔ اور ذہن پر مکمل تاریکی چھانے سے پہلے آخری احساس اس کے ذہن میں دور سے کسی خوفناک دھماکے کی آواز سننے کا تھا۔ اور اس کے بعد اس کے حواس مکمل تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

"کچھ پتہ چلا باس" ۔۔۔ ٹائیگر نے عمران کے واپس اس تک پہنچتے ہی بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ویسے تو پتہ نہیں چلا۔ لیکن میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے" عمران نے کہا اور ساتھ موجود ٹائیگر کی کار کا دروازہ کھول کر وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کی پیروی کرتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر سوالیہ نشان صاف نظر آ رہا تھا۔ سامنے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایم۔جی ڈکٹا فون کے رسیونگ سیٹ کا بلب آف تھا۔ شاید ٹائیگر نے اُسے آف کر دیا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اُسے آن کیا تو بلب دوبارہ جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی رسیونگ سیٹ سے مدھم سی آوازیں ابھریں اور ٹائیگر چونک پڑا۔ عمران نے کان رسیونگ سیٹ کے بالکل قریب کر لیا اور چند لمحوں بعد اس نے سر ہٹایا تو اس کے چہرے پر مسرت کے

آثار نمایاں تھے۔

"یہ ٹامور خاصا ذہین آدمی ہے۔ میں نے اس کی ذہانت کو سامنے رکھتے ہوئے آئیڈیا لگایا تھا اور میرا آئیڈیا درست نکلا ہے۔ وہ دونوں ایک بار پھر اُسی تہہ خانے میں پہنچ چکے ہیں۔ گو الفاظ تو سمجھ نہیں آرہے۔ لیکن بہرحال میں نے اتنا سن لیا ہے کہ آوازیں ایک مرد اور ایک عورت کی ہیں۔ ان کا خیال ہوگا کہ ہم دوبارہ اس طرف کا خیال بھی نہ کریں گے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا وہ کار لے کر اسی کوٹھی میں پہنچ گئے ہیں۔ اگر ایسی بات تھی تو انہیں کار حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی" ____ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی نفسیاتی ڈاج دینے کی کوشش کی ہے ٹامور نے۔ کار دیکھ کر ظاہر ہے ہر آدمی کے ذہن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ وہ اس کالونی سے نکل گئے ہوں گے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ واقعی انتہائی زبردست ڈاج ہے۔ تو اب" ____ ٹائیگر نے کہا۔

"تم کار لے کر اس کیبن کی طرف جاؤ۔ اور اگر یہ لوگ اس طرف سے نکلیں تو تم نے انہیں بے ہوش کرنا ہے۔ مارنا نہیں۔ کیونکہ فارمولا ان سے برآمد کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اسے کہیں چھپا دیا ہو" ____ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے کار سے نیچے اتر آیا۔ وہ چپٹی سی نال والی گن اس کے کاندھے سے ابھی تک لٹک رہی تھی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اُسی کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی کا پھاٹک بالکل اسی انداز میں تھوڑا سا

کھلا ہوا نظر آرہا تھا۔ جس طرح وہ اُسے خود کھول کر باہر آئے تھے اور عمران مسکرا دیا۔ کیونکہ ٹامور نے بھی انتہائی ذہانت سے کام لیا تھا۔ کہ اگر وہ کسی طرح واپس بھی آئیں تو پھاٹک کو اُسی انداز میں دیکھ کر دور سے ہی سمجھیں کہ وہ لوگ واپس نہیں آئے۔ ظاہر ہے کار کے لئے تو پورا پھاٹک کھولنا پڑتا ہے۔ لیکن پھاٹک سے آگے گرد میں کار کے ٹائروں کے نشانات واضح طور پر نظر آرہے تھے اور یہ نشانات ایک سائیڈ پر بنے ہوئے گیراج کی طرف جا رہے تھے۔ عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ وہ ایم۔ جی ڈکٹافون سے ان کی تہہ خانے میں موجودگی کی تصدیق کر چکا تھا۔ اس لئے اسے بند گیراج کو کھولنے کی ضرورت نہ تھی۔ ورنہ عام حالات میں وہ لازماً پہلے اُسے چیک کرتا۔ کہ کہیں وہ خود بھی کار کے ساتھ گیراج کے اندر نہ چھپے ہوئے ہوں۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتا ہوا اس چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے اس ابھرے ہوئے پتھر کو ایک بار پھر دبایا لیکن اس کی وہی پہلے جیسی حالت تھی۔ عمران نے کوٹ کی ایک مخصوص جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور اس کا مضبوط پھل اس نے اس اینٹ کے ساتھ جھری کے اندر پوری قوت سے ڈالا اور پھر اس کے دستے کو زور سے سائیڈ پر جھٹکا دیا۔ دو چار بار ایسے جھٹکے دیتے ہی وہ اینٹ آدھی سے زیادہ اوپر کو اٹھ گئی۔ ایک ہاتھ سے اس اٹھی ہوئی اینٹ کو کنارے سے پکڑا اور پھر خنجر ایک طرف رکھ کر دوسرے ہاتھ سے بھی اُسے پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے جھٹکا دے کر اینٹ کو باہر نکال لیا۔ اب اینٹ کے عین نیچے ایک سوراخ سا نظر آرہا تھا۔ جب کہ اینٹ کے نیچے ایک ہک لگا ہوا تھا۔ اور اس

اینٹ کے چاروں کناروں پر انتہائی مضبوط اور جدید قسم کے سپرنگ تھے۔ جو جھٹکوں کی وجہ سے ٹوٹ چکے تھے۔ اور جن کی وجہ سے یہ اینٹ اوپر نیچے ہوتی تھی۔ عمران ایسے سسٹم کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ اس سوراخ سے تار باہر نکال کر ہک میں لگا دی جائے تو اس اینٹ کے دبنے سے میکنزم آن ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس ٹامور نے تار اندر کھینچ کر اس میکنزم کو بیکار کر دیا ہے۔ اور جب وہ چاہتا ہے تار کو ہک میں لگا کر میکنزم آن کر لیتا ہے۔ سوراخ اس قدر چوڑا بھی نہ تھا کہ وہ اس میں ہاتھ ڈال کر نیچے کہیں موجود تار باہر نکال لیتا۔ اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی چوڑی نال والی گن اتاری اور اس کا دہانہ اس سوراخ پر رکھ کر اس نے مسلسل کئی بار ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ ٹھس ٹھس کی آوازیں ابھریں اور پھر عمران گن سمیت تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسے یقین تھا کہ انتہائی زود اثر گیس اندر موجود ٹامور اور اس کی ساتھی عورت کو فوراً ہی بے ہوش کر دے گی۔ کیونکہ وہ اطمینان سے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

چند منٹ انتظار کرنے کے بعد اس نے گن ایک طرف رکھی اور پھر کوٹ کے اندرونی جیب سے اس نے ایک سنہرے رنگ کی پتی نکالی اور اس کا کونا موڑ کر اس نے اس پتی کو اس سوراخ میں ایڈجسٹ کیا اور گن اٹھا کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے سے باہر راہداری میں آ گیا۔ اسی لمحے اندر ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ دھماکہ کسی طاقتور بم پھٹنے کا تھا۔ عمران چند لمحے باہر ہی کھڑا رہا۔ کیونکہ کمرے کے کھلے

دروازے سے گرد وغبار کا بادل سا باہر نکل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد جب گرد و غبار ختم ہوا تو عمران کمرے میں داخل ہوا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ فرش کا ایک کافی بڑا حصہ ٹوٹ چکا تھا۔ اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اور کمرے کی طرف جاتی ہوئی راہداری کا کچھ حصہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے راہداری میں آ گیا۔ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس مخصوص ٹائپ کی تھی۔ یہ جس قدر تیزی سے اثر کرتی تھی اسی قدر تیزی سے اس کے اثرات بھی ختم ہو جاتے تھے۔ اور یہ گیس بے رنگ و بے بو بھی تھی۔ اس لئے اس کا احساس بھی نہ ہو سکتا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے میں پہنچا تو ایک بار پھر اچھل پڑا۔ کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ وہ تیزی سے دوسری طرف موجود کھلے دروازے کی طرف گیا۔ اور پھر سرنگ میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اوہ۔ وہ شاید گیس فائر ہونے سے پہلے کھسک کر فرار ہو گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے دوڑتے ہوئے سوچا۔ لیکن وہ بہرحال مطمئن تھا۔ کہ کیبن کے باہر ان کے استقبال کے لئے ٹائیگر موجود ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیبن سے ہوتا ہوا باہر آ گیا۔ اس نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن وہ دونوں کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ اسی لمحے کچھ فاصلے پر موجود ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر ٹائیگر آتا دکھائی دیا۔ اور ٹائیگر کو وہاں دیکھ کر عمران کے ہونٹ ایک بار پھر بھنچ گئے۔

"کیا ہوا باس۔ وہ اندر نہیں ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ یہاں سے نہیں نکلے" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں باس۔ میں اس لئے سامنے موجود تھا۔ ادھر سے آپ سے پہلے کوئی نہیں نکلا" ـــــ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم ادھر کوٹھی کی طرف سے تہہ خانے میں آؤ۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں چھپے ہوئے ہوں اور اس راستے سے نکل جائیں" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر پلٹ کر دوڑ پڑا۔ عمران دوبارہ کیبن میں داخل ہوا اور دوڑتا ہوا واپس اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا اپنا ذہن بری طرح چکرا رہا تھا۔ یہ تو اسے یقین تھا کہ یہ لوگ نیچے تہہ خانے میں موجود تھے۔ لیکن یہ کہاں گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ لیکن کمرہ اسی طرح خالی پڑا ہوا تھا۔ اور وہاں مکمل خاموشی اور سکوت تھا۔ عمران نے اس تہہ خانے کی دیواروں کو ٹھونک بجا کر چیک کرنا شروع کر دیا۔ کہ کہیں اس کمرے سے کوئی اور راستہ نہ ہو۔ اور اس دوران ٹائیگر بھی وہاں پہنچ گیا۔ لیکن سر توڑ کوشش کے باوجود کوئی راستہ دستیاب نہ ہو سکا۔ کمرے کی دیواریں اور فرش مکمل طور پر ٹھوس تھا۔

"یہ انسان ہیں یا جنات" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کی تیز نظریں مسلسل کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"ہو سکتا ہے ہمیں غلط فہمی ہوئی ہو" ـــــ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ وہ یہیں موجود تھے" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ایک بار پھر عقبی دروازے سے نکل کر دوسری

طرف سرنگ میں پہنچا۔ اس کی تیز نظریں یہاں کی دیواروں کا بھی جائزہ لے رہی تھیں۔ کہ اچانک وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ بائیں طرف دیوار کے عین جڑ میں اسے قدموں کے نشانات گرد پر نظر آگئے۔ اور عمران تیزی سے اس طرف کو بڑھا۔ اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ اسی جگہ دیوار کی جڑ میں ایک پتھر سا ذرا سا باہر نکلا ہوا اسے نظر آگیا تھا۔ عمران نے اس پتھر پر دباؤ ڈالا۔ لیکن پتھر نہ ہلا۔ تو اس نے اس پر زور سے ٹھوکر ماری لیکن کچھ نہ ہوا۔ تو اس نے دوسری بار زور سے ٹھوکر ماری اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ کیونکہ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ گئی۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے فرش پر ایک مرد اور ایک عورت ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔

"یہ اندر کیسے بے ہوش ہو گئے" ـــــ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"اس دیوار میں یقیناً کوئی نہ کوئی رخنہ ایسا ہے جہاں سے گیس اندر داخل ہو گئی ہے۔ اور بند کمرے کی وجہ سے آکسیجن ویسے ہی کم مقدار میں تھی۔ اس لئے گیس کا اثر بھی فوری ہو گیا۔ بہرحال ٹامور ہمیں ایک بار پھر ڈاج دے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر میں ان کی آوازیں ایم جی ڈکٹا فون کے رسیور سے نہ سن چکا ہوتا۔ تو یقیناً میں بھی یہی سمجھتا کہ یہاں یہ لوگ آئے ہی نہیں" ـــــ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے ہی آنے لگا۔ لیکن عمران نے اسے رکنے کا اشارہ کیا اور ٹائیگر وہیں باہر ہی رک گیا۔ عمران نے اس مرد کو جو یقیناً ٹامور تھا اور اوندھے منہ پڑا ہوا تھا سیدھا کیا اور پھر بیٹھ کر

اس کے لباس کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گیا۔ اُسے اس سپر میزائل کے
فارمولے کی تلاش تھی۔ لیکن لباس کی انتہائی باریک بینی سے تلاشی
لینے کے باوجود فارمولے والی فلم اُسے نہ ملی۔ تو اس نے اس کی جرابیں
چیک کیں اور پھر اس کے بوٹ کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔ چند
لمحوں بعد وہ اس کے دونوں بوٹ اتار چکا تھا۔ چند لمحوں تک وہ ان
کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔
اس نے بوٹ کی ایڑی کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو ایڑی
ایک سائیڈ سے نکل کر اس طرح کھل گئی جیسے دوسری طرف سپرنگ
لگے ہوئے ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔
کیونکہ ایڑی کے اندرونی حصے میں باقاعدہ خلا تھا۔ جس کے اندر
فارمولے والی فلم صاف دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے فارمولا نکالا
اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

" یہ لوگ چار گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتے۔ لیکن پھر بھی
تم محتاط رہنا۔ میں آرہا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے باہر آ کر ٹائیگر سے کہا۔
اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آپ نے خواہ مخواہ اتنے خطرناک ایجنٹ کو چھوڑ دیا "۔۔۔۔
دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے منہ
بناتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

" صرف عمارت کا نام دانش منزل رکھنے سے آدمی دانشور نہیں
ہو جاتا۔ یہ انتہائی قیمتی چیز ہے اور خدا کی بخشی ہوئی نعمت بھی۔ اس
لئے جس میں یہ نظر آ جائے اس کی قدر کرنی ہی پڑتی ہے اور ٹامور نے
ثابت کر دیا ہے کہ وہ صرف ذہین ہی نہیں ہے بلکہ سپر مائینڈ ایجنٹ
ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو آپ نے ٹامور کو اس لئے جانے دیا ہے کہ وہ سپر مائینڈ ایجنٹ
ہے "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ واقعی سپر مائینڈ ایجنٹ ثابت ہوا ہے۔ اور شاید یہ پہلا
آدمی ہے جس نے اپنی بے پناہ ذہانت سے یقیناً مجھے نیچا کر رکھ دیا تھا "

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ بہرحال وہ مجرم ہے۔ اور مجرم کی ذہانت ہمیشہ جرائم میں استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مجرم کو چھوڑ دینا میری نظر میں زیادتی ہے " ـــــ بلیک زیرو کا موڈ مسلسل آف تھا کیونکہ عمران نے ٹامور اور اس کی ساتھی عورت کو بے بس کر لینے کے باوجود چھوڑ دیا تھا۔ البتہ اس کی نگرانی کے لئے ممبران کو ہدایات جاری کی تھیں۔ چنانچہ ابھی آخری اطلاع ملی تھی۔ کہ ٹامور سرحدی شہر میں پہنچ کر ایک سمگلر کے ذریعے اپنی ساتھی سمیت کافرستان کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ یہ اطلاع صفدر نے دی تھی۔ جسے عمران نے ٹامور کے تعاقب میں لگا رکھا تھا۔ اور عمران نے اُسے واپس آجانے کا کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔

" مجھے معلوم ہے بلیک زیرو۔ اور جس طرح وہ دونوں بے بس ہو چکے تھے انہیں آسانی سے ختم کیا جا سکتا تھا۔ لیکن تم نے اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ ٹامور اور اس کی ساتھی عورت جوڈتھ کے مر جانے سے بلیک تھنڈر جیسی تنظیم تو ختم نہ ہو سکتی تھی۔ وہ کسی اور ایجنٹ کو یہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیج دیتی۔ ہم کب تک اس فارمولے کی حفاظت کرتے رہتے " ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہو کر کہا۔

" لیکن آپ نے جو جعلی فلم اس کے ذریعے بھجوائی ہے اس سے انہیں پتہ نہیں چل جائے گا۔ کہ یہ اصل فارمولا نہیں ہے وہ پھر دوڑے نہیں آئیں گے " ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہیں تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ یہ آنکھ مچولی ٹائپ مشن کو اگر اس طرح جاری رہنے دیا جاتا تو شاید ساری عمر ہی اس مشن کا خاتمہ نہ ہوتا۔ چنانچہ اس چکر کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے میں نے پلاننگ کی ہے۔ اور تم دیکھنا کہ وہ لوگ اس فارمولے سے پوری طرح مطمئن ہو جائیں گے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آخر کیسے " ـــــ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ تاکہ تمہاری ناراضگی دور ہو سکے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں ان سے اس قدر ناراض ہو۔ کیونکہ انہوں نے اپنی ذہانت سے حقیقتاً تمہیں زبردست ڈاج ہی نہیں دیا بلکہ اس قدر حفاظتی اقدامات کے باوجود تمہاری موجودگی میں یہاں سے فارمولا بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ بہرحال جب میں نے ٹائیگر سمیت انہیں تلاش کر لیا۔ تو میرے ذہن نے فوری طور پر ایک پلاننگ تیار کی تاکہ اس اینڈلیس مشن کو واقعی کسی اینڈ تک پہنچایا جا سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ جس طرح وہ اس چھوٹے کمرے میں چھپے ہوئے تھے ان کا ٹریس ہو جانا آسان نہ تھا۔ چنانچہ میں نے اس کو بنیاد بنایا۔ گیس کا اثر چار گھنٹوں تک رہتا ہے۔ چنانچہ میں ٹائیگر کو وہیں چھوڑ کر فارمولے سمیت سیدھا سرداور کی لیبارٹری پہنچا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ سرداور کی مدد سے اس فارمولے میں کوئی ایسی بنیادی تبدیلی کر دی جائے جس سے بظاہر یہ فارمولا بالکل درست معلوم ہو۔ لیکن جب اس کی مدد سے سپر میزائل تیار کئے جائیں۔ تو ان میں کوئی ایسا نقص رہ جائے جو کسی طرح بھی قابل حل نہ ہو۔ مجھے احساس

ہے کہ بلیک تھنڈر کے پاس یقیناً انتہائی قابل سائنسدان موجود ہوں گے۔
اس لئے میں کوئی ایسی تبدیلی چاہتا تھا جو ان کی سمجھ میں بھی نہ آ سکے۔ اس لئے
میں سردادر کے پاس گیا اور پھر سردادر نے دہیں ڈاکٹر حسن مرحوم کی
لیبارٹری سے اس سائنسدان کو بھی فوری طور پر بلوا لیا۔ جس نے دراصل یہ
فارمولا ایجاد کیا تھا۔ پھر ہم تینوں نے بے حد مغز ماری کے بعد آخر کار اس
کا حل تلاش کر لیا۔ چنانچہ فارمولے کی ایک دوسری کاپی لیبارٹری
میں تیار کی گئی۔ اور پھر اس کاپی میں وہ تبدیلی کر دی گئی جو ہم نے طے کی
تھی۔ یہ بظاہر انتہائی معمولی تبدیلی تھی۔ لیکن اس تبدیلی نے فارمولے
کی بنیادی تھیوری کو اس طرح تبدیل کر دیا تھا کہ اس سے سپر میزائل
تو تیار ہو سکتا تھا۔ لیکن تیار ہونے کے بعد وہ کسی طور بھی سپر میزائل کے
طور پر کام نہ کر سکتا تھا اور بنیادی تھیوری میں اس تبدیلی کو سمجھنا بھی
ناممکن تھا۔ اگر ہم نے اصل فارمولا نہ دیکھا ہوتا تو ہم بھی لاکھ سر ٹپکنے کے
باوجود اسے ٹھیک نہ کر سکتے۔ بہرحال میرا مقصد پورا ہو گیا۔ اصل فارمولا
خاموشی سے اس سائنسدان کے حوالے کر دیا گیا اور تبدیل شدہ
فارمولے کی فلم لے کر میں واپس وہاں پہنچا جہاں ابھی تک وہ دونوں
اسی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ گو اب انہیں ہوش میں آنے
میں صرف آدھا گھنٹہ باقی رہ گیا تھا۔ بہرحال میں نے فارمولا اس کے
بوٹ کی ایڑی میں واپس اسی جگہ اسی طرح رکھ کر ایڑی کو دوبارہ
بوٹ سے فٹ کیا۔ اور پھر بوٹ ٹامور کو پہنا کر تسمے اسی طرح باندھ
دیئے۔ اس کے بعد میں نے اسے بالکل اسی پوزیشن میں لٹا دیا جس
پوزیشن میں وہ پہلے پڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ دیوار برابر کر کے میں

ٹائیگر سمیت کوٹھی سے باہر آ گیا۔ اور باقی تم جانتے ہو کہ سیکرٹ
سروس کے ممبران اس کی نگرانی کرتے رہے۔ ظاہر ہے جب انہیں
ہوش آیا ہو گا تو ان کے تصور میں بھی یہ نہیں آ سکتا کہ اسے چیک
کر کے چھوڑ دیا گیا ہے۔ فارمولا بھی ٹامور نے چیک کر لیا ہو گا چنانچہ
وہ یہی سمجھ رہا ہو گا کہ ہم اسے ٹریس نہیں کر سکے۔ اور ناکام ہو کر
واپس چلے گئے ہیں۔ باقی تمہیں معلوم ہی ہے کہ وہ کس طرح رات کو
کوٹھی سے نکلے۔ ایک ملحقہ کوٹھی میں انہوں نے ایک نوجوان عورت
اور مرد کو بے ہوش کر کے ان کے لباس اتار کر پہنے اور پھر وہ
اطمینان سے ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے۔ انہوں نے میک اپ بھی
مقامی کر لیئے تھے۔ کیونکہ لباس مقامی تھے۔ وہاں سے سرحدی شہر اور
اب صفدر کی کال کے مطابق وہ کافرستان پہنچ چکے ہیں۔ جہاں
سے ظاہر ہے آسانی سے وہ آرمینیا پہنچ جائیں گے۔ فارمولا بھی
انہوں نے چیک کر لینا ہے۔ فارمولا بھی اصل ہو گا۔ اس طرح ٹامور
اور اس کی ساتھی عورت یقیناً مجھ پر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
واضح شکست دینے پر قہقہے لگائیں گے۔ اور اپنی عقلمندی پر خود ہی
اپنے آپ کو شاباش دیں گے۔ دیتے رہیں ہمارا کیا بگڑتا ہے"۔
عمران نے کہا۔ اور اس بار بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اسے چونکہ
اس درمیانی تفصیل کا علم نہ تھا۔ اس لئے وہ یہی سمجھ رہا تھا۔ کہ
عمران نے کوئی انتہائی فلم دے کر انہیں واپس بھجوا دیا ہے۔ لیکن
اب اسے معلوم ہوا تھا کہ اصل سپر مائنڈ ہونے کا مظاہرہ تو عمران
نے کیا ہے۔ ورنہ واقعی یہ مشن کبھی ختم نہ ہو سکتا۔

"ویسے عمران صاحب۔ یہ ٹامور شاید دنیا کا واحد خوش قسمت ترین آدمی ہے جس کے بوٹ کے تسمے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اپنے ہاتھوں سے باندھے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"نہ صرف باندھے ہیں بلکہ کس کے باندھے ہیں تاکہ دانش بھی دانش منزل میں ادھ سوری بوٹ میں ساتھ ہی بند ہو جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو اس کے اس ترکی بہ ترکی جواب پر بے اختیار شرمندہ سی ہنسی ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

"اب ایک کپ چائے پلوا دو تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پہلی شکست کا کچھ غم غلط کیا جا سکے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکست"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ٹامور کے نقطہ نظر سے تو اسے شکست ہی کہا جائے گا۔ نہ صرف شکست بلکہ واضح شکست"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور مسکراتا ہوا سائیڈ پر بنے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

لیڈیز آئی لینڈ

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

لیڈیز آئی لینڈ ـــ ایک ایسا جزیرہ ـــ جہاں صرف عورتیں رہتی تھیں حکومت بھی عورتوں کی تھی ـــ اور رعایا میں بھی صرف عورتیں ہی شامل تھیں۔

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں مردوں کا داخلہ نہ صرف ممنوع تھا بلکہ اسے ناممکن بنا دیا گیا تھا ـــ کیوں ـــ ؟

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک خفیہ سائنسی لیبارٹری کام کر رہی تھی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے تھے ـــ کیوں ـــ کیا وہ اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ـــ یا ـــ ؟

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں صرف عورتوں کو رکھا ہی اس لئے گیا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں کسی طرح داخل ہی نہ ہو سکے۔

صالحہ ـــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نئی رکن ـــ جسے چیف نے لیڈیز آئی لینڈ کی اس خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کا پہلا مشن سونپا۔ یہ مشن اس کا ٹیسٹ مشن تھا ـــ کیا صالحہ اس مشن میں کامیاب رہی ـــ یا ـــ ؟

لیڈیز آئی لینڈ ـــ جہاں صرف جولیا اور صالحہ نے مشن مکمل کرنا تھا لیکن وہ دونوں پہلے ہی مرحلے میں ناکام رہیں ـــ کیوں ـــ ؟ ان کا انجام کیا ہوا ـــ ؟

مادام روزی ـــ لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج ـــ جو ایکریمیا کی سپر ایجنٹ تھی ـــ کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے سے روکنے میں کامیاب ہو سکی ـــ یا ـــ ؟

- کیا عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ میں مشن مکمل کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ـــ یا ـــ ؟

منفرد کہانی ۔ حیرت انگیز واقعات ' بے پناہ سسپنس ۔ تیز رفتار ایکشن پر مشتمل ایک شاہکار ایڈونچر

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

فائٹنگ مشن

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

فائٹنگ مشن ـــــ ایک مشن جس میں پاکیشیا اور کافرستانی سیکرٹ سروسز براہ راست ایک دوسرے کے مقابلے پر اتریں اور پھر ایک خوفناک اور ہولناک مسلسل فائٹ کا آغاز ہو گیا۔

شاگل ـــــ کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف جسے حکومت کافرستان نے اس مشن میں بطور آلہ کار استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن شاگل نے اپنی اہمیت حکومت پر ثابت کر دی تو حکومت کو مجبوراً پورا مشن شاگل کو سونپنا پڑا۔ انتہائی دلچسپ واقعات۔

سردار کارو ـــــ کافرستان کا ایک ایسا فائٹر ـــــ جس نے عمران کو کھلے عام جسمانی فائٹ کا چیلنج کر دیا اور عمران کو یہ چیلنج قبول کرنا پڑا۔

سردار کارو ـــــ ایک ایسا فائٹر جو مارشل آرٹ میں مہارت ـ بے پناہ طاقت اور ذہانت کی بنا پر عمران کا حقیقی مدمقابل ثابت ہوا۔

سردار کارو ـــــ جس کے مقابل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان مارشل آرٹ اور جسمانی فائٹ میں بونے نظر آنے لگے۔

- سردار کارو اور عمران کے درمیان ہونے والی انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ـــــ ایک ایسی فائٹ ـــــ جس میں شکست کا مطلب یقینی موت تھا۔
- وہ لمحہ ـــــ جب خوفناک فائٹ کے دوران عمران باوجود اپنی بے پناہ مہارت۔ طاقت اور ذہانت کے سردار کارو کے داؤ میں پھنس کر موت کی دلدل میں اترتا چلا گیا۔

صالحہ ـــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نئی ممبر ـــــ جس نے تن تنہا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی زندگیاں بچانے کے لئے موت کی جنگ لڑی ـــــ ایسی خوفناک اور پُرخطر جنگ جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

فائٹنگ مشن ـــــ ایک ایسا مشن ـــــ جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس شدید زخمی ہو کر بے بس ہو گئی اور ان کے بچ نکلنے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا۔ انتہائی خوفناک اور صبر آزما جدوجہد۔

- انتہائی تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے خوفناک واقعات ـ مسلسل اور جان لیوا ایکشن ـ اعصاب کو جھٹکا دینے والا سسپنس۔

ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں ہر لحاظ سے ایک منفرد مقام کا حامل ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک انتہائی منفرد کہانی۔

جولیانا ٹاپ ایکشن

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

★ جولیا کو اغوا کر کے ایک خوفناک اور ناقابلِ علاج بیماری میں مبتلا کر دیا گیا ——— کیوں ——— ؟

★ ایک مجرم تنظیم کی ایسی گہری اور خطرناک سازش کہ عمران بھی اس سازش کا آلہ کار بننے پر مجبور ہو گیا۔

★ عمران ——— جس نے اپنے ہاتھوں خود جولیا کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے مجرموں کے حوالے کر دیا۔

★ مادام جیکی ——— ایک منفرد کردار ——— جس نے جولیا کی زندگی بچانے میں اہم کردار ادا کیا ——— مادام جیکی کون تھی ——— ؟

★ جولیا ——— جو مادام جیکی کا احسان اتارنے کے لئے ایکریمیا اور روسیاہ کے ایجنٹوں سے اکیلی ہی ٹکرا گئی ——— ایسا خوفناک ٹکراؤ جس کا نتیجہ موت کے سوا اور کچھ نہ نکل سکتا تھا۔

★ جولیا شدید زخمی ہونے کے باوجود جب فارم میں آئی ——— تو "جولیانا ٹاپ ایکشن" کا آغاز ہو گیا ——— ایسا ایکشن ۔ جو صرف جولیا ہی مکمل کر سکتی تھی۔

★ عمران اور صفدر ——— جو جولیا اور مادام جیکی کو بچانے کی غرض سے یقینی موت کا شکار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

★ ایک ایسا مشن ——— جس سے جولیا۔ عمران اور صفدر کا کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر وہ تینوں ہی اس مشن کی خاطر اپنی جانوں پر کھیل گئے ——— کیوں ——— ؟

★ وہ لمحہ ——— جب جولیا کے جسم پر انتہائی درندگی سے کوڑے برسائے گئے اور جب عمران اور صفدر دونوں کار کے خوفناک اور جان لیوا ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گئے۔

★ جولیا کی زندگی کا ایک ایسا کارنامہ ——— جس پر شاید جولیا کو بھی ہمیشہ فخر رہے گا۔

★ اس مشن کا انجام کیا ہوا ——— ؟ جس سے کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود جولیا۔ عمران اور صفدر تینوں موت کے خوفناک پنجوں میں پھنسنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

★ سسپنس۔ ایکشن اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات سے بھرپور ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں یقیناً شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔

انتہائی حیرت انگیز — انتہائی منفرد — انتہائی دلچسپ کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان